تذکرہ رئیس الاولیا

حضرت خواجہ سیّد یحییٰ کبیر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

(مدفون: غنڈائی شریف، درّہ کوہِ سلیمان)

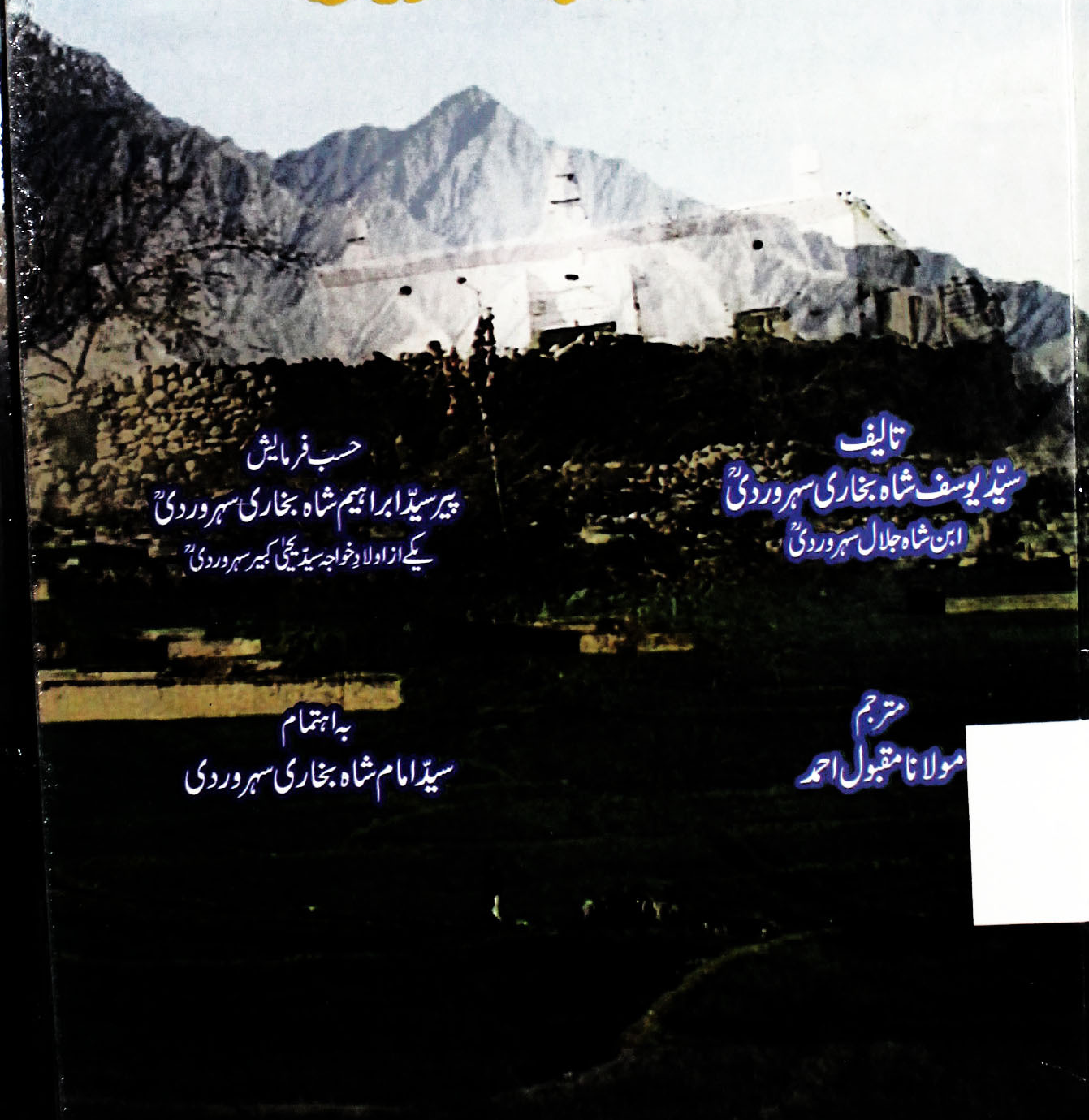

تالیف

سیّد یوسف شاہ بخاری سہروردیؒ

ابن شاہ جلال سہروردیؒ

حسب فرمائش

پیر سیّد ابراہیم شاہ بخاری سہروردیؒ

یکے از اولادِ خواجہ سیّد یحییٰ کبیر سہروردیؒ

مترجم

مولانا مقبول احمد

بہ اہتمام

سیّد امام شاہ بخاری سہروردی

297.692
C 765 G
141629

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب حضرت خواجہ سیّد یحییٰ کبیر سہروردیؒ

مصنف سید یوسف شاہ سہروردی

اردو ترجمہ مولانا مقبول احمد ڈھیروی

زیر اہتمام سیّد امام شاہ بخاری سہروردی

ناشر برکت علی

مطبع قاسم پرنٹرز

کمپوزنگ اویس علی شاہ سہروردی

سن اشاعت جولائی 2014ء

قیمت

ملنے کا پتہ:

ضلع ڈیرہ اسماعیل خان تحصیل داربن کلاں موسیٰ زئی شریف شاہ عالم شریف

Marfat.com

یہ نصیحت نامہ دل کی تسلی کے لیے عاجز

سیّد نصیب شاہ ولد اسماعیل شاہ مجذوب فقیر نے لکھا ہے۔

یہ کتاب تاریخ کی

حضرت یحییٰ کبیرؒ نے خود اپنی اولاد کی خاطر تسلی

کے لیے لکھوائی ہے۔ واسطے تمامی اولاد اور دستخط کے فقیر حقیر پر تقصیر

نصیب شاہ اور اولاد حضرت یحییٰ کبیرؒ بروز جمعہ بوقت سحر پھگن کا مہینہ تھا

مکمل ہوئی۔ اگر کوئی دعویٰ کرے، دعویٰ اس کا شرع شریف میں

جھوٹا ہوگا دروغ زن ہوگا اور دعویٰ اسکا باطل ہوگا

انشاء اللہ تعالیٰ

یہ نشانی بنیاد ہے فقط صرف

سیّد نصیب شاہ ولد اسماعیل شاہ مجذوب فقیر

Marfat.com

یوسف علی شاہ سیّد
تذکرہ خواجہ سیّد یحییٰ کبیر سہروردیؒ
اردو ترجمہ: مقبول احمد ڈھیروی، نظر ثانی تدوین: سیّد اویس علی سہروردی
ا۔عنوان: ۲۔تصوف و عرفان ۳۔تذکرہ
الف۔ڈھیروی، مقبول احمد (پ: ۱۹۸۵ء)، ترجمہ اردو
ب۔سہروردی، اویس علی (پ: ۱۹۵۳ء)، نظر ثانی و تدوین

تذکرہ خواجہ سیّد یحییٰ کبیر سہروردیؒ

تالیف: سید یوسف شاہ سہروردی نظر ثانی و تدوین: سیّد اویس علی سہرودری
اردو ترجمہ: مقبول احمد ڈھیروی
بہ سعی و اہتمام: قاری سید امام شاہ سہروردی
طبع اوّل: ۱۴۳۶ھ / ۲۰۱۴ء مطبع: حاجی حنیف سنز، لاہور

Marfat.com

تذکرہ رئیس الاولیا

حضرت خواجہ سیّد یحییٰ کبیر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

(مدفون: غنڈائی شریف، درّہ کوہِ سلیمان)

تالیف

سید یوسف شاہ سہروردیؒ

ابن شاہ جلال سہروردیؒ

یکے از اولادِ خواجہ سیّد یحییٰ کبیر سہروردی

نظرِ ثانی و تدوین

سیّد اویس علی سہروردی

حسب فرمائش

پیر سیّد ابراہیم شاہ سہروردی

یکے از اولادِ خواجہ سیّد یحییٰ کبیر سہروردی

اردو ترجمہ

مقبول احمد ڈھیروی

بہ اہتمام

سیّد امام شاہ سہروردی

0333-4192904

0345-4411027

Marfat.com

تقدیم بہ

نجیب مائل ہروی

(جنھوں نے مشائخ سہروردیہ کے آثار کی تدوین واشاعت میں گراں قدر خدمات انجام دیں)

اور

غلام حسن حسنو، حسن نواز شاہ

جنھوں نے مشائخ سہروردیہ کی
گراں قدر تصنیفات مرتب اور شایع کیں

سیّد اویس علی سہروردی

Marfat.com

فہرست

سپاس وتشکر	۹
خواجہ سیّد یحییٰ کبیر سہروردیؒ از سید اویس علی سہروردی	۱۳
حسب نسب	۱۹
سال ومقام پیدائش	۲۵
بیعت کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رہنمائی	۲۶
دوسرے مشائخ سے حصول نعمت	۲۸
مقاماتِ خواجہ یحییٰ کبیر	۲۹
شیر شاہ سوری کی آپ سے عقیدت	۳۰
دورِ تربیت	۳۰
حج وزیارات حجاز مقدس اور خواجہ خضر سے ملاقات	۳۱
خواجہ یحییٰ کبیر اور عشق الٰہی	۳۱
خواجہ مودود چشتیؒ کے بیٹوں کا اپنے اشکال کا حل پوچھنا	۳۳
شیخ شرف الدین یحییٰ منیری فردوسی کا اپنے اشکال کا حل پوچھنا	۳۳
شیخ آدم بنوری کی رائے	۳۳
امیر تیمور گورکانی کے تحایف نہ قبول کرنا	۳۴

Marfat.com

خواجہ کبیر جن قبائل، شہروں اور علاقوں میں گئے	۳۴
فرشتوں کا ملاقات کرنا	۳۵
وصال	۳۵
اولاد	۳۷
خلفاءِ کرام	۳۹
تدفین و مزار	۴۳
مزار کی موجودہ صورتِ حال	۴۴
غنڈائی شریف کا محلِ وقوع	۴۶
اردو ترجمہ	۵۹
کرسی نامہ خاندان حضرت خواجہ یحییٰ کبیرؒ	۱۵۳

Marfat.com

سپاس و تشکر

از: سیّد امام شاہ سہروردی

(یکے از اولادِ سیّد یحییٰ کبیر سہروردیؒ)

بعد از حمد و ثنا ربّ ذوالجلال بے حد و بے حساب درود و سلام ہو نبی رؤف و رحیم پر آپ کے اہل بیت اطہار اور جاں نثار اصحاب کرام پر اما بعد:

''تواریخ خواجہ یحییٰ کبیر'' کا قلمی نسخہ ہمارے خاندان میں پشت در پشت سے چلا آ رہا تھا، دادا و پردادا سے ہوتا ہوا جب یہ میرے والد گرامی حضرت خواجہ سیّد ابراہیم سہروردی کے پاس پہنچا تو میری دلی خواہش تھی کہ اس کا اردو ترجمہ کروایا جائے مگر سستی آڑے آتی رہی حتا کہ ایک دن والد گرامی نے حکم لگا دیا کہ یہ کام پایا تکمیل تک پہنچاؤ۔ چناں چہ اُنہی کے حکم سے میں اس کام میں جت گیا۔ بہت سے علما اور پڑھے لکھے دوستوں کی طرف رجوع کیا مگر بات نہ بنی۔ بڑی دقتوں کے بعد ایک صالح نوجوان مولانا مقبول احمد ڈھیروی سے ملاقات ہوئی، جو ڈیرہ اسماعیل خان کے ایک مدرسے میں تعلیم حاصل کر رہے تھے، اُنہوں نے حامی بھری اور ترجمے میں لگ گئے، اب یہ اردو ترجمہ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے انہیں کی محنتوں کا نتیجہ ہے۔

Marfat.com

اگلا مرحلہ اس کی تصحیح اور اشاعت تھی، جس سے ہم بالکل نابلد تھے۔ اردو بازار اور کئی چھاپا خانوں کی خاک چھانی مگر کہیں بھی ایک جگہ تصحیح، کمپوزنگ، چھپائی وغیرہ کا کام ہوتا نظر آیا۔ یہاں حضرت خواجہ یحییٰ کبیرؒ کی توجہ شامل حال ہوئی اور حضرت خواجہ کے ہی سلسلہ سہروردیہ سے متعلق سیّد اویس علی سہروردی صاحب سے بہ واسطہ برکت علی صاحب ملاقات ہوگئی۔ اُن سے ملاقات کیا ہوئی یوں لگا آپ فردِ واحد نہیں بل کہ ایک ادارہ ہیں۔ کتاب کی تصحیح اور چھپائی تو ایک معمولی بات تھی، وہ علوم اسلامیہ، تاریخ، فارسی ادب، تذکرہ نویسی، خطاطی، اسلامی فنون، گرافک ڈیزائننگ، ترجمہ نویسی، کمپیوٹر شناسی وغیرہ نہ جانے کس کس فن میں دسترس رکھتے ہیں۔ اُس وقت میری حیرت کی انتہا ہوگئی جب دورانِ گفت گو انھوں نے یہ انکشاف ہوا کہ وہ باسکٹ بال کے انٹرنیشنل کھلاڑی بھی رہے ہیں اور اس حیثیت سے ترکی سے لے کر جاپان تک کئی ایشیائی ممالک میں پاکستان کی نمایندگی فرما چکے ہیں۔

کتاب کی چھپائی کے مراحل میں آپ سے مزید ملاقاتوں کا سلسلہ چلتا رہا۔ اس دوران یہ معلوم ہوا کہ آپ سلسلہ سہروردیہ کے مشہور شیخ حضرت سیّد ابوالفیض قلندر علی سہروردیؒ (مدفون ہنجروال، لاہور) کے خلیفہ حضرت خواجہ محمد نذیر غوری سہرورئیؒ (مدفون شاد باغ، لاہور) کے خلیفہ مجاز بھی ہیں۔ میں اپنی چند ملاقاتوں میں آپ کے متعلق یہ بات بلاشک وشبہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ نہایت متقی پرہیز گار ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے اسلاف کی نشانی ہیں۔ سلسلہ سہروردیہ سے نہایت محبت رکھتے ہیں اور اُس کی ترویج وترقی اور اشاعت کے لیے ہمہ وقت نہایت تن دہی اور نفاست

Marfat.com

سے کوشاں ہیں۔ اب تک کئی سہروردی متون اور ان کے تراجم شایع کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں. آپ کا سب سے بڑا کارنامہ عوارف المعارف کے مکمل انگریزی ترجمے کی خوب صورت انداز میں اشاعت ہے، جسے آپ ہی کی خواہش پہ پروفیسر سعید احمد ہمدانی نے ترجمہ کیا۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اگر آپ اپنا دستِ تعاون دراز نہ فرماتے تو میرے لیے یہ کتاب اس معنوی حسن و قبول سے ساتھ شایع کرنا ناممکن ہوتا۔ میں اُن کے قیمتی وقت کی اہمیت کو جانتے ہوئے نہ صرف شکر گزار ہوں بل کہ دعا گو بھی ہوں کہ میرے اجداد کی ارواح آپ کو اپنی ذاتی توجہ عنایت فرمائیں تاکہ اِن کو دنیا اور آخرت کی سرفرازی حاصل ہو۔

اس موقعے پر میں اپنے استادِ محترم محبّ السادات قاری محمد بختاور صاحب کا بڑی محبت اور عقیدت سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو مجھ جیسے دور دراز علاقے کے رہنے والے شخص کو لائے تعلیم دلائی اور اپنی زیرِ نگرانی میری فکری اور عملی تربیت کی۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اس خلوصِ عمل کو قبول فرمائے اور دونوں جہانوں میں اجرِ عظیم سے نوازے۔

اس کتاب کی تیاری میں جن دوسرے اصحاب نے دامے، درمے اور سخنے میری ہمت افزائی اور معاونت فرمائی، میں اُن سب کا بھی فرداً فرداً شکریہ ادا کرتا ہوں جیسے:

مترجم اردو: مولانا مقبول احمد (تحصیل پروا، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان)

Marfat.com

صاحبزادہ احمد حسن (شاہ والا شریف)، سید عبدالواحد شاہ (ڈیراہ اسماعیل خان)، قاری عزیز (ڈیرہ پرواہ)، صالحین (اوگی، مانسہرہ)، مولانا عبدالستار رضوی (سانڈہ، لاہور)، مولانا خالد۔

چھپائی کے مراحل: برکت علی

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کارِ خیر کو میرے اور میرے والدین کے لیے زادِ آخرت بنادے۔ آمین بجاہِ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قاری سیّد امام شاہ سہروردی
ڈیرہ اسماعیل خان تحصیل درابن کلاں، ڈاک خانہ موسیٰ زئی شریف
گاؤں شاہ عالم شریف، پاکستان
فون: 0333-4192904
0345-4411027

Marfat.com

درّہ کوہ سلیمان کے ایک عجوبہ روزگار سہروردی بزرگ

خواجہ سیّد یحییٰ کبیر سہروردیؒ

[I]

خواجہ یحییٰ کبیر سہروردیؒ کا علاقہ تصرف زیادہ تر افغان افغان علاقے رہے، اُن میں بھی خاص کر پٹھان آبادی والے علاقے تھے۔ اس لیے پس منظر کے طور پر پہلے کچھ افغان اور اُن کا اسلام میں داخل ہونے کا تذکرہ کرنا مناسب ہوگا۔

افغان اپنا سلسلۂ نسب بنی اسرائیل سے ملاتے ہیں، جو نینوہ کے حاکم بخت نصر کے ہاتھوں بیت المقدس کی بربادی کے بعد فلسطین سے نکلے اور پھرتے پھراتے کوہستانِ غور میں آکر آباد ہو گئے۔ سلطان شہاب الدین محمد غوری نے انھیں کوہستانِ غور سے نکال کر علاقہ روہ میں آباد کیا، تاکہ وہ غوری حکومت کی پشت و پناہ بنیں اور ہندستان میں جہاد کے لیے معاون ہوں۔ سیّد سلیمان ندوی کی تحقیق کے مطابق سلطان محمود غزنوی کے زمانے تک بیش تر افغان غیر مسلم تھے۔ (۱)

افغانی نسب نگار لکھتے ہیں کہ افغانوں کے مورثِ اعلیٰ عبدالرشید قیس معروف بہ

Marfat.com

''پٹھان''، جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہم عصر بتایا جاتا ہے کے تین بیٹے تھے:

۱- سڑبنی

۲- بیٹ یا بٹنی/بتنی

۳- غرغشتی

روسی متشرق بارتولڈ کا خیال ہے کہ افغانوں میں اسلام بارہ ویں صدی عیسوی کے قریب پھیلنا شروع ہوا۔ (۲) یہ قریب قریب وہی زمانہ تھا جب میں شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا کی بخارا میں ولادت ہوئی۔ بغداد میں شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہرودی کے زیرِ تربیت رہے اور ملتان کو مرکز بنا کر اپنے آپ کو رشد و ہدایت کے لیے وقف کر دیا۔

شیخ زکریا اور اُن کے خلفا کا اثر مغربی پنجاب، سندھ تک محدود نہ رہا بل کہ جنوب میں ہندوستان سے نکل کر جاوا اور سماٹرا تک پہنچ گیا۔ جب کہ شمال میں افغان علاقوں سے آگے تک نکل گیا۔ افغان علاقوں میں اُن کے معتقدین کی ایک کثیر تعداد موجود تھی۔ ان علاقوں میں آپ کے مشہور افغان خلفا میں شیخ حسن افغان، صاحبِ نزہۃ الارواح امیر حسینی ہروی، شیخ احمد ولد موسیٰ شروانی اور حیدر زرکنی وغیرہ ہیں۔ (۳)

شیخ حسن افغان پر شیخ کو اتنا ناز تھا کہ فرمایا کرتے تھے کہ روزِ قیامت مجھ سے باری تعالیٰ نے اگر پوچھا کہ ہماری سرکار میں کیا تحفہ لائے ہو تو میں کہوں گا کہ ''مشغولی اور عبادتِ حسن افغان'' میرا تحفہ ہے۔ (۴) حسن افغان کی تبلیغ کا دائرۂ اثر غرغشتیوں

Marfat.com

میں زیادہ ہے اور وہ بھی جو زیادہ تر قندھار کے گردونواح میں آباد ہیں۔

امیر حسینی غوری ہروی (م:۷۱۸ھ) کب پیدا ہوئے معلوم نہیں۔ وہ غور کے حسینی سادات میں سے تھے اور شیخ بہاء الدین کے اجلّ خلفا میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ وہ بہترین صوفی شاعر اور مولف تھے۔ تحصیل علم کے لیے ہرات اور نیشاپور گئے۔ صاحب تاریخ فرشتہ آپ کے والد کا نام سیّد نجم الدین ذکر کرتے ہیں۔ (۵) حسینی اپنے والد کے ساتھ بہ غرضِ تجارت ملتان آئے اور شیخ بہاء الدین کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ جب والد کا انتقال ہوگیا تو ملتان آ کر شیخ کے مرید ہوگئے اور تین سال خدمت اقدس میں زیر تربیت رہے۔ ملتان میں ہی شیخ نے اِن کی کتب نزھۃ الارواح، زاد المسافرین اور کنز الرّموز ملاحظہ کیں اور اصلاح فرمائی۔ دولت شاہ سمرقندی ''تذکرۃ الشعرا'' اور مولانا جامی ''نفحات الانس'' میں ذکر کرتے ہیں کہ آپ نے کثیر سیاحت کی فخر الدین عراقی، شیخ اوحد الدین کرمانی کے ساتھ تین بار شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی سے ملے۔ اِنہی سے اُنھیں خرقہ پہننے کی اجازت حاصل ہوئی۔ (۶) مزار ہرات میں ہے۔ ان کا حلقہ اثر خراسان کا علاقہ بالخصوص رہا۔ نواحی خراسان میں علم معرفت و طریقہ درویشی میں بے نظیر و بے ہمتا گزرے ہیں اور ریاضت عظیم فرماتے تھے۔ (۷)

درّہ کوہ سلیمان کے سہروری و دیگر مشایخ

۱- شیخ احمد شروانی کا مزار آج بھی کوہ سلیمان کی چوٹی پر مرجع خلایق ہے۔ ان کی اولاد میں نامور سہروردی مشایخ نے جنم لیا۔ جیسے شیخ سلیمان دانا سہروردی جو شیخ

Marfat.com

صدرالدین عارف سہروردی کے خلیفہ تھے۔ یہ وہی شیخ سلیمان ہیں جو علاء الدین خلجی کے حملہ چتوڑ کے وقت وہاں موجود تھے اور خلجی نے فتح کے لیے ان سے درخواست کی اور اُسے فتح حاصل ہوئی۔ انہی شیخ سلیمان کے بیٹے مشہور سہروردی بزرگ شیخ ملہی قتال ہیں جو مخدوم لال قلندر کے مرید و خلیفہ تھے۔ شیخ ملہی قتال اور اُن کے بھائی شیخ محمود کی اولاد اور خلفا کی بہ دولت سہروردی سلسلے کو افغانوں میں بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔(۸)

۴- ''وادی خواہ'' کوہِ سلیمان میں ہی شیخ اسماعیل سڑبنی کا مزار ہے انھیں بھی شیخ بہاء الدین زکریا کا خلیفہ اور شیخ احمد شروانی کا دوست اور ہم عصر تحریر کیا گیا ہے۔ (۹) لیکن تواریخ میں شیخ اسماعیل کا جو زمانۂ حیات بیان کیا جاتا ہے اس کے مطابق ان کا زمانہ شیخ زکریا کی ولادت سے خاصا پہلے کا ہے. شیخ محمد اکرام اس ضمن میں راقم طراز ہیں:

> ''شیخ اسماعیل کے زمانۂ حیات کے متعلق جو دوسری روایتیں ہیں وہ بھی ان کے مخدوم ملتانی کے ہم عصر ہونے کے حق میں نہیں. افغانی نسب نگار لکھتے ہیں کہ افغانوں کے مورث اعلیٰ عبدالرشید قیس المعروف پٹھان کے (جسے رسول اکرم کا ہم عصر بتایا جاتا ہے) تین بیٹے تھے. سڑبنی، بیٹ یا بٹنی اور غرغشتی. سب پٹھان قبیلے ان تینوں اور عبدالرشید کے پسر خواندہ کرانی کی اولاد بتائے جاتے ہیں. ان میں سے سڑبنی کے کوئی اولاد نہ تھی. چناں چہ اس کے بھائی بٹنی نے اس کی درخواست پر

Marfat.com

اپنا بیٹا اسماعیل اس کے پاس بھیج دیا، جو زہد وتقویٰ کی بہ دولت شیخ اسماعیل سڑبنی مشہور رہوا.اور جس کے یمن وبرکت سے سڑبنی کے بہت اولاد ہوئی.ظاہر ہے شیخ اسماعیل سڑبنی کا زمانہ مخدوم بہاء الدین زکریا ملتانی کے زمانے سے بہت پہلے ہوگا.بہت ممکن ہے کہ جب شیخ احمد شروانی اور دوسرے افغانی مریدوں کی بہ دولت مخدوم بہاء الدین زکریا کی شہرت افغان علاقے میں ہوئی تو شیخ اسماعیل سڑبنی کا انتساب بھی مخدوم سے کرلیا گیا.''(۱۰)

۳- حیدر زرکنی کا ذکر مخزن افغانی میں خواجہ یحیٰی کبیر کے ذیل میں آیا ہے.جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی کوہ سلیمان کی کسی ''ساداں'' نامی ندی کے کنارے قیام پذیر تھے.اوران کی نسبت بیعت شیخ زکریا سے تھی.(۱۱)

۴-اسی خطے میں شیخ الشیوخ سہروردی کے خلیفہ شیخ ابراہیم انصاری کا بھی مزار ہے۔وہ شیخ الشیوخ کی وفات کے بعد شیخ بہاء الدین زکریا کی ملاقات کے لیے بغداد سے ملتان تشریف لائے.کچھ عرصہ قیام کے بعد جب وہ واپس ہونے لگے تو شیخ بہاء الدین نے انھیں اپنے وابستگان کی تربیت کے لیے کانی گرام (گُرم) تشریف لے جانے کا فرمایا.شیخ ابراہیم، شیخ بہاء الدین کے حکم کی تعمیل میں کانی گرام تشریف لے گئے۔(۱۲)مرات غفوریہ کے مطابق ان کا مزار بھی کانی گرام میں ہی ہے:

''مزار شریف اوشان در کانین کرم در نواحی روہ در دامن کوہستان، قبل از دیرہ جات.''(۱۳)

Marfat.com

روشنیہ تحریک کے بانی شیخ بایزید انصاری، انہی شیخ ابراہیم کی اولاد میں سے ہیں۔(۱۴) ان کی اولاد میں کئی نسلوں تک سلسلہ سہروردیہ کا رواج رہا۔ حتیٰ کہ شیخ بازید نے جب اپنے والد سے ایک معاصر بزرگ خواجہ اسماعیل سے بیعت ہونے کی خواہش کا اظہار کیا تو ان کے والد نے فرمایا:

"اگر بدست خواجہ اسمٰعیل توبہ کردی من از تو ناخوشنود و بیزار باشم وگفتا گرمیخواہی کہ توبہ کنی بہ ملتان برو بخانہ شیخ بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ مرید شو.(۱۵)

انصاری خانوادے نے پشتو زبان وادب میں لاتعداد ورثہ چھوڑا ہے۔ مولانا عبدالحلیم اثرؔ افغانی نے اس خانوادے کی علمی وادبی خدمات پہ خاصی ضخیم کتاب پشتو میں ترتیب دی تھی جو ہنوز زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوئی۔ ان میں اکثر مصنفین کو مولانا اثرؔ افغانی نے سہروردی لکھا ہے. اسی طرح ڈاکٹر پرویز مہجور خویشگی نے اس خانوادے پہ کافی کام کیا ہے جو زیادہ تر طبع ہو چکا ہے۔

۵- بابا فریدالدین مسعود اجودھنی اور شیخ احمد سرہندی معروف بہ مجدد الف ثانی کے نسبی مورث اعلیٰ شیخ احمد بن یوسف جن کا مزار کابل میں درہ فرخ شاہ میں ہے کے بارے میں "روضۃ القیومیہ" میں مرقوم ہے کہ وہ شیخ الشیوخ سہروردی سے بیعت و خلافت سے سرفراز تھے۔ شیخ احمد کے پوتے خواجہ عبداللہ اپنے والد شیخ شعیب بن احمد سے بیعت تھے نیز شیخ بہاء الدین زکریا سے بھی انھیں خلافت حاصل تھی۔(۱۶) اور ان کی اولاد میں امام رفیع الدین جو سرہند کے بانی بھی ہیں مخدوم جہانیاں جہاں گشت

Marfat.com

کے مرید وخلیفہ نیز صاحب ''عمدۃ المقامات'' کے بہ قول ان کے داماد بھی تھے۔(۱۷)

۶-اسی خطے میں شیخ متی (شیخ محمود) جو قلات بابا کے نام سے معروف ہیں کا مزار قلات غل زئی کی اونچی پہاڑی پر واقع ہے، شیخ بہاء الدین زکریا کے خلیفہ تھے۔(۱۸)

۷-بلوچستان کے علاقے درہ مولا میں جھل مگسی سے بیس میل جنوب مغرب کی جانب پیر لاکھا کا مزار ہے۔ یہ بزرگ مخدوم لال شہباز قلندر کی دعا سے پیدا ہوئے تھے اور انہی کے ہاتھ پہ مشرف بہ اسلام ہوئے۔(۱۹)

[II]

حسب ونسب

زیر نظر کتاب ''تواریخ خواجہ یحیٰ کبیر'' کا آخری حصہ حضرت خواجہ کے نسب پر روشنی ڈالتا ہے۔ مولف ابن جلال سہروردی نے آپ کا نسب سلسلہ چشتیہ کے مشہور بزرگ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے ملایا ہے جو حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے مرید اور بابا فرید الدین مسعود اجودھنی کے پیرومرشد تھے۔ سلسلہ نسب اس طرح ہے۔

←(۱) امیر المومنین علی بن ابی طالب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

←(۲) سیّد الشہدا الامام حسین

←(۳) امام زین العابدین

Marfat.com

←(۴) سیّد نشان علی ملقب بہ سیّد علی محمد باقر

←(۵) سیّد یادگار

←(۶) سیّد ابو علی

←(۷) سیّد میراں محبّ الدین

←(۸) سیّد اکرم

←(۹) سیّد موسیٰ

←(۱۰) سیّد احمد

←(۱۱) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی

خواجہ بندگی سیّد قطب الدین کاکی کی دو شادیاں ہوئیں۔ ایک وطن میں جن کو تین دن بعد اس لیے علاحدہ کر دیا کہ تین دن شادی کیں مشغولیت کی وجہ سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں درود شریف نہ بھیج سکے۔ دوسری شادی آخری عمر میں دہلی میں کی، اس زوجہ محترمہ سے دو بیٹے احمد اور محمد پیدا ہوئے۔ (۲۰)

زیرِ نظر خطی کتاب ''تواریخ خواجہ یحییٰ کبیر'' کے مطابق دوسری اہلیہ شیخ عبدالرحمان کی بیٹی تھیں جو کہ خواجہ محی الدین (؟) کے قریبی تھے۔ اس سے ایک بیٹا جس کا نام سیّد جمال تھا:

←(۱۲) سیّد جمال سے آگے خواجہ یحییٰ کبیر تک شجرہ اس طرح ہے۔

Marfat.com

←(۱۳) سیّد محی الدین

←(۱۴) نور جمال

←(۱۵) سیّد حافظ

←(۱۶) سیّد سطان (یہ دہلی سے غزنی آئے اور یہاں آکر نکاح کیا)

←(۱۷) سیّد محمد

←(۱۸) سیّد جعفر

←(۱۹) سیّد نظام

← (۲۰) سیّد اسحاق (یہ کوہ سلیمان تشریف لائے اور یہیں مستقل سکونت اختیار کی، عبدالحلیم اثر افغانی نے ان کا نام ابی سعید اسحاق لکھا ہے)[بہ حوالہ تذکرہ صوفیائے بلوچستان، صص ۱۳-۲۳]

←(۲۱) سیّد سعید شاہ بختیار: دنیاوی مال واسباب کی کثرت کی وجہ سے اکثر لوگ انہیں (صاحبِ بخت یعنی) بختیار کہتے تھے۔ سیّد سعید شاہ نے بڑے ہوکر شیرانی قوم کی بیٹی سے نکاح کرلیا اس سے پانچ بچے پیدا ہوئے۔

(i) سیّد عاتو (ii) سیّد عطاءاللہ (iii) سیّد زینب (iv) سیّد کورے

(v) سیّد عاکو

قوم بختیار جو مشہور ہے یہ سیّد عاکو، سیّد زینب اور سیّد کورے کی اولاد ہیں۔

Marfat.com

←(۲۲) سیّد عاکو شاہ

←(۲۳) سیّد محمد گیسو دراز

←(۲۴) خواجہ سیّد الیاس

←(۲۵) حضرت خواجہ یحیٰ کبیر سہروردی (چار شادیاں کیں، تفصیل آگے آئے گی)

تیسری زوجہ فاطمہ بنت احمد مندوخیل سے تین بیٹے پیدا ہوئے۔

i-سیّد احمد ii-سیّد موسیٰ

←iii-(۲۶) سیّد بایزید صرف سیّد بایزید کی اولاد جاری رہی۔

←(۲۷) بارک شاہ

←(۲۸) سیّد محمد [اگرہ میں گوشہ نشین رہے، وہیں وصال پایا] (۲۱)

←(۲۹) سیّد جمال شاہ

←(۳۰) سیّد جلال شاہ

←(۳۱) سیّد یوسف شاہ

←(۳۲) سیّد بلند شاہ

←(۳۳) سیّد گل شاہ

←(۳۴) سیّد احمد شاہ

۱۲۱۶۲۹

Marfat.com

←(۳۵) سیّد عاقل شاہ

←(۳۶) سیّد عظمت شاہ (ان کی اولاد آج بھی شاہ عالم نزد موسیٰ زئی شریف کے قرب و جوار میں آباد ہے جس کی تفصیل یوں ہے۔)

سید عظمت شاہ کے چار بیٹے:

واصل شاہ اسماعیل شاہ عبدالکریم شاہ سلیم شاہ

☆☆☆

←سیّد واصل شاہ : (سید عظمت شاہ کا بیٹا) ان کے تین بیٹے تھے۔

خیر شاہ میر شاہ توران شاہ

سیّد خیر شاہ کی اولاد اس طرح ہے: ← سید غلام شاہ مرحوم ← غلام شاہ کے چھ بیٹے تھے جن کی تفصیل یہ ہے: سید فاروق شاہ (حیات)، سید یوسف شاہ (مرحوم)، سید غالب شاہ (حیات)، سید عبد اللہ شاہ (حیات)، سید ممتاز شاہ (حیات)، سید عبدالرزاق شاہ (حیات)۔

سیّد میر شاہ کی اولاد اس طرح ہے: ← سید ظاہر شاہ (حیات)، سید نیک شاہ مرحوم ان کے ایک بیٹے سید کیپ شاہ ہیں۔

☆☆☆

←سیّد اسماعیل شاہ : (سید عظمت شاہ کا دوسرا بیٹا) ان کے دو بیٹے تھے، سید حکیم شاہ اور سید حلیم شاہ جن کی اولاد کی تفصیل یہ ہے:

Marfat.com

(۱) سید حکیم شاہ ← سید سنگین شاہ (حیات) ان کے چھ بیٹے ہیں، جن میں سے چار کے نام یہ ہیں، دو کے نام کی اطلاع نہیں ہو سکی باقی چار یہ ہیں

← سید قلم شاہ (حیات)، سید عالم شاہ (مرحوم)، سید محمد شاہ (حیات)، سید حسن شاہ (حیات)

(۲) سید حلیم شاہ ← سید ابرہیم شاہ (حیات) ان کے بھی چھ بیٹے ہیں:

← سید حبیب شاہ (حیات)، سید سید شاہ (حیات)، سید امام شاہ (حیات)، سید کرم شاہ (حیات)، سید بہرام شاہ (حیات)، سید صدام شاہ (حیات)

خاندان کے کچھ مزید افراد

خواجہ داؤد بتنی: داماد حسن جلوانی: بھانجے احمدک: سسر

شیخ علی لاغری: سگے بھائی (۲۲)

خواجہ خضر دار جو شیخ محمد (اوپر شجرہ میں ۲۸ نمبر پر) کے فرزند تھے، دار السلطنت اگرہ میں گوشہ نشین تھے۔ انہوں نے اپنے آباواجداد کا طریقہ اور مشرب تعلیم کو عام کرتے کرتے زندگی کی شام کو اجل کی صبح کر دیا تھا۔ (۲۳)

من جملہ پرہیز گاران سلسلہ بختیاریہ کے دوسرے شیخ حسن محمد اور تیسرے شیخ ابا بکر تھے۔ انہوں نے بھی آغاز جوانی میں ترک و تجرید کی توفیق پا کر اپنے بابرکت اوقات خدا پرستی میں گزارے۔ (۲۴)

Marfat.com

سالِ ومقام پیدائش

زیرِ نظر کتاب کے مطابق آپ کی ولادت بروز ہفتہ ماہ رجب ۷۱۲ھ کوہِ سلیمان میں ہوئی جب کہ خواجہ نعمت اللہ ہروی نے آپ کی پیدائش کی تاریخ تو نہیں لکھی مگر یہ ضرور لکھا ہے کہ آپ نے ۱۲۷ سال کی عمر میں ۸۳۴ھ میں وصال پایا۔ اس لحاظ سے آپ کی پیدائش کا سال ۷۰۷ھ بنتا ہے جو کم وبیش یہی ہے۔ (۲۵)

صاحبِ ''مخزن افغانی'' نے آپ کے حالات کے ضمن میں ایک جگہ لکھا ہے کہ آپ غزنی میں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد اپنے آبائی وطن سمرقند واپس تشریف لے گئے۔ (۲۶) اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ آپ کی پیدائش اگر کوہِ سلیمان میں ہوئی ہے تو آپ کے آباؤ اجداد سمرقند سے کوہ سلیمان میں تشریف لائے۔

بہ قول جناب عبدالحلیم اثر افغانی آپ کی جائے پیدائش (بغیر کسی حوالہ کے) 'شہر علی' کوہ سلیمان بہ سال ۷۰۷ھ/۱۳۰۷ء لکھی ہے جسے ڈاکٹر انعام الحق کوثر نے بھی من وعن ویسے ہی لکھ دیا ہے۔ (دیکھیں تذکرہ صوفیائے بلوچستان، ص ۱۳-۲۳)

ابتدائی احوال

زیرِ نظر مخطوطہ تواریخ شیخ یحییٰ کبیر سہروردی، گلزار ابرار، مخزن افغانی، مقالہ جناب عبدالحلیم اثر افغانی اور ڈاکٹر انعام الحق کوثر کی کتاب تذکرہ صوفیائے بلوچستان کی اُن تمام عبارتوں کو اگر ملا کر پڑھیں جو آپ کے احوال میں تحریر ہیں، تو صورت حال کچھ اس طرح واضح ہوتی ہے:

Marfat.com

حضرت خواجہ سیّد یحییٰ بختیار ماہ رجب ۷۱۲ھ میں کوہ سلیمان کے شہر علی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے آبا و اجداد موجودہ ازبکستان کے شہر سمرقند کے رہنے والے تھے۔آپ غرغشت قبیلے سے تھے جو علاقہ شیرانی (وادی ژوب) میں آباد ہے۔بچپن ہی سے آثارِ ولایت نمایاں تھے۔ بچپن میں ہی رمضان کے روزوں کی پابندی کرنے لگے تھے۔ عام لڑکوں کی طرح کھیل کود کی طرف مائل نہ تھے بل کہ اوائل عمری میں ہی اپنے آپ کو ظاہری و باطنی اخلاق اور علوم سے آراستہ کر لیا تھا۔

مخدوم جہانیاں جہاں گشت

شیخ بہاء الدین زکریا کے بعد جس سہروردی خانوادے کے شیخ کی سعی جمیل نے پورے ہندو پاک پر اپنی تبلیغ کا اثر چھوڑا وہ ہیں میر سیّد جلال الدین حسین معروف بہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت (م: ۷۸۵ھ/۱۲۹۱)۔آپ نے اُچہ (اوچ) کو اپنا مرکز بنایا جو پنجاب میں پانچ دریاوں کے سنگم (پنج ند) کے قریب ایک قدیم قصبہ تھا.آپ کا وطن بخارا تھا اور آپ شیخ بہاء الدین زکریا کے پوتے شیخ رکن الدین عالم کے خلیفہ تھے۔ نیز ان کے جد امجد میر سید جلال الدین سرخ پوش بخاری، شیخ بہاء الدین زکریا کے دست گرفتہ و خلیفہ تھے۔ ہمارے ممدوح سیّد یحییٰ کبیر، مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے پروردۂ نگاہ، مرید اور خلیفہ تھے.

بیعت کے لیے حضور سیّد عالم ﷺ کی رہنمائی

سخت پرہیز گاری کی بہ دولت حضور سیّد عالم ﷺ ان کی رہنمائی فرماتے

Marfat.com

تھے۔اس کا اظہار آپ کے اُس مکالمے سے ہوتا ہے جو فرمل میں شیخ محمد سلیمان کے صاحب زادے سے ملاقات کے وقت ہوا، جب اُس نے آپ سے پوچھا: اے درویش! تمھارے مرشد و ہادی کون ہیں؟ تو حضرت خواجہ نے جواباً فرمایا: میرے مرشد و ہادی وہی ہیں جو سرورِ کائنات، فخر موجودات، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کہلاتے ہیں۔

آپؒ کے ہی حکم سے خواجہ یحییٰ کبیر، سیّد جلال الدین حسین معروف بہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت (م:۷۸۵ھ) کی خدمت میں پہنچے۔ بہ قول مؤلف ''مخزنِ افغانی'':

''مرشدِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اُن کے مرید ہوگئے۔کئی چلّے کاٹے۔اُن کی خدمت میں رہ کر طرح طرح کی برکتیں اور فضیلتیں حاصل کیں۔روحانی اعتبار سے اعلیٰ ترین مقام اور نہایت اونچے مرتبے پر پہنچے اور اپنے مرشد برحق سے ''خواجہ یحییٰ کبیر'' کا خطاب بھی حاصل کیا۔''(۲۷)

بہ قول جناب عبدالحلیم اثر افغانی:

جس رات خواب میں حضور سید عالم ﷺ نے آپ کو سید جہانیاں جہاں گشت سے بیعت ہونے کا حکم فرمایا اس کی صبح اتفاق سے وہ ایران اور سیستان کے سفر سے واپسی پر شہر علی پہنچے۔حضرت خواجہ یحییٰ

Marfat.com

کبیر کو ہاتف غیبی نے کہا کہ جا استقبال کر اور مخدوم سے بھی یہی کہا کہ تیری ملاقات کے لیے، خداوند جلیل و برتر کا ایک برگزیدہ، کوہِ سلیمان کا غرغشت سید آ رہا ہے۔ تیرے ذمے اُس کی تربیت ہے۔ حضرت مخدوم مسجد سے باہر نکلے، انہیں گلے لگایا اور بہت مہربانی سے پیش آئے۔ یہ ۷۴۹ھ/ ۱۳۴۸ء کا تاریخی واقعہ ہے۔

۷۸۸ھ/ ۱۳۸۶ء تک مسلسل چالیس سال حضرت خواجہ یحییٰ کبیر حضرت مخدوم کے ہمراہ رہے۔ (بہ حوالہ تذکرہ صوفیائے بلوچستان، صص ۱۳-۲۳)

غوثی مانڈوی اس ضمن میں کہتے ہیں:

"آپ (خواجہ کبیر) مخدوم جہانیاں کے خاص مرید اور بزرگ (اعظم) خلیفہ تھے۔ آپ علاقہ کوہستان جو ملتان اور قندھار کے درمیان ہے اُس میں مقیم تھے۔ (۲۸)

دوسرے مشائخ سے حصولِ نعمت

آپ کو کئی دوسرے مشائخ سے بھی فیض و توجہ حاصل تھی۔ آپ خود فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کی عالی درگاہ کے آٹھ خاص بندوں سے اس فقیر کو حد درجہ قرب حاصل ہے۔ گویا وہ میرے ساتھ یک جان دو قالب ہو گئے ہیں۔ اُن کے اسمائے مبارک یہ ہیں۔ خواجہ خضرؑ، پیر سلطان کانو (زیر نظر کتاب میں 'قانون' لکھا ہے جبکہ 'مخزن افغانی' میں 'کانو' ہے اور یہی

Marfat.com

درست ہے، دراصل یہ پیر کانو مشہور سہروردی بزرگ اور شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی کے خلیفہ شیخ احمد کانو معروف بہ سخی سرور ہیں)، خواجہ اسماعیل سڑبنی، اسماعیل فرملی، خواجہ عباس توبانی، پیر بہر شیرانی، مولانا تاج الدین جو بڑے عالم اور عارف تھے اور آٹھویں مولانا محمود سرمست۔" (۲۹)

مقاماتِ خواجہ کبیر

دور جہانگیری کے نامور مورخ خواجہ نعمت اللہ ہروی اپنی کتاب "مخزن افغانی" جو ۱۰۲۱ء میں لکھی گئی تھی میں حضور سیّد عالم ﷺ کی ایک بشارت نقل کی:

"عالم رویا میں حضور نے آپ کو ارشاد فرمایا: اے خواجہ جو خوشی اور مسرت مجھے خواجہ جنید بغدادی کے زمانے میں حاصل تھی وہی مسرت مجھے تمہارے عہد میں ہورہی ہے۔" (۳۰)

صاحب مخزن افغانی آپ کو ان الفاظ میں یاد کرتے ہیں:

"برہان الواصلین، قطب السالکین، الہام ربانی کا معدن، انوار یزدانی کا منبع، غرق بحر فنا، دریائے کثرت کا شاور، حقائق الٰہی کا گنجینہ، اسرار لامتناہی کا خزانہ خواجہ یحییٰ کبیر قدس سرہٗ العزیز" (۳۱)

محمد غوثی مانڈوی "گلزارِ ابرار" میں فرماتے ہیں:

"سیادت اور شرافت کے نسب کے ساتھ خلافت اور مشیخیت کا شرف آپ نے حاصل کرلیا تھا۔ صحرا میں رہنے والے تمام افغان آپ

Marfat.com

کے ساتھ اعتقاد اور ارادت سے پیش آتے تھے. اب آپ کی نسل کے لوگ بختیار کے لقب کے ساتھ مشہور ہیں. سارے ہندوستان میں رہنے والے افغانوں کی گردنوں میں آپ کی بیعت کا طوق پڑا ہوا ہے۔'' (۳۲)

شیر شاہ سوری کی یحییٰ کبیر سے عقیدت

مشہور افغان سپہ سالار شیر شاہ سوری اپنے تئیں خود کو آپ کے مریدوں میں شمار کیا کرتا تھا. اور اپنی ظاہری سلطنت اور تسلط کو آپ کی باسعادت دعا کا ثمرہ سمجھتا تھا. (۳۳)

دورِ تربیت

جوان ہوئے تو علم دین کی طرف راغب ہوئے۔ مختلف علاقوں میں علم کی جستجو لیے پھرتے رہے۔ اس سلسلے میں فرمل (۳۴)، غزنی (۳۵) اور ہریو (۳۶) وغیرہ شہروں کی طرف مراجعت کی۔ وہاں کیا حالات آپ پر گزرے اس کی تفصیل آپ کتاب پڑھتے وقت ملاحظہ فرمائیں گے۔ بہرحال واپس اپنے آبائی وطن سمرقند پہنچے، وہاں عطار کی دوکان پر ایک فقیر سے ملاقات ہوئی، اس سے ایسا مکالمہ ہوا کہ جس نے آپ کی زندگی کا دھارا بدل دیا۔ واقعہ کچھ اس طرح ہے:

''......سمرقند میں ایک دن آپ ایک حکیم کی دوکان کے پاس سے گذرے۔ فرمانے لگے کہ حکیم صاحب دنیا بھر کے امراض و علایق کی دوائیں آپ کے پاس موجود ہیں کیا میرے گناہوں کا بھی کوئی علاج

Marfat.com

آپ کے پاس ہے؟ حکیم تو اُن کے اس سوال کا کوئی جواب نہ دے سکا، البتہ عین اُسی وقت ایک دیوانہ سا درویش وہاں آدھمکا۔ کہنے لگا یحییٰ تیرے گناہوں کی دوا مجھے معلوم ہے۔ لیکن وہ دوا بہت کڑوی ہے اگر کھا سکو تو۔ حضرت خواجہ نے فرمایا کہ اے درویش میں تو اس درد سے مرا جا رہا ہوں۔ آپ دوا فرمائیں چاہے جتنی بھی کڑوی ہو میں کھالوں گا۔ اُس نے کہا اے یحییٰ:

درویشی کا آملہ لے کر اُسے صبر کی پڑیڑ اور علم کے بہیڑے سے ملاؤ اور پھر ان سب چیزوں کو صدق کے ہاون میں ڈال کر توفیق کے دستہ سے کوٹو۔ پھر تفکر کی دیگچی میں ڈال کر اس میں شوق کا پانی ملاؤ اور اُس کے نیچے عشق و محبت کی آگ جلاؤ۔ یہ ہے تمہارے گناہوں کا نسخہ اور مرض کی دوا۔ یہ سن کر حضرت خواجہ پر ایسی گداز کی حالت طاری ہوئی کہ کئی روز تک زار زار روتے رہے۔ (۳۷)

حج و زیارات حجاز مقدس اور خواجہ خضر سے ملاقات

۷۷۰ھ میں بہ عمر ۶۳ سال مکہ معظّمہ میں عرفہ کے دن پہنچے۔ وہیں دوران ذکر و فکر حضرت خواجہ خضر سے ملاقات ہوئی۔ (۳۸)

خواجہ یحییٰ اکبیر اور عشق الٰہی

☆- عشقِ الٰہی میں غرق رہتے۔ ایک دفعہ چراغ کی روشنی میں قرآن کریم کی تلاوت فرما رہے تھے کہ ہوا کے جھونکے سے چراغ بجھ گیا۔ یہ دیکھ کر بہت روئے، پوچھنے پر فرمایا: مجھے ڈر لگا کہ محبت الٰہی کا چراغ جو ہمارے دل میں جل رہا ہے کہیں

Marfat.com

دوئی کی ہوا اسے بجھا نہ دے۔ جیسا کہ داناوں نے کہا ہے:

نزدیکان را بیش بود حیرانی
ایشان دانند سیاست سلطانی

(مقربین کو عتاب کا خدشہ زیادہ ہوتا ہے کیوں کہ وہ بادشاہ کی سزا کو بھی خوب جانتے ہیں)

یہ کہہ کر ایک شعر پڑھا اور اس قدر روئے کہ ہچکی بندھ گئی۔ شعر یہ تھا:

آہ من العشق و حلاتہ
احرق قلبی بحراراتہ
ما نظر العین الا غیرکم
اقسم باللہ و آیاتہ

(آہ! عشق اور اس کی مشکلات سے خدا بچائے۔ اس نے اپنی حدت و حرارت سے میرا دل جلا ڈالا ہے۔ خدا تعالیٰ کی اور اس کی آیات کی قسم! میری آنکھ آپ کے سوا کسی کو دیکھتی ہی نہیں) (۳۹)

☆- شیخ رکن الدین سروانی نے آپ سے استفسار کیا کہ انسان موحد کب ہوتا ہے؟ فرمایا: فقیر موحد اُس وقت بنتا ہے جب ہستی نظر میں نہ آئے اور وہ خالق کی ہستی میں فنا ہو جائے اور اس کے لیے من و تو کا فرق مٹ جائے۔ ایسا لگے جیسے وہ گوشت پوست کا نہیں بنا ہوا، بل کہ وہ کوئی اور حیثیت میں بدل جائے۔ جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے۔ ﴿یوم تبدل الارض غیر الارض﴾ [ابراہیم، ۱۴:۴۸] اسی طرح جب انسان کے

Marfat.com

بھی یہ طبعی عناصر بدل جائیں تب وہ موحد بنتا ہے۔(۴۰)

☆- ایک سوال کے جواب میں فرمایا: مجھے میرا مقصود (دیدار الہی) دو دفعہ حاصل ہوا۔(۴۱)

خواجہ مودود چشتیؒ کے بیٹوں کا اپنے اشکال کا حل پوچھنا

زیر نظر کتاب میں اپنے چند اشکال دور کرنے کے لیے خواجہ مودود چشتی کی اولاد کا آپ کے پاس اپنا مرید روانہ کرنا۔(۴۲)

شیخ شرف الدین یحییٰ منیری فردوسی کا اپنے اشکال کا حل پوچھنا

شیخ شرف الدین یحییٰ منیری کو خواجہ یحییٰ کبیرؒ کے ساتھ خاص دلی محبت اور الفت پیدا تھی۔ وہ مسئلہ سلوک جو اُن سے حل نہیں ہوتا تھا خواجہ یحییٰ کبیرؒ کی خدمت میں بھیج دیا کرتے اور حضرت اسکا حل عطا فرما دیتے۔ دوسرے بزرگوں کا طریقہ بھی یہی تھا کہ وہ بھی آپ سے مسائل سلوک حل کرواتے تھے۔ (دیکھئے زیر نظر کتاب ص:۱۲۷)

شیخ آدم بنوری کی رائے

حضرت مجدد الف ثانی کے مشہور خلیفہ شیخ آدم بنوری نقشبندی سہروردی [شیخ کو شیخ مجدد سے سہروردی خلافت حاصل تھی جس سے سہروردیہ کی ایک شاخ نے فیض حاصل کیا] فرماتے ہیں کہ خواجہ یحییٰ سہروردی بڑے جلیل القدر بزرگ تھے۔ آپ کے مریدین کی تعداد لاکھوں میں تھی۔ پشتون آج تک ان کے سلسلہ کے مشائخ یا ان کی

Marfat.com

اولاد کے علاوہ کسی اور کے مرید نہیں ہوتے۔(۴۳)

امیر تیمور گورکانی کے تحایف قبول نہ کرنا

امیر تیمور خراسان کے اُس علاقے میں جہاں آپ کا قیام تھا میں آیا تو مٹی کے ایک طوفان میں گھر گیا حالاں کہ وہاں اتنی مٹی نہیں تھی اور نہ ہی موسم ایسا تھا۔شیرانی قوم کے بوبک خیل کو تیمور کے سامنے پیش کیا گیا اور تیمور کے استفسار کے جواب میں اُس نے کہا کہ خواجہ یحیٰؒ کبیر سہروردی کے تصرف کی وجہ سے یہ سب ہوا۔تیمور آپ کی عقیدت لیے جب واپس ہوا تو اُس نے دو دفعہ آپ کی خدمت میں تحایف روانہ کیے مگر آپ نے قبول نہ کیے بل کہ قاصد کو یہ پیغام دیا:

> ''ہماری طرف سے تیمور کو کہنا۔ہم نے تو معاف کیا لیکن اُسے کہنا مسلمانوں کو نہ ستایا کرے۔خدا سے ڈرے کہ ظالموں کو وہ بڑی سختی سے پکڑتا ہے، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔''(۴۴)

خواجہ کبیر جن قبائل،شہروں اور علاقوں میں گئے

فرمل:(۴۵)،غزنی:(۴۶)،ہریو:دریائے جیحوں کے کنارے(۴۷)،سمرقند:(۴۸)،مکہ معظّمہ:(۴۹)

پنی قوم کے قبیلہ مندوخیل،سردار احمدک کے مہمان بنے بعدازاں احمدک آپ کا سسر بنا۔(۵۰)

آپ نے تبلیغ و اشاعت اسلام کی خاطر خراسان، بلخ، بخارا، سمرقند عراق،

Marfat.com

عرب، عراق عجم، شام اور حجاز وغیرہ کی سیاحت کی۔ ایران، ہند و پاک اور پشتون علاقوں کا دورہ اُنہوں نے خصوصی طور پر کیا، جس میں اُنہوں نے طریقت، شریعت اور معرفت کی تعلیم و تلقین کی۔ کئی نیک لوگ اُن کے مرید ہوئے اور ولایت کے مرتبے تک پہنچے۔

فرشتوں کا ملاقات کرنا

زیرِ نظر کتاب کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے ذکر میں انتہائی انہماک کے دوران فرشتے آپ کے اردگرد حلقہ بنا کر بیٹھ جاتے جنہیں صاحبانِ تقویٰ دیکھتے۔ شیخ صدرالدین نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں جو کبھی نظر آتے ہیں اور کبھی غائب ہو جاتے ہیں؟ تو فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی پاک نوری مخلوق ہے۔(۵۱)

وصال

بہ قول خواجہ نعمت اللہ ہروی حضرت یحییٰ بختیار (کبیر) نے ۱۲۷ سال کی عمر میں اور ۲ صفر المظفر ۸۳۴ھ میں وصال پایا۔ وہ بیان کرتے ہیں:

> ''جب حضرت خواجہ یحییٰ کبیر کی عمر شریف ایک سو ستائیس برس کی ہوئی تو ۸۳۴ھ میں آپ علیل ہو گئے۔ خواب میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا: اے خواجہ یحییٰ اب آ جاؤ اور شرابِ طہور نوش کرو۔ جب آپ کی آنکھ کھلی تو آپ نے اپنے سارے بیٹوں، مریدوں اور ارادت مندوں کو بلا کر فرمایا کہ مجھے چونکہ حضور نبیٔ

Marfat.com

اکرم، سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب فرمایا ہے لہذا میں آخرت کا سفر کرنے والا ہوں۔ بیٹے اور مرید سب زار زار رونے لگے۔ مریدوں نے عرض کی کہ یا حضرت آپ اپنی دستار مبارک، جبہ اور عصا کسے عنایت فرما کر جا رہے ہیں۔ فرمایا: قدرے انتظار کرو جس کسی کے لیے خود خلاصۂ موجودات حکم فرمائیں گا اُسی کو اجازت دے دوں گا۔ اتنے میں آپ پر نیند کا غلبہ ہوا۔ خواب میں سرورِ کائنات کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا: اے خواجہ یحییٰ اپنی خلافت کا خرقہ، دستار اور عصا صدر الدین کو دے دو۔ جب آنکھ کھلی تو فرمایا کہ شیخ صدر الدین کے لیے حکم اور اجازت ملی ہے۔ یہ الفاظ ابھی زبان پر ہی تھے کہ آپ کے جگر سے خون بہنا شروع ہو گیا۔ مریدوں نے سبب دریافت کیا کہ اتنا خون کیوں آ رہا ہے تو فرمایا:

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را　هر زمان از غیب جانی دیگر است

(اے محبوب! تیرے تسلیم کے خنجر کے ماروں کو ہر لحظہ غیب سے ایک نئی جان عطا ہوتی ہے)

یہ فرما کر حضرت خواجہ نے کلمہ شہادت پڑھا اور جان، جان آفرین کے سپرد کر دی۔ وصال کے وقت یہ شعر آپ کی زبان مبارک پر تھا:

سپردم به تو مایهٔ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

Marfat.com

(میں نے اپنی ساری دولت تمہارے حوالے کر دی ہے۔ کہ کم ہے یا زدہ اسے تو ہی بہتر جانتا ہے)

سال مذکور (۸۴۴ھ) کے ماہ صفر کی دوسری تاریخ کو حضرت خواجہ نے اس جہانِ فانی سے عالم جاودانی کو رحلت کی۔ قدرت کا کرنا ایسا ہوا کہ اسی وقت سورج کو گرہن لگا اور دنیا پر تاریکی چھا گئی۔ جنگل کے جانوروں نے کھانا پینا چھوڑ دیا اور بہت سے لوگوں نے دیکھا کہ بیابانوں اور صحراؤں میں ہرن روتے اور نعرے مارتے تھے۔ (۵۲)

اولاد

بہ قول ڈاکٹر انعام الحق کوثر آپ کے دو فرزند حضرت شیخ صدرالدین اور حضرت خواجہ معروف تھے۔ مگر زیر نظر مخطوطہ کی رو سے ایک اور سیّد کانو شاہ بھی تھے۔

۱۔ **شیخ سیّد صدرالدین سہروردی:** شیخ صدرالدین آپ کے صاحب زادے، مرید اور خلیفہ تھے جو پہلی زوجہ بی بی زینب جو کہ میر لہر شیرانی کی بیٹی تھیں کے بطن سے تولد ہوئے۔ زیر نظر کتاب کے مطابق سیّد صدرالدین سے آگے پانچ ویں پشت پر شجرہ منقطع ہو جاتا ہے۔ یعنی سیّد صدرالدین کے ایک بیٹے سیّد موسیٰ تھے پھر اُن کے ایک بیٹے سیّد موسیٰ، پھر اُن کے ایک بیٹے سیّد کمال، پھر اُن کے ایک بیٹے سیّد حسین، پھر اُن کے ایک بیٹے سیّد عبدالرحمان پیدا ہوئے اور اُن کی صرف ایک ہی بیٹی بی بی رحم نامی پیدا ہوئی۔ چنانچہ اِن سے آگے شجرہ نہ بڑھا۔ ان بی بی رحم کا مزار اب بھی شاہ عالم گانو میں موجود ہے۔ یہ شاہ عالم گانو دراز ندہ کے قریب ہے اور یہاں سیّد یحییٰ

Marfat.com

کبیر سہروردی علیہ الرحمہ کی اولاد آباد ہے۔(۵۳)

آپ کس قدر صاحب مقام درویش تھے۔ان کے متعلق زیر نظر کتاب میں سیّد یحییٰ کبیر کا یہ قول نقل ہوا ہے:

''ایک دن حضرت یحییٰ کبیرؒ نے حالت جذب میں فرمایا کہ مجھے ہاتف غیبی سے آواز آتی ہے کہ جو شخص شیخ صدرالدین کا چہرہ دیکھے گا آتش دوزخ اُس پر حرام ہو جائے گی۔جب حضرت یحییٰ کبیرؒ کے منہ مبارک سے یہ کلمات صادر ہوئے اور لوگوں تک پہنچے تو تمام شیرانی، سروانی، لودھی، توقیان اور صوریان اور تمام غرغشیان حضرت صدرالدین کے پاس آئے زیارت کی اور بیعت ہوئے۔صرف وہی ہی نہیں بلکہ اطراف عام سے لوگ آئے اور زیارت کر کے واپس چلے گئے۔اور حضرت کے استعمال شدہ کرتے کا ٹکڑہ ٹکڑہ کر کے بطور تبرک ساتھ لے گئے۔''(۵۴) زیر نظر کتاب میں ان کا کئی جگہ ذکر آیا ہے، وہاں مزید حالات دیکھے جا سکتے ہیں۔

۲-شیخ خواجہ معروف سہروردی: آپ شیخ خواجہ یحییٰ کبیر سہروردی کے دوسرے بیٹے اور اپنے بھائی شیخ خواجہ صدرالدین سہروردی کے مرید و خلیفہ تھے۔عبدالحلیم اثر افغانی لکھتے ہیں کہ والد گرامی کی وفات کے بعد کوہ سلیمان سے پشاور آ گئے۔یہاں ایک مدرسہ اور جامع مسجد کی بنیاد رکھی جو آج بھی ''مسجد خواجہ معروف'' کے نام سے پشاور کے

Marfat.com

علاقے گنج دروازہ میں موجود ہے اس محلے کا نام آپ کی وجہ سے محلہ شیخ الاسلام کہلاتا ہے۔ یہ اس قدر بابرکت اور شرف والی ہے کہ یہاں جلیل القدر بزرگ معتکف ہوئے، جیسے خان درویزہ، عبدالطیف امام بری، پیر سدو، حضرت شاہ معصوم، جنید پشاوری قادری اور میاں صاحب عمر چمکنی وغیرہ۔ ۶۰۰ سال پہلے یہ دینی علوم کا مرکز تھی۔ میاں عمر چمکنی خاص طور پر یہاں نمازِ جمعہ پڑھنے تشریف لاتے۔ خود میں نے یہاں سے دورہ بخاری، مسلم اور ترمذی شریف مکمل کیا۔

خواجہ معروف پشاور سے کابل چلے گئے اور وہاں صدر الصدور اور شیخ الاسلام مقرر ہوئے۔ بعض کی رائے میں آپ کا مزار کابل میں اور بعض کی رائے میں پشاور میں سیٹھی قبرستان میں ہے جو شہر کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ میری رائے میں پشاور والی بات زیادہ قرین قیاس ہے۔ (۵۵)

خلفائے کرام

مخزن افغانی میں انتیس، مولانا عبدالحلیم اثر افغانی نے اپنی کتاب روحانی رابطہ او روحانی ترون میں بتیس اور زیرِ نظر مخطوطہ میں اکتیس خلفا اور مریدین کے نام گنوائے گئے ہیں۔

ذیل میں ہم آپ کے خلفا کے نام لکھتے ہیں۔ لکھتے ہوئے مخزن کی عبارت کو بنیاد بنایا گیا، جب کہ فرق کو عناوین میں ظاہر کیا گیا ہے۔ یاد رہے عبدالحلیم اثر کے لیے (ع) جبکہ زیرِ نظر کتاب کے لیے (خ= خطی) استعمال ہوگا۔

Marfat.com

(۱) شیخ داوٗد بتنی: داماد بھی تھے [طبینی =خ، طبینی =ع]

مزار وزیرستان ہے۔

(۲) عیسیٰ دوتانی کلاں [عیسیٰ بزرگ دوتانی =خ، عیسیٰ بزرگ دوتانی =ع]

(۳) عیسیٰ دوتانی خورد [عیسیٰ خورد دوتانی =خ، عیسیٰ دوتانی =ع]

(۴) حسن سرخ بتنی، آپ کے خسر بھی تھے [حسن طبنی، خواجہ کے ہم راز تھے =خ، حسن سرخ بتنی خسر =ع]

(۵) ترک دوتانی [تورک دوتانی =خ، ترک دوتانی =ع]

(۶) مولانا ایوب [مولانا سیّد ایوب حسنی =خ، مولانا ایوب سربنی =ع]

(۷) مولانا ابراہیم شیرانی [مولانا (ابراہیم) خلیل مولانا ایوب کے بھائی =خ، مولانا محمد ابراہیم اشترانی =ع]

(۸) حسن جلوانی، بھانجے [مولانا اُسترنی موذن حسن، بھانجے =خ، خواجہ حسین جلوانی، بھانجے =ع] آپ کا مزار موضع شاہ منصور، ضلع مردان میں ہے

(۹) شمس الدین خضر خیل سروانی [شمس الدین سروانی =خ، شمس الدین خضر خیل سروانی =ع] ان کا مزار موضع خضر خیل، ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن میں ہے۔

(۱۰) ملہی ہندی سرمیر سروانی [ملہی نیدی سروانی =خ، خواجہ ملھی ہندی، سرمیر سروانی =ع] ان کا مزار بلند شہر، بھارت کے نواح میں ہے۔

Marfat.com

(۱۱) جلال سروانی [جلال سروانی=خ، خواجہ جلال سروانی=ع] ان کا مزار لاہور، میں ہے۔

(۱۲) زکریا سور [زکریا لودھی=خ، خواجہ ذکریا سوری=ع] ان کا مزار ملتان میں ہے۔

(۱۳) نکی کررانی [مکی کرانی، انچارج مطبخ=خ، خواجہ مکی کرلانی=ع] لنگر خانے کے تمام امور اس کے حوالے تھے۔ مزار ان کا کوہ سلیمان میں ہے۔

(۱۴) خلیل کرانی [خلیل کرانی=خ، خواجہ خلیل کرلانی=ع] ان کا مزار خیبر ایجنسی کی وادی تیراہ میں ہے۔

(۱۵) رکن الدین میانی [رکن الدین میانی =خ، خواجہ رکن الدین میانی=ع] ان کا مزار بنوں کے علاقے مروت میں ہے۔ آپ کا تعلق شیرانی قبیلہ کی میانی شاخ سے ہے۔

(۱۶) مولانا علاء الدین [مولانا علاء الدین یکا میانی=خ، مولانا علاء الدین غرغشتی=ع] آپ کا مزار اٹک (کیمل پور) کے علاقہ چھچ میں ہے۔

(۱۷) خیر الدین گاذر [خیر الدین گاذر=خ، خواجہ خیر الدین کاذر=ع]

(۱۸) بلال بافندہ (کپڑے بننے والا) [ابدال نساج =خ، خواجہ بلال نسّاج=ع]

Marfat.com

(۱۹) شادی بختیار [شادی بختیار = خ، خواجہ بختیار غرغشتی = ع] ان کا مزار حیدر آباد دکن، انڈیا میں ہے

(۲۰) خان بختیار [حسن بختیار = خ، خواجہ حسن بختیار غرغشتی = ع] ان کا مزار مردان ضلع صوابی کے علاقہ کدون نوے میں ہے۔

(۲۱) سہیل بختیار [خانہ (خان) بختیار = خ، خواجہ خان بختیار = ع] آپ کا مزار ایران میں ہے۔

(۲۲) مخزن میں یہ نام نہیں [سمد (صمد) بختیار = خ، ذکر نہیں = ع]

(۲۳) مخزن میں ذکر نہیں [برادرم توری بختیار = خ، ذکر نہیں = ع]

(۲۴) شیخ علی لاغری، خواجہ کے بھائی [علی لاغر = خ، خواجہ شیخ علی لاغری = ع]

(۲۵) احمدک (سروانی) [احمد = خ، خواجہ احمدک = ع]

(۲۶) گدا (سروانی) [گدای = خ، خواجہ شیخ گدا = ع]

(۲۷) الک (سروانی) [بدانا (شاید بہ دانا) = خ، الک = ع] ان کا مزار ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن کے علاقہ سروانی میں ہے۔ صاحب مخزن افغانی احمدک، گدا اور الک تینوں کو بھائی لکھتے ہیں اور سروانی قبیلے سے بتاتے ہیں جبکہ زیر نظر کتاب میں ایک بھائی مالک سروانی کا اضافہ ہے اور لکھا ہے کہ احمد، گدای، بدانا اور مالک چار بھائی تھے اور ان کا تعلق سروانی قبیلے سے تھا۔

Marfat.com

(۲۸) مولانا ارغند موجازئی [غذر مجازی=خ، خواجہ ارغند ماجازائی=ع]

(۲۹) شیخ اسماعیل بتنی [شیخ اسماعیل سربنی=خ، خواجہ شیخ اسماعیل=ع] مولانا عبدالحلیم اثر افغانی لکھتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشہور بزرگ اور معروف شاعر مولانا عبدالرحمان جامی ھروی ان کے مرید تھے۔ آپ بشتون تھے۔ ان کی اولاد کیمل پور کے علاقے چچ میں آباد ہے اور ان کا مزار لاہور (پنجاب) میں ہے۔

(۳۰) کانونوحانی [گانوتی یرجانی=خ، خواجہ کالونوحانی=ع]

(۳۱) ذکر نہیں [ذکر نہیں=خ، خواجہ حیدر ذرکنی=ع] آپ کوئٹہ ڈویژن کے موضع ''ساوان'' میں پیدا ہوئے اور آپ کا مزار پشاور میں ہے۔

(۳۲) ذکر نہیں [ذکر نہیں=خ، خواجہ معروف =ع] آپ خواجہ یحییٰ کے دوسرے بیٹے تھے۔ والد کی وفات کے بعد خواجہ معروف پشاور اور پھر کابل چلے گئے۔ وہاں صدر الصدور اور شیخ الاسلام مقرر ہوئے۔ بعض کی رائے میں آپ کا مزار کابل میں اور بعض کی رائے میں پشاور میں ہے۔ میری رائے میں پشاور والی بات زیارہ قرین قیاس ہے۔ (۵۵)

تدفین اور مزار

وقت آخر تکبیر کہی (اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر، اللہ اکبر وللہ الحمد) پھر مریدوں نے عرض کی یا حضرت آپ کا مزار کہاں بنائیں۔ فرمانے لگے کہ پہلے آرام سے مجھے زمین پر لٹا دینا۔ پھر میرا جوتا اڑے گا، جہاں جا کر

Marfat.com

گرے، وہیں قبر کھود لینا۔ قبر میں سے تمہیں ایک پتھر ملے گا۔ اسے میرے مزار کے دروازے پر نصب کر دینا۔ جو کوئی زیارت کے لیے آئے پہلے سات بار اس پتھر پر ہاتھ مارے پھر میری زیارت کو آگے آئے۔ جو بھی دینی یا دنیاوی حاجت ہوگی خدا تعالیٰ اُسے پوری کریں گے۔ (اب اس پتھر اور روایت کا کوئی وجود نہیں، بہر حال مزار سے قدرے دور ایک پتھر عجیب خلقت کا موجود ہے جس کے متعلق عجیب وغریب حکایتیں مشہور ہیں)

خدا کا کرنا کہ اسی وقت ان کا جوتا ہوا میں اڑنے لگا اور شہر کے سب سے اونچے اور اعلیٰ ترین مقام پر جا کے گرا۔ اسی جگہ قبر کھودی گئی۔ (۵۶)

مزار کی موجودہ حالت

جہاں آپ کا مزار ہے اُس جگہ کو اب ''غنڈائی شریف'' کہتے ہیں۔ وہاں کی مقامی زبان میں غنڈائی کے معنی ''چھوٹی پہاڑی'' کے ہیں۔ جیسا کہ نقشہ میں دکھایا گیا ہے اس کے پاس تین پہاڑی نالے یا ندیاں بہتی ہیں، اُن تین میں دو نالوں کے ملاپ والے سنگم پر ایک چھوٹی پہاڑی (غنڈائی) کی چوٹی پر مزار واقع ہے۔ ایک دو دہائیوں تک وہاں آپ کی اولاد کے گھر بھی تھے مگر اب ایک آدھ خاندان کے علاوہ خاندانِ خواجہ کبیر کے اکثر افراد قریبی قصبوں جیسے ''شاہ عالم'' اور شہروں میں منتقل ہو گئے ہیں۔

مزار مبارک ہاتھ سے کٹے پتھروں سے بنائے گئے ایک بڑے کمرے میں واقع ہے۔ مزار کی چھت لکڑی کی ہے جس پر نہایت خوبصورت نقش ونگار کندہ ہیں۔ مزار

Marfat.com

کے قریب ایک چھوٹی قبر اب بھی موجود ہے جس میں بہ قول آپ کا دل مدفون ہے۔ (مخزن ص ۵۴۳) محل شریف کے عقب میں دو قبریں ہیں، پھر زرا آگے چند مزید قبریں واقع ہیں۔ جس پتھر کا پیچھے ذکر آیا ہے اب وہ وہاں موجود نہیں اور نہ ہی ایسی کوئی روایت اب زندہ ہے۔

اس بڑے کمرے میں چند اور قبریں بھی ہیں جو آپ کے خاندان اور مریدین کی بتائی جاتی ہیں۔ ان پر کوئی کتبہ ابھی تک نصب نہیں۔

مزار اور دل کی قبر پر مجوزہ کتبہ، جسے فقیر اویس سہروردی نے حضرت خواجہ کی اولاد کو لکھ کر دیا ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرکز تجلیات

برہان الواصلین، قطب السالکین، گنجینۂ حقائق الٰہی

حضرت خواجہ یحییٰ کبیر سہروردی

قدس سرہٗ العزیز

تاریخ وصال

۲۔ صفر المظفر ۸۳۴ھ، بہ عمر ۱۲۷ سال

Marfat.com

مدفنِ دل شریف کے لیے کتبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرکز عشق و مستی

حضرت خواجہ یحییٰ کبیر سہروردی

قدس سرہٗ العزیز

کا دل مبارک یہاں مدفون ہے

☆☆☆

چند سالوں تک ہر جمعرات کے دن ختم کے موقع پر اس قدر ہجوم ہوتا تھا کہ ۵۰ سے ۶۰ کے قریب جانور ذبح کیے جاتے تھے اور اُس سے طعام تیار کر کے تقسیم ہوتا تھا۔ خاندان کی عدم دلچسپی کی وجہ سے اب وہ رونق نہیں رہی۔

غنڈائی شریف کا محل وقوع

شہر ڈیرہ اسماعیل خان سے ژوب جانے والی سڑک پر کوئی ۷۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک قصبہ درازندہ ہے وہاں سے شمال کی طرف علاقہ غیر میں تقریباً ۴ کلومیٹر کے فاصلے پر غنڈائی شریف واقع ہے۔ درازندہ اب بھی شیرانی قوم کا مرکز ہے۔ غنڈائی شریف سے قریب کوئی ۲۰ کلومیٹر دور ''چودوان'' کے مقام پر ''مزار شاہ صاحب'' کے نام سے معروف ہے جو آپ کے صاحب زادے کا بتایا جاتا ہے۔ غنڈائی شریف سے

Marfat.com

تقریباً ۲۰ کلومیٹر ''شاہ عالم'' میں آپ کے قائم مقام بیٹے سید صدرالدین سہروردی کی اولاد میں سے ''بی بی رحم'' کا مزار مرجع خلایق ہے۔

شاہ عالم سے کوئی ڈیڑھ دو کلومیٹر کے فاصلے پر مشہور نقشبندی خانقاہ ''موسیٰ زئی شریف'' واقع ہے، جس کے بانی مشہور نقشبندی بزرگ حضرت خواجہ حاجی محمد سراج الدین مجددی علیہ الرحمہ ہیں۔ خاندان موسیٰ زئی کے تمام افراد کے علاوہ علاقائی قبایل ''حسن خیل'' اور سرور خیل (سروانی) وغیرہ، خاندانِ ساداتِ خواجہ یحییٰ کبیر سہروردی سے کمال درجے کی محبت و موانست رکھتے ہیں۔

مترجم کتاب ہذا

اس کتاب کی اشاعت جس صالح نوجوان کا اردو ترجمہ بنیاد بنا اُس کا نام مولانا مقبول احمد ہے۔ انہوں نے اپنے بارے میں مجھے کچھ اس طرح بیان کیا:

''وہ ۴-اکتوبر ۱۹۸۵ء کو ''دھتل''، تحصیل پہاڑ پور، ڈیرہ اسماعیل خان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم علاقے کے سکول میں حاصل کی، پھر سیّد غلام رسول شاہ صاحب جن کا تعلق وزیرستان کے علاقے کانی گرام سے تھا کے کہنے پر سکول چھوڑ کر قرآن حفظ کرنا شروع کر دیا ڈھائی سال میں قرآن کریم حفظ کر کے دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے میاں والی کے ایک مدرسہ ''جامعہ اکبریہ''، بلوخیل روڈ میں داخلہ لیا۔ وہاں دو سال تک پڑا مگر وہاں اس لیے دل نہ لگتا تھا کہ وہاں مخلوط تعلیم تھی، یعنی دینی اور انگریزی جبکہ میں خالص دینی تعلیم حاصل کرنا

Marfat.com

چاہتا تھا۔ وہاں ایک بزرگ خواجہ اکبر علی چشتی میروی کا مزار تھا جو پیر پٹھان شاہ سلیمان تونسوی سے فیض یافتہ تھے۔ وہاں میں اپنی حاجت براری کے لیے اکثر دعا کرتا تھا کہ حضرت کچھ اس طرح کا انتظام ہو جائے کہ میں خالص وہ تعلیم حاصل کرلوں جو حضور سیّد عالم ﷺ کے لائے ہوئے دین کے مطابق ہو۔ وہاں سے میں راول پنڈی کسی کی وساطت سے داخل ہوا مگر آب و ہوا نہ راس آئی اور مجھے واپس آنا پڑا۔ بعد ازاں لیہ کے ”مدرسہ اعظم“ میں داخل ہوا مگر کچھ عرصہ وہاں گزارنے کے بعد احساس ہوا کہ یہاں ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کے شعر ”رہ گئی رسم اذان روحِ بلالی نہ رہی“ کے مصداق صورتِ حال ہے۔ میرا مقصور یہاں بھی حاصل نہیں ہوگا۔ وہاں بھی ایک نامعلوم چشتی بزرگ پر دعا کی تو چند دنوں میں حضرت ابوالفیض مفتی محمد فضل الرحمان چشتی گولڑوی بندیالوی کا پتا چلا اور میں تحصیل پروا، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان چلا آیا۔ اب پچھلے نو، دس سالوں سے یہیں مقیم ہوں اور تعلیم و تعلم کا سلسلہ حضرت مفتی صاحب کے زیر سایہ جاری ہے۔ فارغ التحصیل ہو چکا ہوں دیکھیے آگے قسمت کس طرف لے جاتی ہے۔“

Marfat.com

''تواریخ خواجہ یحییٰ کبیر'' خطی نسخہ

میرے کرم فرما قاری سیّد امام شاہ سہروری جو خواجہ سیّد یحییٰ کبیر سہروری علیہ الرحمہ کے خانوادے کے چشم و چراغ ہیں۔ ان کے والد سیّد ابراہیم شاہ کے پاس یہ واحد قلمی نسخہ اپنے والد سیّد حلیم شاہ اور اُن کے بھائی سیّد نصیب شاہ سے ۲۳ مئی ۱۹۶۲ء کو منتقل ہوا، جو تا حال انہی کی ملکیت ہے۔ اس میں کچھ روایات تو وہی ہیں جو خواجہ نعمت اللہ ہروی کی تالیف ''مخزنِ افغانی'' میں دُرج ہیں۔ باقی نئی ہیں جو دوسری کسی کتاب میں میسر نہیں۔ کتاب کے آخری حصہ میں خواجہ یحییٰ کبیر سہروردی کا کرسی نامہ درج ہے جو خاندانی روایت سے تحریر شدہ ہے۔

کتاب نہایت پختہ نستعلق میں کتابت شدہ ہے۔ کتابت کی غلطیاں ترجمہ کرتے ہوئے درست کردی گئی ہیں۔

''تواریخ خواجہ یحییٰ کبیر'' کا مصنف

کتاب کا سرورق اس طرح ہے: (دیکھیے آخر کتاب ''ملحقات'')

مَا شَآاللّٰہُ لا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعلی العَظِیْمُ

رئیس الاولیاءِ، بندگی حضرۃ، خواجہ یحییٰ کبیر

Marfat.com

کتاب

تواریخ مع شجرہ

دِھلی بقلم جلی

غوث، جایی کہ در سلیمان پیغمبر

از شہر دِھلی آمدہ، ساکن شُدہ در کوہ سلیمان ضلع

شیرانیان

اس ٹائیٹل سے جو معلومات حاصل ہوتی ہیں وہ، اور اُس پر کچھ گفتگو اس طرح سے ہے:

نام کتاب: کتاب تواریخ مع شجرہ دِھلی بقلمِ جلی

-یا- کتاب تواریخ مع شجرہ

-یا- رئیس الاولیاء، بندگی حضرۃ، خواجہ یحییٰ کبیر کتاب تواریخ مع شجرہ دِھلی بقلمِ جلی

چوں کہ آپ کے اجداد میں سولہ ویں (۱۶) نمبر پر سیّد سلطان شاہ دہلی سے غزنی آئے تھے اور وہ قطب الدین بختیار کاکی دہلوی کی اولاد میں سے تھے اس لیے ''شجرہ دِھلی'' اور ''از دھلی آمدہ'' لکھا گیا ہے۔ حالاں کہ خواجہ خود دھلی سے کوہ سلیمان نہیں آئے۔

Marfat.com

ساکن شدہ درکوہِ سلیمان ضلع شیرانیان: سے مراد یہ ہے کہ آپ کے اجداد دہلی سے غزنی پھر وہاں سے کوہ سلیمان آئے اور یہیں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ یاد رہے شجرہ میں بیسویں نمبر پر آنے والے بزرگ سیّد اسحاق غزنی سے کوہ سلیمان تشریف لائے اور یہیں مستقل سکونت اختیار کر لی۔

مگر ہم نے کتاب کا نام اِن سب معلومات کو اکھٹا کر کے یہ اختیار کیا ہے۔

تذکرہ رئیس الاولیا

حضرت خواجہ سیّد یحیٰ کبیر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

(مدفون: غنڈائی شریف، درّہ کوہِ سلیمان)

مولف: کتاب کے ابتدا میں مولف نے ''ضعیف بن شاہ جلال'' لکھا ہے۔ ہمارے ممدوح سیّد یحییٰ کبیر سہروردی کے سارے شجرہ میں صرف ایک بزرگ سید جلال شاہ ہیں جو آپ کے پڑپوتے سیّد محمد کے پوتے ہیں۔ شجرہ میں یہ تیس ویں نمبر پر ہیں۔ اگر انہیں شاہ جلال مان لیں تو مولف ان کے بیٹے سیّد محمد یوسف بنتے ہیں جو شجرہ میں اکتیس ویں نمبر پر ہیں۔

''تواریخ خواجہ یحییٰ کبیر'' میں درج واقعات جو کہیں اور نہیں

☆- خواجہ یحییٰ کبیرؒ کی تاریخ پیدائش بروز ہفتہ، سحری کے وقت، ماہ رجب المرجب ۱۲ ۷ھ

☆- مولانا تاج الدین دہلوی کا کوہ سلیمان میں تشریف لانا۔

Marfat.com

☆- اپنے مرید حسن طبی کو بہ واسطہ طے الارض حرمین الشریفین کی زیارت کروانا۔

☆- خواجہ کے مریدین اور اولاد کی لیاقت کی قدر۔

☆- افغان اقوام میں سے تین اقوام کی بخشش کا ذمہ۔

☆- شیخ صدرالدین فرزند و جانشین کا چہرہ دیکھنے والے کی بخشش۔

☆- میر، اہر سہروری مرید حضرت بہاء الدین زکریا سہروری کا ذکر۔

☆- حضرت خواجہ کا سماع سننا۔

☆- اپنے ناظم مطبخ ''بلال اناج'' کو اور اُس کی اولاد کو مثل اپنی اولاد کے جاننا۔

☆- شیخ ملہی جو ابو سمرقندی کے مرید تھے کا ذکر۔

☆- قبیلہ مندوخیل کے سردار احمد کی بیٹی بی بی فاطمہ سے آپ کی شادی کا ذکر۔

☆- آپ کی چار بیویوں بستر زینب (شیرانی قبیلہ)، جستم سیل (بٹنی قوم)، بی بی فاطمہ (مندوخیل قبیلہ) اور بی بی بائی بنت جلال سروانی (سوانیان قوم کا خیلان قبیلہ) اور اُن کی اولاد کا ذکر۔

''تواریخ خواجہ یحییٰ کبیر'' کا اردو ترجمہ

مترجم مولانا مقبول احمد ڈھروی نے جو اردو ترجمہ کیا تھا وہ لفظی تھا، جس کی وجہ سے مفہوم کو سمجھنا بہت دشوار تھا، میں نے ترجمہ تقریباً بہ محاورا کر دیا ہے۔ اردو انشا میں

Marfat.com

مذکر مونث اور واحد جمع الٹ تھے جو پشتو بولنے والوں سے اکثر ہو جاتے ہیں۔ حت الوسع انھیں درست کر دیا ہے۔

☆☆☆

اظہارِ تشکر

اللہ تعالیٰ اس سعی کو مشکور فرمائے اور جن بزرگوں کا یہ تذکرہ ہے ان کی ارواح اس سے راضی ہوں اور قارئین کے لیے استفادہ کا موجب بنے۔

اظہار تشکر کے لیے میں اپنے برادرِ مکرم حسن نواز سہروردی، گوجر خان کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی علمی جستجو میں برکت عطا فرمائے، اُنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں میری معاونت اور کسی قدر پروف خوانی بھی کی۔

انّ لا نضیع اجر من احسن عملاً۔

اللہ ولی اور غنی کی رحمتوں کا محتاج

فقیر سیّد اویس علی سہروردی عفی عنہ

Marfat.com

حواشی

۱- ندوی، سلیمان سیّد، عرب و ہند کے تعلقات: ص ۱۸۹

۲- دیکھیے

Turkestan Down to the Mongol Invasion, Vasily Vladimirovich Bartold (1869-1930), (London: Luzac & Co) 1928

۳- ہروی، خواجہ نعمت اللہ، تاریخ خان جہانی و مخزنِ افغانی، لاہور، مرکزی اردو بورڈ، اوّل، ص ۲۷۱

۴- حسن دہلوی، امیر حسن علاء سجزی معروف بہ خواجہ، فوایدالفواد، بہ تصحیح، ملک عبداللطیف، لاہور، ملک سراج الدین اینڈ سنز، ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء، اول ص ۱۵

۵- تاریخ فرشتہ، ہند: ۱۲۸۱، ج ۲ ص ۴۰۶

۶- دولت شاہ، تذکرۃ الشعراء: ص ۲۵۰-۲۴۶

۷- صباح الدین عبدالرحمان، سیّد، بزم صوفیہ: ص ۱۷۲

۸- ہروی: ص ۲۷۲-۲۷۵

۹- ایضاً: ص ۲۷۲

۱۰- محمد اکرام، شیخ، آب کوثر: لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ، ۱۹۸۸ء، سیزدھم، ص ۲۷۴

۱۱- مخزنِ افغانی، اشاعت اوّل: ص ۵۴۰

۱۲- انصاری، علی محمد مخلص، تذکرۃ الانصار: اردو ترجمہ، میر ہادی بیگ، لاہور، المکتبۃ العلمیہ، ص ۱۶-۱۷

۱۳- مخلص، علی محمد، حالنامہ بازید روشان، کابل، اکادیمی علوم افغانستان مرکز زبانھا و ادبیات پشتو ٹولنہ، ۱۳۶۴ھ ش، اول، ص ۲

۱۴- ایضاً ص ۳۶

Marfat.com

۱۵-لاہوری، امام بخش، مرآت غفوریہ، بہ تصحیح ومقدمہ، معین نظامی، اسلام آباد، مرکز تحقیقات فارسی ایران وپاکستان، ذی الحجہ ۱۴۲۱ھ/ مارچ ۲۰۰۱ء، دوم، ص ۱۷۵

۱۶-مجددی، محمد احسان، حدیقۃ محمودیہ- اردو ترجمہ- روضۃ القیومیہ، مترجم، ولی اللہ صدیقی، فرید کوٹ، بلبیر پریس، [۱۳۱۸ھ]، ۱/۱۶

۱۷-مجددی، محمد احسان، ۱/۱۶

فضل اللہ، خواجہ حاجی محمد، عمدۃ المقامات، استانبول، مکتبۃ الحقیقۃ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء، ص ۱۰۰

۱۸-کوثر، انعام اللہ، ڈاکٹر، تذکرہ صوفیائے بلوچستان، لاہور، اردو سائنس بورڈ، ستمبر ۱۹۸۶ء، دوم، ص ۸۲

۱۹-ایضاً، ص ۲۲۵

۲۰-علوی، محمد مبارک امیر خرد، سیر الاولیا، دہلی، چرنجی لال، شعبان ۱۳۰۲ھ، ص ۵۰

۲۱- مانڈوی، غوثی اذکار ابرار- اردو ترجمہ- گلزار ابرار، مترجم، فضل احمد جیوری، لاہور، اسلامک فاؤنڈیشن، (سال اشاعت)، ص ۵۶۳

۲۲- دیکھیے: مخزنِ افغانی، اشاعت اوّل: ص ۵۳۲-۵۴۸

۲۳- مانڈوی: ص ۵۶۳

۲۴- ایضاً: ص ۵۰۳

۲۵- دیکھیں زیر نظر کتاب صفحہ ۱۴۱

۲۶- ہروی، اشاعت اوّل: ص ۵۳۵

۲۷-ایضاً ص ۵۳۲-۵۳۳

۲۸- مانڈوی، ص ۵۰۲

۲۹-ہروی، اوّل: ۵۳۳

۳۰- ایضاً ص ۵۳۷

Marfat.com

۳۱- ایضاً،ص۵۳۲

۳۲- مانڈوی،ص۵۰۲-۵۰۳

۳۳- ایضاً، ص۵۰۳

۳۴- ہروی،اول،ص۵۳۴

۳۵- ایضاً،ص۵۳۴-۵۳۵

۳۶- ایضاً،ص۵۳۵

۳۷- مخزن،۵۳۵

۳۸- ایضاً،ص۵۳۶

۳۹- ایضاً،ص۵۴۲

۴۰- ایضاً،ص۵۳۷

۴۱- ایضاً،ص۵۳۹-۵۴۰

۴۲- وادی شال کوٹ اور وادی ضلع بولان میں مودودی خاندان کے اثرات خود ان کے مورث اعلیٰ کی حیات ہی میں پہنچ گئے تھے۔ایک حوالے سے خود خواجہ قطب الدین مودود چشتیؒ کی بلوچستان آمد کم از کم ایک مرتبہ ثابت ہے۔ یہاں وہ اپنے مرید اور خلیفہ شیخ بابت کے پاس شوراوک کے علاقہ میں آئے تھے۔شیخ بابت کا تعلق پشتونوں کے بڑیچ قبیلے سے تھا، پنجاب میں آباد اس قبیلے کے افراد وڑائچ کہلاتے ہیں۔

آپ کے فرزند خواجہ نجم الدین احمد مشاق بن مودود چشتی بھی چشت کے مقام پر دفن ہیں۔مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی بھی آپ کی نسل سے تھے۔مودودی خاندان کے ایک مشہور بزرگ خواجہ نظام الدین علی گزرے ہیں۔جن کا مزار صوبہ بلوچستان کے شہر پسین کے نواہ میں ''منزکی'' نامی مقام پر ہے۔اس مقام پر آپ کی اولاد کثیر تعداد میں مقیم ہے۔صوبہ بلوچستان کے دارالحکومت کوئٹہ کے مقم پر آپ کی اولاد میں سے ایک مشہور بزرگ خواجہ نقرالدین چشتی مودودی المعروف شال پیر بابا ہیں جن کا مزار کوئٹہ چھاونی میں قلعہ میری خان قلات کے قریب واقع ہے۔خواجہ ولی مودودی چشتی کرانی اور خواجہ میر شہدا کرانی بھی آپ کی اولاد میں سے ہیں۔ان بزرگوں کے مزارات کوئٹہ شہر کے مغرب میں واقع کرانی نامی مقام پر موجود ہیں۔کرانی کے مقام پر آپ کی اولاد کثرت سے آباد

Marfat.com

ہے۔ یہ گاؤں خواجہ ولی مودودی چشتی کرانی کی وجہ سے مشہور ہے۔ ایک اور مشہور بزرگ حضرت شمس العارفین سید خواجہ ابراہیم یکیاسی چشتی مستونگ بلوچستان میں مدفون ہیں۔

خواجہ مودود چشتی کی اولاد میں سے جن بیٹوں کا زمانہ خواجہ یحییٰ کبیر کے مطابق ہے وہ یہ ہیں:

سیّد تقی الدین خواجہ یوسف مودودی چشتی (پ:۶۶۲/1263ء-۷۵۴/1353ء)

سیّد نصر الدین خواجہ ولید مودودی چشتی (پ:۷۲۷/1326ء-۸۲۰/1417ء)

سیّد نقر الدین مودودی چشتی المعروف شال پیر بابا: تقریباً دورِ حیات (۸۲۴/1421ء)

سیّد خواجہ ولی مودودی چشتی کرانی: تقریباً دورِ حیات (۸۷۴/1470ء)

دیکھیے:

سلسلۂ عالیہ چشتیہ، مولوی غلام فرید چشتی سلیمانی اکبر آبادی: کتب خانہ صابر ملتانی

گلبنِ جنت، عبدالغفور چشتی: ۱۸۸۵ء، ملتان

تذکرہ مشائخ چشت، مولانا نور احمد فریدی: قصرِ ادب رائٹرز کالونی، ملتان، ص ۱۰۸-۱۰۹

وکی پیڈیا (ur.wikipedia.org/wiki/#cite_note-7)

۴۳- اثر افغانی، عبدالحلیم، روحانی رابطہ اور روحانی ترون، مالاکنڈ ایجنسی، دارالاشاعت، فروری ۱۹۶۷ء، دوم، ص ۲۱۴

۴۴- ہروی، اول، ص ۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶

۴۵، ۴۶، ۴۷- ایضاً، ص ۵۳۴-۵۳۵

۴۸- ایضاً، ص ۵۳۷

۴۹- ایضاً، ص ۵۳۶

۵۰- ایضاً، ص ۵۴۳-۵۴۴

۵۱- ایضاً، ص ۵۳۷

۵۲- ایضاً، ص ۵۳۸

Marfat.com

۵۳- زیرنظر کتاب:ص۱۶۱-۱۶۲

۵۴- زیرنظر کتاب:ص۷۰

۵۵-اثر افغانی،عبدالحلیم،روحانی رابطہ اور روحانی تر ون،مالاکنڈ ایجنسی،دارالاشاعت،فروری۱۹۶۷ء،
دوم،ص۴۱۴-۴۱۷

۵۶- مخزن:ص۵۴۷

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِس مختصر رسالہ میں حضرت خواجہ یحییٰ کبیر رحمۃ اللہ علیہ کے باطنی حالات اور راہ سلوک کے متعلق احوال بیان کیے گئے ہیں۔ حضرت کے ہاتھوں جن کرامتوں کا ظہور ہوا اپنی جگہ پر ان کا بھی تذکرہ ہے۔

﴿یَفْعَلُ اللّٰہُ مایشاءُ بِقُدْرَتِہٖ وَ یَحْکُمُ مَا یُرِیدُ بِعِزَّتِہٖ﴾

''کرتا ہے اللہ تعالیٰ وہ جو چاہتا ہے اپنی قدرت اور حکمت سے'' کے ارشاد کے مطابق یہ انتہائی عاجز بندہ، نفس کا قیدی، اللہ تعالیٰ کی بخشش کا امیدوار، ضعیف ابن جلال شاہ صاحبِ شرف سیّد یحییٰ کبیر سہروردی قدس سرہٗ العزیز کے متعلق جو کچھ لکھ رہا ہے یا درست کروا رہا ہے وہ سب کچھ محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے ہے۔ جو احوال اور حکائیتیں میں یہاں لکھ رہا ہوں وہ تمام مجھے حضرت یحییٰ کبیرؒ کے خاندانی یا دوسرے باوثوق ذرائع سے معلوم ہوئیں ہیں۔

سراج العالمین وقدوۃ الزاہدین حضرت خواجہ یحییٰ کبیر الحق فی شرع والدین کوہ سلیمان میں بروز ہفتہ، سحری کے وقت، ماہ رجب المرجب ۷۱۲ھ کو اِس دارِ فانی میں جلوہ افروز ہوئے۔ اور پھر قطب المشائخ المغفور بر حمت الشکور بروز ہفتہ وقت چاشت

Marfat.com

دو صفر المظفر ۸۳۴ھ کو اس دنیا سے رخصت ہو گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا تاج الدین جو دہلی سے کوہ سلیمان میں تشریف لائے تھے ان کی حضرت یحی کبیرؒ کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ کچھ عرصہ جو ملاقاتیں رہیں اس کے اثر سے آپس میں محبت پیدا ہو گئی۔ حضرت مولانا تاج الدین کسی دوسرے شخص کے ساتھ اتنی محبت نہیں کرتے تھے جتنی کہ حضرت یحی کبیرؒ کے ساتھ کرتے تھے۔ خواجہ حضرت یحی کبیرؒ کی بھی یہی صورت حال تھی آپ بھی ان کے ساتھ بہت محبت رکھتے تھے۔

مولانا تاج الدین ایک ولی کامل اور صوفی منش اور دانشمند انسان تھے۔ حضرت یحی کبیرؒ کی رہائش کے قریب ایک ندی بہتی تھی۔ حضرت مولانا تاج الدین اس کے کنارے پر اپنا مقام بنا کر رہائش پذیر ہو گئے تا کہ وہ حضرت کے قریب رہیں۔ حضرت یحی کبیرؒ اور اُن کے بیٹے مولانا تاج الدین کے پاس آتے جاتے رہتے تھے۔

حضرت یحییٰ کبیرؒ کو ایک دن کچھ اندیشہ ہوا اور دل پریشان ہوا کہ مجھے تو حضرت پیر قانون (کانو) سلطان نے فرمایا تھا کہ کوئی ولی بھی مجھ پر قدرت اور تصرف نہیں رکھے گا اور نہ فوقیت حاصل کر سکے گا۔ مجھے حضرت نے فرمایا تھا کہ جاؤ تم کوہ سلیمان میں قیام پذیر ہو جاؤ اور خلق خدا کی راہنمائی کرو کوئی بھی ولی تمہاری ولایت پر قدرت اور تصرف نہیں رکھ سکے گا۔ حضرت یحییٰ کبیر کے بڑے بیٹے جن کا مولانا تاج الدین کے پاس زیادہ آنا جانا تھا۔ اُس سے حضرت خواجہ یحییٰ کبیرؒ نے اپنے اندیشے کا ذکر کیا کہ مولانا تاج الدین جو کوہ سلیمان میں آئے ہیں اگر یہ کوہ سلیمان کو اپنے تصرف

Marfat.com

میں لے آئے تو یہ اچھا نہیں ہوگا۔

جب مولانا تاج الدین کو حضرت یحییٰ کبیرؒ کی تشویش کی اطلاح ہوئی تو انہوں نے حضرت یحییٰ کبیرؒ کے مریدوں کو فرمایا: بھئی مجھے ملو ضرور مگر مجھ پر قناعت نہ کرو بلکہ اپنے پیر کی عقیدت اور محبت اوّل جانو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ کبیرؒ کو اور اُن کے مریدوں کو جو فضیلت دی ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں لہذا ارادت اور قرب انہی کے ساتھ پکڑو۔ اس وقت تک حضرت یحییٰ کبیرؒ کے ہزاروں مرید واصل باللہ ہو چکے تھے۔

ایک دن آپ نے اپنے ایک مرید جس کا نام ابلہم مؤذن تھا کو مولانا ابراہیم (دوسرا مرید) کی وساطت سے بلوایا اور پوچھا جو کچھ میں سوچ رہا ہوں کیا تو جانتا ہے اُس نے جواب دیا جو کچھ جناب پر عیاں ہے وہ آپ کے اس مرید پر عیاں نہیں۔ آپ کہیں جو کہنا چاہتے ہیں۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا: تو جا اور میرے پیر (کانو) سلطان کو کہہ کہ حضور آپ نے مجھے فرمایا تھا کہ کوہ سلیمان کی ولایت میں نے تمھارے سپرد کی، مگر معاملہ یہ ہے کہ یہاں کوہ سلیمان میں ایک درویش کامل آپہنچا ہے، گو کہ اس کے ساتھ میرے تعلقات مخلصانہ ہیں مگر اب نہ جانیں ہم، ہمارا اور ہماری ولایت کا کیا حال بنے۔ آپ نے مولانا ابراہیم کو پیغام پہنچانے کے لیے خواجہ پیر قانون (کانو) کی طرف بھیجا تا کہ معلوم ہو کہ آپ کا حکم اس بارے میں کیا ہے۔ میں اس ولایت کو چھوڑ دوں یا اسی میں رہوں۔

Marfat.com

مولانا ابراہیم حضرت یحییٰ کبیرؒ سے وداع ہوئے تو پنجشنبہ کا دن اور ظہر کی نماز کا وقت تھا۔ راستہ میں ایک رات جہاں انہوں نے قیام کیا وہ جگہ ان کے پیر بھائی شیخ رکن الدین کی تھی۔ وہاں ایک قبر تھی جو شیخ عثمان مندوریؒ کی تھی۔ یہ رات جمعرات کی شب تھی۔ مولانا ابراہیم نے رات کے آخری حصہ میں خواب میں دیکھا کہ حضرت پیر (کانو) سلطان تشریف لائے ہیں اور ایک زبردست گھوڑے پر سوار اور اسلحہ سے مسلح ہیں۔ مجھ سے پوچھتے ہیں تو اس جگہ کس لیے آیا ہے۔ مولانا ابراہیم نے جواب دیا میں حضرت یحییٰ کبیرؒ کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں۔ اور میں پیر (کانو) سلطان کی طرف جا رہا ہوں۔ جواباً پیر سلطان نے فرمایا! اے ابراہیم اسی جگہ سے واپس ہو جا اور میرا اسلام یحییٰ کبیرؒ کی طرف پہنچا اور ان کو کہو کچھ فکر نہ کرو، وہ ولایت جو تجھ کو ہم نے سونپی ہے دوسرا کوئی شخص تجھ پر تصرف نہیں کر سکے گا۔ تاج الدین جو کوہ سلیمان میں آیا ہے وہ چند دن کا مہمان ہے اس سے رنجیدہ خاطر نہ ہو۔ وہ مقام اور جگہ جہاں مولانا تاج الدین نے محراب (عبادت گاہ) بنایا ہوا ہے وہ زمین اور سات فرسنگ اس کے ساتھ زمین ہم نے کاٹ کر مکہ مبارک کی طرف پھینک دی ہے۔ اب مولانا تاج الدین وہاں مکہ مبارک میں مجاوری کریں گے اور اسی جگہ سکونت اختیار کریں گے، تم اپنے دل میں فکر نہ کرو۔

مولانا ابراہیم اگلے روز وہیں سے واپس روانہ ہو گیا اور بروز جمعہ بعد از عصر حضرت خواجہ یحییٰ کبیرؒ کے پاس پہنچ گیا۔ اس وقت حضرتؒ مصلے پر بیٹھے دوگانہ ادا فرما رہے تھے۔ جب حضرت نے سلام پھیرا تو مولانا ابراہیم کو کھڑے دیکھ کر بہت

Marfat.com

خوش ہوئے اور اپنے دل میں کہا کہ شاید حضرت پیر سلطان نے میری غم خواری کی ہے۔ مولانا ابراہیم سے پوچھا اتنی جلدی کیوں واپس آ گیا ہے۔ مولانا ابراہیم نے اپنا خواب حضرت کو بیان کیا اور عرض کی کہ حضرت پیر سلطان کا فرمان یہ تھا کہ میں واپس ہو جاؤں لہذا میں واپس آ گیا ہوں۔ خواب بیان کرنے کے بعد ساتویں دن مولانا تاج الدین الوداع ہونے کے لیے حضرت یحییٰ کبیرؒ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تیرے پیر کا اور میرا دل ایک جیسا ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے ''اَلْمُؤْمِنُ کَنَفْسٍ وَاحِدٍ'' اللہ تجھے خوش رکھے میں مکہ کی طرف جاتا ہوں۔

حضرت یحییٰ کبیرؒ کا ایک مرید مولانا ایوب تھا۔ مولانا تاج الدین نے حضرت یحییٰ کبیر کو کہا ہمیں الوداع کرو تا کہ میں جاتے ہوئے مولانا ایوب سے ملتا جاؤں۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے مولانا کو بغل گیر کیا اور آپس میں جدا ہو گئے۔ مولانا تاج الدین روانہ ہو کر مولانا ایوب کے مقبرہ میں زیارت کرنے کے لیے اندر داخل ہوئے۔ کافی دیر گزر گئی لیکن مولانا تاج الدین روضہ سے باہر نہیں آئے اور نہ کسی شخص نے اُن کو باہر آتا دیکھا۔ ہر وہ شخص جو اُن کے متعلق دریافت کرتا تو حضرت یحییٰ کبیرؒ فرماتے کہ مولانا تاج الدین کامل ولی تھے۔ وہ چلے گئے اُن کے خیال میں نہ پڑو۔ جب حاجی مکہ مبارک سے واپس آئے تو وہ حضرت مولانا تاج الدین کا ایک خط حضرت یحییٰ کبیرؒ کے پاس لائے، اس خط میں یہ بیت لکھا ہوا تھا:

Marfat.com

ہر چند نظر کردم پیمانے تو بینم
سرہای سیر نہ دادن در پاے تو بینم
بہ گشتم در جہان مطلوب مردان ندیدم
چون سخاوت خواجہ یحییٰ کبیر

(میں جہاں میں اپنے مقصد حقیقی کو حاصل کرنے کی خاطر بہت گھوما لیکن میں نے کسی انسان کو حضرت یحییٰ کبیرؒ کی طرح سخی نہیں دیکھا۔)

اسی خط میں مولانا تاج الدین نے آگے لکھا تھا۔کوہ سلیمان علاقہ کے لوگ جانتے نہیں ہر وہ شخص جو مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوتا ہے اگر وہ حضرت یحییٰ کبیرؒ کی بارگاہ سے ہو کر آئے تو بہت اچھا ہوگا۔اس کا مقصود اسی وقت پورا ہو جائے گا اور جو شخص حضرت یحییٰ کبیرؒ کی خدمت سے ہو کر نہ آئے گا اس کا مقصود حاصل نہ ہوگا۔

حضرت کے متعلق یہ حکایت مشہور ہے کہ ایک دن حسن طبنی جو کہ آپ کا مرید تھا اس نے حضرت سے عرض کی کہ حضور آپ جمعہ کے دن بوقت نماز ظہر اس جگہ موجود نہیں تھے کیا وجہ تھی۔حضرت نے جواباً فرمایا خاموش رہ۔حسن طبنی نے پھر عرض کی کہ میں خاموش نہیں رہوں گا آپ اپنا حال مجھے بتائیں۔حضرت یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا کہ میں جمعہ کے دن عصر کی نماز کعبہ شریف میں ادا کرتا ہوں۔حسن نے کہا مجھے بھی ساتھ لے جائیں تاکہ میں بھی کعبہ کی زیارت سے مشرف ہو جاؤں۔حضرت نے اسی وقت فرمایا آنکھیں بند کر اور کعبہ شریف کی طرف روانہ ہو جا۔لیکن حسن طبنی نے آنکھیں

Marfat.com

کھول دیں اور اُس سعادت سے محروم رہا۔

ایک دن حضرت یحیٰی کبیرؒ نماز جمعہ کعبہ شریف میں ادا کر کے واپس تشریف لائے تو حسن طبنی سے راستہ میں ملاقات ہوگئی حضرت نے اس کو فرمایا کہ آنکھیں بند کر کے اپنے گھر چلے جاؤ (یعنی یہ دیکھ کر خاموش رہ)۔ حسن طبنی نے آنکھیں بند کیں اور بہ حکم ویسا ہی کیا اور اپنے گھر چلا گیا۔ حسب سابق ایک دن حسن طبنی نے پھر سوال کیا۔ اس پر حضرت یحیٰی کبیرؒ حسن طبنی کو کعبہ شریف کی زیارت کے لیے لے گئے اور اُسے زیارتِ کعبہ سے نوازہ۔

نقل ہے کہ جب حضرت کی شہرت چاروں طرف پھیل گئی تو ایک شاہو نام کا شخص لمبی زلفوں والا حضرت کی قدم بوسی سے مشرف ہونے کے لیے آیا۔ جب حضرت نے اس کے حال میں نظر کی تو آپ نے اُس سے اعراض کیا۔ مریدوں نے عرض کیا حضور اس اعراض کا سبب کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اے بھائیو' شاہو' اچھے قیمتی لباس پہننے والا شخص ہے اور میں فقیر گودڑی پوش ہوں۔ خاصہ پوش کے ساتھ ہمارا ملاپ کیسے ہوسکتا ہے۔ شاہو نامی شخص نے عرض کی کہ اے شیخ! جو آپ کا حکم ہوگا میں اسے پسند اور محبوب رکھوں گا۔ 'شاہو' نے اسی وقت فقیرانہ گودڑی پہن لی۔ اور ارادت لایا اور مرید ہوگیا حضرت یحیٰی کبیرؒ اُس سے بہت خوش ہوئے اور اس کے حق میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو اور تیری اولاد کو دنیا اور آخرت میں عزت والا اور انعام یافتہ رکھے۔ اپنے فضل اور احسان سے۔ امین بجاہ النبی الامین۔

Marfat.com

یہ بات منقول ہے کہ بندگی حضرت یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا ہے کہ افغانوں کی چار قومیں جو مشہور ہیں۔ ان چار قوموں سے تین قوموں کو میں نے اللہ تعالیٰ سے طلب کیا کہ الٰہی ان تین قوموں کی دوزخ سے خلاصی چاہتا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس فقیر کو یہ مسؤل عطا فرمایا ہے اور ایک قوم افغانیوں کی باقی رہ گئی ہے۔ اس کو افغانیوں پر چھوڑا، کل بروز قیامت اللہ تعالیٰ سے ان کی بخشش چاہیں گے کہ اے رب العالمین اپنے فضل اور کرم سے، اے ارحم الراحمین ذات ان کی بخشش فرمادے۔

منقول ہے کہ ایک دن حضرت یحییٰ کبیرؒ نے تقریر فرمائی کہ جس طرح حضرت رسالت پناہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پیدا ہوئے تو فرشتوں نے ساتویں آسمان پر خوشیوں کا اظہار کیا۔ اسی طرح جب سیّدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کا عقد حضرت مولائے کائنات مشکل کشاء رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا تو اسی طرح فرشتوں نے ساتویں آسمان پر خوشیوں کا اظہار کیا۔ الحمد للہ دَائماً عَلیٰ کُلِّ حَالٍ بِخَیرِہٖ!

نقل ہے کہ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا جب قیامت قریب آجائے گی تو افغانیوں کے قبائل شیرانی، سروانی، وحتیان یعنی نوریان اور غرغتیان ان قبیلوں سے کوئی بھی میرے بیٹوں پر اعتقاد نہیں کرے گا اور بے یقین ہو جائے گا۔ ہر قوم جو بے اعتماد اور بے اعتقاد اور بے یقین ہو جائے پس وہ قوم جان لے کہ خرابی اس قوم کا مقدر بن جاتی ہے۔ میں نصیحت کرتا ہوں کہ افغانی انہیں خراب نظر سے نہ دیکھیں۔ میرے

Marfat.com

بیٹے خواہ چھوٹے ہوں، خواہ بڑے ان سب کو برابر جانیں اور اُن کا احترام کریں۔ جو شخص اعتماد، اعتقاد اور یقین رکھے گا اس کو اللہ تعالیٰ دارین میں درجہ اور مرتبہ پر پہنچائے گا۔

نقل ہے کہ ایک دن حضرت یحییٰ کبیرؒ نے حالت جذب میں فرمایا کہ مجھے ہاتف غیبی سے آواز آتی ہے کہ جو شخص چہرہ شیخ صدرالدین (بیٹا، خلیفہ اور جانشین) کا دیکھے گا آتش دوزخ اُس پر حرام ہو جائے گی۔ جب حضرت یحییٰ کبیرؒ کے منہ مبارک سے یہ کلمات صادر ہوئے اور لوگوں تک پہنچے تو تمام شیرانی، سروانی، لودھی، توقیان اور صوریان اور تمام غرغتیان حضرت صدرالدین کے پاس آئے زیارت کی اور بیعت ہوئے۔ صرف وہی ہی نہیں بلکہ اطراف عالم سے لوگ آئے اور زیارت کر کے واپس چلے گئے۔ حضرت شیخ سیّد صدرالدین کے استعمال شدہ کرتے کا ٹکڑہ ٹکڑہ کر کے بطور تبرک ساتھ لے گئے۔

منقول ہے کہ ایک دن حضرت یحییٰ کبیرؒ کے اوپر حال طاری ہوا جس کی وجہ سے آپ عشق الٰہی میں مست ہو گئے اور آپ اپنی جگہ سے ایک سمت کی طرف دوڑے بلکہ اس طرح دوڑے کہ کوئی مرید بھی آپ کو پکڑنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا چنانچہ تمام مریدین پیچھے رہ گئے۔ آپ کا ایک مرید جس کا نام حسن طبنی تھا صرف وہ دوسروں سے آگے نکلا۔ اچانک حضرت یحییٰ کبیرؒ کی پاؤں کی انگلی پتھر پر ٹکرائی اور زخمی ہو گئی جس سے خون نکلنے لگا۔ جس جس پتھر پر وہ خون لگتا گیا ان تمام پتھروں پر اسم اللہ مرقوم

Marfat.com

ہوتا گیا۔ حسن طبنی جو پیچھے رہ گیا تھا اس خون کے پیچھے جو پتھروں پر پڑا ہوا تھا دیکھتے ہوئے اسی جانب چلتا چلا گیا۔

حضرت یحییٰ کبیر پہاڑ کے اوپر جا کر ایک جگہ بیٹھ گئے اور یادِ الٰہی میں اس طرح مشغول ہو گئے کہ اپنی کوئی خبر نہیں رکھتے تھے۔ جنگل کے ہرن آپ کے نزدیک آئے اور آ کر پاس بیٹھ گئے اور وہ گھاس جو چر چکے تھے اس سے جگالی کرنے لگے۔ حسن طبنی بھی پیچھا کرتے ہوئے وہاں پہنچ گیا۔ جب وہ پہنچا تو تمام ہرن اُسے دیکھ کر بھاگ گئے، حسن مذکور دست بستہ مکمل ادب کے ساتھ کھڑا رہا کافی دیر کے بعد حضرت اُس حالت سے باہر آئے۔ جب شیخ نے آنکھ کھولی اور حسن طبنی کو کھڑا ہوا دیکھا تو حسن نے سلام کیا۔ حضرت نے جواب دیا، حسن نے عرض کی: یا شیخ میں نے عجیب چیز دیکھی۔ حضرت نے فرمایا! اے حسن کیا عجیب چیز دیکھی ہے تو نے۔ حسن نے عرض کی حضور جب میں نے آپ کو دیکھا تو حیران رہ گیا کہ آپ کے اردگرد جنگل کے ہرن بیٹھے ہوئے ہیں۔ مگر جب اُنہوں نے مجھے دیکھا تو سب بھاگ گئے۔ حضرت نے فرمایا: اے حسن، آج تو نے کیا چیز کھائی تھی، حسن نے عرض کی حضور میں نے بھیڑ کا گوشت نان کے ساتھ کھایا تھا۔ حضرت نے فرمایا: تو نے اُن کی جنس کا گوشت کھایا ہوا تھا اس لیے وہ تجھے دیکھ کر بھاگ گئے ہیں۔ اسی دوران حضرت پر پھر حال غالب ہوا اور آپ کی زبان مبارک سے یہ بیت جاری ہوا۔

Marfat.com

دل زندہ می شود با اُمیدِ وصال یار
جان رقص می کند به سماعِ کلام یار

ترجمہ: دل یار کے وصال کی امید پر زندہ ہے اور روح یارِ ازلی کا کلام مبارک سننے کی وجہ سے رقص کناں ہے۔

آپ اسی حالت میں تین دن رات جنگل میں رہے۔ تیسرے دن حسن طبنی حضرت یحییٰ کبیرؒ کو واپس گھر لے آیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت یحییٰ کبیرؒ کسی راستے سے گزر رہے تھے۔ اس راستے میں شیرانیوں کی کچھ قبریں تھیں۔ ایک شیرانی کی روح نے حضرت یحییٰ کبیرؒ کی روح کے ساتھ ملاقات کی۔ حضرت نے فرمایا یہ قبر ''میر اہر'' کی ہے اور یہ حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی سہروردی کے مریدوں سے تھا۔ پھر حضرت یحییٰ کبیرؒ نے اس مرید کی قبر کو ظاہر اور واضح کیا کہ وہ دیکھنے میں قبر لگے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

نقل ہے کہ ایک دن اچانک ایک بزرگ درویش کامل الحال حضرت کی بارگاہ میں آیا اور اس نے کہا کہ اے خواجہ یحییٰ کبیرؒ میں تجھے ایک خزانہ دکھاتا ہوں۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ اُس درویش کے ساتھ روانہ ہو لیے۔ دریا کے کنارے پر پہنچ کر حضرت یحییٰ کبیرؒ وضو کرنے میں مشغول ہو گئے۔ جب وضو کر کے فارغ ہوئے تو اس درویش کو نہ دیکھا۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ حیران ہو گئے کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوا۔ اب میں دریا سے

Marfat.com

کس طرح گزروں گا کیونکہ کشتی بھی موجود نہیں ہے۔ بس آپ اسی فکر میں تھے کہ ہاتف نے آواز دی، اے یحییٰ کیوں حیران ہو گیا ہے۔ تو اس دریا سے گزرے گا اور ہمارے خزانہ تک پہنچے گا۔ کیونکہ اُس خزانے تک وہی پہنچے گا جس میں چار چیزیں ہوں گی۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے عرض کی اے میرے مالک، اے میرے بادشاہ تو بہتر جانتا ہے کہ وہ چار چیزیں بندہ میں موجود ہیں یا نہیں۔ پھر رب تعالیٰ نے فرمایا کہ اے یحییٰ تجھ میں وہ چار چیزیں موجود ہیں یعنی کم کھانا، کم بولنا، کم سونا، اور مخلوق سے دور رہنا۔ یہ چار چیزیں فی الواقع تجھ میں ہیں۔ تو اس دریا میں سے گزر جا اور کچھ خوف نہ کر۔

حضرت یحییٰ کبیرؒ نے اس آواز کو سنا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر دریا میں اتر گئے۔ یہاں تک کہ جب دریا کے درمیان میں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک قلعہ ہے۔ آپ اس قلعہ کے قریب آئے پھر کیا دیکھتے ہیں کہ دروازہ اس قلعہ کا بند ہے۔ پھر آپ حیران ہو گئے اور عرض کی یا الٰہی تو نے دروازہ تک تو پہنچا دیا لیکن یہ دروازہ کھلتا نہیں ہے۔ اس میں کیا حکمت ہے۔ فرمان ہوا کہ بسم اللہ شریف پڑھو دروازہ کھل جائے گا اور اس کے اندر آ، تا کہ تو ہمارے خزانہ پر فخر کرے۔

جب حضرت یحییٰ کبیرؒ نے بسم اللہ شریف زبان مبارک پر جاری کی اسی وقت قلعہ کا دروازہ کھل گیا۔ جب حضرت اندر داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ خون کا دریا جاری ہے آپؒ اس سے ڈر گئے اور عرض کی یا الٰہی یہ کس کے خون کا دریا ہے۔ فرمان ہوا کہ ہمارے عاشقوں کے خون کا دریا ہے۔ جو ہماری عاشقی کا دعویٰ کرتے تھے۔ کوئی ایک بھی نہیں پہنچا آخر کار سب اپنی جان پر کھیل گئے۔ جب حضرت نے یہ سنا تو تکبیر

Marfat.com

پڑھی (اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد) اور دل میں خیال کیا کہ یہ فقیر سر دے گا۔ اب سر واپس سلامت نہیں لے کر جانا۔ ربّ ذوالجلال کی جانب سے فرمان ہوا: اے یحییٰ اکبیر تکبیر، تہلیل اور تمجید اس خون کے دریا میں پڑھ اور گزر جا کچھ خوف نہ کر۔ پھر اس فقیر نے آگے قدم رکھا اور اس خون کے دریا سے گزر گیا۔ جب اس جگہ پہنچا جہاں وہ خزانہ تھا تو میں نے نظر اس خزانہ پر کی اس خزانہ کی نہ کوئی حد تھی اور نہ کوئی انتہاء تھی اگر میں اس خزانۂ باطنی کی شان بیان کروں تو سو ہزار کتابیں بن جائیں گی وہ خزانہ اتنی شان والا ہے کہ اس کی صفت بیان کرنا ممکن ہی نہیں ہے۔ پھر فرمان ہوا کہ اے یحییٰ واپس ہو جاؤ۔ پس میں اس مقام سے واپس ہوا پھر میں نے اپنے پروردگار کا شکر ادا کیا الحمد اللہ حمداً کثیراً۔ واللہ اعلم بالصواب۔

منقول ہے کہ ایک دن قوم لودیان، سروانیان، نیادیان، صوریان اور شیرنیان اور غرغستان اور اس کے علاوہ کچھ عام لوگ اور دو ہزار کے قریب مریدین حاضر تھے کہ حضرت کی بارگاہ میں محفل سماع کا انعقاد ہوا۔ حضرت کے ہاں اُس دن سات سو 700 بھیڑیں ذبح کی گئیں کہ مہمان بہت زیادہ ہو گئے تھے۔

حضرت یحییٰ کبیرؒ نے بلال الناج کو فرمایا کہ اپنے بھائیوں کو کھانا کھلاؤ اور مہمانوں کی تعظیم کرو۔ مہمانوں کے سامنے طعام لا کر رکھا گیا۔ تمام مہمانوں نے خوب جی بھر کر کھایا اور سیر ہو گئے۔ بلال کو مہمانوں نے کہا کہ کپڑا لاؤ تا کہ ہم اس کے ساتھ اپنے ہاتھ صاف کریں کیونکہ ہمارے ہاتھوں پر چربی لگ گئی ہے۔ بلال نے جواب دیا

Marfat.com

کہ ہم بھی شیخ کے سفرہ (دسترخوان) ہیں اور اپنی چادر اور قمیض پیش کی۔ تمام مہمانوں نے اپنے ہاتھ بلال کی چادر اور پیراہن سے صاف کر لیے۔ بعد ازاں بلال نے ان مہمانوں کے ہاتھ بھی دھلائے۔

کچھ دیر بعد حضرت یحییٰ کبیر تشریف لائے تو آتے ہی نظر بلال کی طرف کی اور فرمایا: اے بلال تیرے کپڑوں پر میں چربی دیکھتا ہوں۔ بلال نے عرض کی کہ اے شیخ آپ کے مہمانوں نے مجھ سے سفرہ طلب کیا میں نے ان کو کہا کہ میں بھی تو شیخ کا سفرہ (دسترخوان) ہوں۔ تو ان سب نے ہاتھ میرے اوپر ملے ہیں۔ پس حضرت یحییٰ کبیرؒ نے بلال کو دعا دی اور فرمایا: آج سے تیری اور میری اولاد ایک ہی جانی جائے گی (یعنی تو میری آل کی مانند ہے) اور قیام قیامت تک رہیں گے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کے کرم سے کسی وقت بھی بھوکے اور پیاسے نہیں رہیں گے:

منقول ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی خاص راتوں میں سے ایک رات حضرت یحییٰ کبیرؒ بیٹھے عبادت میں مشغول تھے۔ آپ کے غلاموں نے چراغ جلا کر آپ کے پاس رکھ دیا تھا اور آپ اُس کی روشنی میں قرآن مجید فرقان حمید کی تلاوت فرما رہے تھے۔ آپ کے ساتھ تمام قریبی دوست احباب بھی بڑی دلجمعی اور اطمینانِ قلبی کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ یکدم ہوا کے جھونکے نے جلتے ہوئے چراغ کو بجھا دیا۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے یہ دیکھ کر ایک آہ بھری اور زار وقطار رونے لگے۔ مریدوں نے عرض کی اے ہمارے شیخ! یہ رونا کس وجہ سے ہے۔ حضرت یحییٰ کبیر نے فرمایا: اے

Marfat.com

میرے بھائیو یہ چراغِ محبت جو میرے دل میں جلا ہوا ہے، خوف آیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ غیر کی محبت کی ہوا آئے اور اُسے بجھا دے۔ میں اِس خوف کی وجہ سے جو میرے دل میں آیا، کی وجہ سے رو دیا ہوں۔ پھر آپ نے یہ شعر پڑھا:

نزدیکان را پیش بود حیرانی
ایشان دانند سیاست سلطانی

ترجمہ: حیرانی اللہ کے مقرب بندوں کے سامنے ہوتی ہے کیونکہ یہ ہستیاں حقیقی بادشاہی کے اسرار دھند سے واقف ہوئے ہیں۔ (رباعیاتِ ابوالخیر)

اور اتنے روئے جو تحریر میں نہیں آ سکتا۔ کیونکہ آپ عشق الٰہی کی آگ میں جلے ہوئے تھے۔

منقول ہے کہ حضرت یحییٰ کبیرؒ سے ایک درویش نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا میں درویش اور فقیر ہوں۔ اُس نے کہا کہ درویش دنیا میں بہت کم ہیں۔ کیونکہ وہ خود کو شیخ تصور کرتا تھا اور اُس پر غصہ بھی غالب تھا۔ حضرت اُس کی حقیقت سے آگاہ ہو گئے۔ آپؒ نے فرمایا میں نہ تو شیخ ہوں اور نہ ہی شیخی کا دعویٰ کرتا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ جل وعلا کی بارگاہ کے فقیروں میں سے ایک فقیر ہوں۔ اس نے کہا تم مجھے کوئی کرامت دکھاؤ نہیں تو میں تمھیں کرامت دکھاؤں گا۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے اُس کی طرف دیکھا اور فرمایا: دوستو! یہ درویش بے ایمان اور بے مروت مرے گا۔ الغرض اس درویش نے ایک مسواک جو کہ وہ اپنے سر

Marfat.com

میں کسی مقام پر رکھے ہوئے تھا اپنے سر سے نکال کر غصے سے حضرت یحییٰ کبیرؒ کو دے ماری۔ وہ مسواک حضرت یحییٰ کبیرؒ سے خطا ہوگئی یعنی اس سے حضرت کو کوئی نقصان نہ ہوا اور وہ حضرت کے جوتے کے قریب جا پڑی۔

حضرت نے مسواک اُٹھائی اور واپس اس کی طرف پھینک دی جو اُس کے سر میں لگی اور وہ بیہوش ہو کر گر پڑا۔ ایک پہر بیہوش پڑا رہا۔ جب ہوش میں آیا تو پھر کہنے لگا میں تم کو کرامت دکھاتا ہوں نہیں تو تم مجھے کرامت دکھاؤ۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا کہ میں کرامت نہیں دکھاتا، تو جو کرامت رکھتا ہے دکھا۔ اے جھوٹے مدعی کیوں ڈینگیں مارتا ہے۔ جب اُس نے یہ لفظ آپ کی زبان مبارک سے سنے تو غصے سے قریبی پہاڑی کی چوٹی پر چلا گیا اور کہا: دیکھو میں شیخ ہوں اور میں اپنے آپ کو پہاڑ سے گراتا ہوں، میں مروں گا نہیں۔ یہ کہہ کر اُس نے اپنے آپ کو پہاڑی سے گرادیا۔ جونہی گرا ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ کوئی ہڈی جسم کی سلامت نہ رہی۔ اس پر حضرت یحییٰ کبیرؒ نے یہ بیت پڑھا:

خداوندا تو دانای ضمیری
بظن حسن خلقانم بگیرد
بہشتی کرد لطف مشرکان را
بہ دوزخ بر قہرت زاہدان را

ترجمہ: اے میرے پروردگار میرے باطن کو تو خوب جانتا ہے۔ اچھے گمان اور

Marfat.com

ظن کے ساتھ میں تیری مخلوق کے ساتھ معاملہ کرتا ہوں۔ مشرک بھی تیرے کرم سے بہشت میں جاسکتے ہیں اور تیرا قہر زاہدوں کو بھی دوزخ میں ڈال سکتا ہے۔

پھر فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ ایمان نہ عطا فرمائے وہ کس طرح سعادتِ ایمان نہیں پاسکتا۔ پس چاہیے کہ انسان ہر لحظہ، ہر لمحہ اور ہر گھڑی اُس کی ناراضگی سے ڈرے۔ کیونکہ ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے۔ اپنے آپ کو کمینوں میں سے جانو اور کمتر تصور کرو۔ اللہ تعالیٰ تمام مومن بھائیوں کو اپنے فضل اور کرم سے ایمان کے ساتھ رکھے اور ایمان پر خاتمہ فرمائے (آمین)

منقول ہے کہ حضرت رسالت پناہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خواجہ یحییٰ اکبیر کو فرمایا: اے خواجہ کبیر اللہ تعالیٰ جل وعلا نے جو طوق نور تیری گردن میں عطا فرمایا ہے۔ وہ طوق آٹھ زنجیروں سے بنا ہوا ہے۔ ایک زنجیر میرے ہاتھ میں ہے اور ایک زنجیر شاہ مرداں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں ہے۔ ایک زنجیر حضرت خواجہ خضر صلواۃ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ ایک زنجیر ابو اسحاق گاذرونی کے ہاتھ میں ہے۔ ایک تیرے پیر احمد سلطان کے ہاتھ میں ہے اور ایک زنجیر خواجہ اسماعیل سربتی کے ہاتھ میں ہے۔ ایک زنجیر خواجہ اسماعیل دہلوی کے ہاتھ میں ہے اور ایک زنجیر سیّد احمد کبیر کے ہاتھ میں ہے۔ یہ آٹھ ہستیاں خاصان بارگاہ الٰہی ہیں اللہ تعالیٰ جل وعلا کی توفیق سے موافق ہیں اور یکتائے روزگار ہیں۔ تم کسی وقت بھی غمگین نہ ہو، خوش وخرم رہا کرو۔ اگر کوئی کام دینی یا دنیاوی مشکل آپ کو درپیش ہوتا ہے یہ

Marfat.com

سب ہستیاں حاضر ہو جاتیں ہیں اور ان کی برکتوں سے تمہارا کام پورا ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

منقول ہے کہ جب حضرت یحیٰ کبیر ؒ کی شہرت زیادہ ہوئی اور دنیا میں آپ کا نام پھیلتا گیا اور اس بابرکت شہرت کی خبر حضرت خواجہ یعقوب کو پہنچی۔ تو اُنہوں نے کہا کہ کیا ہو گیا جو ایک غرغستی (قبیلہ) تمام غرغستائیوں میں طہارت اختیار کرنے کی وجہ سے پہچانا جا رہا ہے۔ کیا اس طرح سے کوئی شیخ طریقت بن جاتا ہے۔ یہ بات خواجہ یعقوب کے بیٹے عبدالرحمان نے سنی تو اُس نے اپنے والد کو کہا کہ اے والدِ گرامی ہم نے تو اس طرح سنا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ کے بندے ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں جیسا کہ حق تعالیٰ جل وعلا عزاسہ جل ذکرہ نے اپنے پاک کلام قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے ﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ...... الآية﴾۔ یہ سن کر خواجہ یعقوب نے اپنے بیٹے کو کہا کہ پھر پہلے تم جاؤ اور خواجہ یحیٰ کبیر ؒ کی بزرگی اور کرامت دیکھ کر اپنی رائے کے مطابق مجھے لکھو۔ تاکہ پھر میں بھی تمام اہل وعیال کے ساتھ حضرت کی قدم بوسی سے مشرف ہوں۔ اِس بات پر وہ اور اُن کے سب قریبی متفق ہو گئے۔ عبدالرحمان نے سفر اختیار کیا اور حضرت یحیٰ کبیر ؒ کی خدمت میں پہنچ کر اُن سے ملاقات کی۔

وہ چند روز حضرت کی بارگاہ میں رہے اور آپ کی بزرگی کا بہ غور مطالعہ کیا اور

Marfat.com

خوب سوچ بچار کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ آپ ایک مردِ کامل ہیں، صرف ویسے ہی شہرت نہیں۔ یہ شہرت حق پر مبنی ہے۔ پھر انہوں نے اپنے والد کی طرف خط لکھا کہ بزرگی اور کرامت حضرت یحییٰ کبیرؒ کی میں نے کلی طور پر معلوم کرلی ہے اور دیکھ لی ہے۔ آپ کی شان ایسی ہے جیسے سورج کی کرنیں تمام جہان میں آشکار ہوتی ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ جتنے بھی کوہ سلیمان کے اردگرد اولیاء کرام موجود ہیں آپ اُن سب پر غالب اور فوقیت رکھتے ہیں۔ لہٰذا جونہی میرا خط آپ تک پہنچے، آپ تشریف لے آئیں اور اس بات میں ذرا بھی شک نہ کریں جو میں لکھ رہا ہوں، یہ حق بات ہے۔ واللہ عالم بالصوب۔

منقول ہے کہ پیر احمد سلطان قدس اللہ سرہٗ العزیز حضرت یحییٰ کبیرؒ کے پہلے مرشد تھے۔ اُنہوں نے حضرت کے والد کو فرمایا تھا کہ میں نے تیرے باقی بیٹوں کو ایک دانا اور بلند پرواز شہباز کے حوالہ کیا ہے۔ جو تیرے قریبی رشتہ دار اور بہو بیٹیاں ہیں اُن کو بی بی مائی (یعنی یحییٰ کبیرؒ کی اہلیہ) کے حوالہ کیا ہے۔ ان دوسروں کے متعلق فکرمند نہ ہو۔

اب میں حضرت یحییٰ کبیرؒ کے کچھ مریدین کے اسماء یہاں درج کرتا ہوں:

(۱) شیخ داؤد طبینی (۲) عیسیٰ بزرگ دوتانی (۳) عیسیٰ خورد دوتانی (۴) حسن طبنی جو کہ حضرت صاحب کے ہم راز بھی تھے (۵) تورک دوتانی (۶) مولانا سیّد ایوب حسنی (۷) مولانا خلیل برادر ایوب (۸) مولانا اشرفی مؤذن حسن جو کہ

Marfat.com

حضرت کے بھانجے تھے (۹) شمس الدین سروانی (۱۰) میلی نیدی سروانی (۱۱) جلال سروانی (۱۲) زکریا لودھی (۱۳) مکی کرانی یہ شخص حضرت کے لنگر خانہ کا خدمت گذار تھا لنگر خانے کے تمام امور اس کے حوالے تھے (۱۴) خلیل کرانی (۱۵) رکن الدین میانی (۱۶) مولانا علاء الدین (۱۷) خیر الدین گاذر (۱۸) ابدال نساج (۱۹) شادی بختیار (۲۰) حسن بختیار (۱۲) خانہ بختیار (۲۲) سمد بختیار (۲۳) برادرم توری بختیار (۲۴) علی لاغر (۲۵) احمد (۲۶) کلائی (۲۷) دانا (۲۸) مالک یہ چار شخص بھائی تھے اور قوم ان کی سروانی تھی (۲۹) غذر مجازی (۳۰) شیخ اسماعیل سربنی (۳۱) کالونی یرجانی یہ سب حضرت کے خادم تھے۔

منقول ہے کہ ایک بزرگ شیخ ملہی نام کا حضرت یحییٰ کبیرؒ سے کدورت رکھتا تھا۔ اس کدورت وعداوت کا سبب یہ تھا کہ خواجہ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے اُسے فرمایا! خدا تعالیٰ جو تیرے پاس نعمت بھیجیں وہ تیری اور جو میرے پاس آئیں وہ میری ہوں گی۔ شیخ ملہی نے اس بات کو قبول نہ کیا اور اس نے کہا کہ اے یحییٰ کبیرؒ غرغستان کے لوگ تیرے ہیں اور سروانیان میرے ہیں۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا کہ سروانیان کی تو تجھے اجازت ہے ہی جا میں غرغستان کی بھی تجھے اجازت دیتا ہوں۔ جو تیرے پاس آئیں تیرے ہیں اور جو میرے پاس آئیں وہ میرے ہیں۔ لیکن شیخ ملہی نے یہ بات بھی قبول نہ کی اور اسی طرح عداوت جاری رکھی۔

ایک بار کچھ سروانی لوگ اکھٹے ہو کر آئے اور حضرت یحییٰ کبیرؒ کے دست حق

Marfat.com

پرست پر بیعت ہو گئے۔ شیخ ملہی کو بہت برا تو لگا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کی عداوت کو مقہور کر دیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے۔

الغرض مخلوق شیخ ملہی کی طرف کم آتی اور نذرانہ بھی کوئی نہیں لے کر جاتا تھا۔ شیخ ملہی کے پیر ابو سمرقندی تھے۔ اُنہوں نے شیخ ملہی کو خط لکھا کہ کافی عرصہ ہو گیا ہے تمہاری طرف سے کوئی خبر اور پروانہ نہیں پہنچا تمہارا کیا حال ہے۔ تو نے ہمیں کیوں فراموش کر دیا ہے۔ شیخ ملہی نے اپنے پیر کی طرف عرضی لکھی اور اس طرح عرض گذار ہوا کہ کوہ سلیمان میں ایک درویش کامل الحال ظاہر ہو چکا ہے۔ جس کا نام یحییٰ کبیرؒ ہے اور وہ مخدوم جہانیاں سہروردی اور سید جلال شاہ بخاری سہروردی (اُچ) کا مرید ہے۔ وہ اپنی رہائش کوہ سلیمان میں رکھتا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے کامل بندوں کی عادت مبارک ہوتی ہے کہ وہ اپنے حال کی بدولت شبِ جمعہ کو نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ شیخ ملہی بھی حاضر ہوا، اُس نے دیکھا کہ حضرت یحییٰ کبیرؒ سید المرسلین ﷺ کی دائیں جانب بیٹھے ہوئے تھے اور شیخ سلیمان جو کہ شیخ ملہی کے والد اور درویش کامل تھے، وہ حضور کے بائیں جانب بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس نے جب یہ دیکھا کہ خواجہ حضرت یحییٰ کبیر آپ سرکار کے دائیں جانب بیٹھے ہیں تو دیکھتے ہی واپس ہو گیا۔ اُس کے باپ نے شیخ ملہی کو کہا: اے ملہی واپس نہ ہو۔ کیونکہ آپ ﷺ سے منہ پھیرنا صحیح نہیں۔ اور حضرت یحییٰ کبیرؒ تیرے ساتھ کوئی عداوت نہیں رکھتے۔ یہ بات شیخ ملہی کے باپ

Marfat.com

نے اسے تین مرتبہ کہی لیکن شیخ ملہی واپس نہ آیا۔ اس کے باپ نے کہا اے شیخ ملہی اگر تو واپس نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کی بارگاہ سے جاتا ہے تو پھر اپنا سر سلامت نہیں لے جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہی دونوں شیخ ملہی فوت ہو گیا۔ لوگوں میں مشہور ہو گیا کہ شیخ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے اپنی کرامت سے شیخ ملہی کو مارا ہے۔ حضرت نے شیخ ملہی کے قریبیوں کو فرمایا کہ میرے ساتھ عداوت نہ رکھو کیونکہ شیخ ملہی کو میں نے نہیں بلکہ شیخ ملہی کے والد نے اپنی کرامت سے مارا ہے۔ اگر بات کو تم سچ نہیں سمجھتے تو تم سب لوگ جمع ہو کر مولانا تاج الدین اور حضر خلیل سے پوچھو اور جو کچھ وہ کہیں اس پر سچا یقین کرو۔ یہ کیفیت مولانا تاج لدین اور حضر خلیل پر بھی ظاہر تھی۔ یہ دونوں حضرات فقیہہ بھی تھے۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا کہ شمس الدین سروانی بھی انہی سے ہے کہ اس کو بھی یہ بات معلوم ہے کہ میں نے جو کچھ بھی کہا ہے، جھوٹ نہیں کہا۔ شمس الدین سروانی بھی حضرت یحییٰ کبیرؒ کا مرید تھا اور صاحبِ حضوری تھا۔ اس کو یہ کیفیت معلوم تھی کہ شیخ ملہی کی عداوت بغیر کسی وجہ کے ہے اور اُس نے بے پرواہی کی ہے۔

منقول ہے کہ حضرت یحییٰ کبیرؒ موسم گرما میں مع اہل و عیال کوہ سلیمان سے اوپر والے علاقہ میں چلے جاتے۔ ایک دفعہ جب اوپر والے مقام میں پہنچے تو آپ کو ایک جگہ بہت پسند آئی وہ جگہ بارونق اور ہری بھری تھی۔ وہاں زیتون کے درخت بہت زیادہ اور سایہ دار تھے۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے اپنے مریدوں کو فرمایا اگر اس مقام میں گوشت اور پانی کا بندوبست ہے تو ہم کچھ عرصہ کے لیے یہاں قیام پذیر ہو جاتے

Marfat.com

ہیں۔ مریدوں نے عرض کی کہ یا شیخ اس جگہ کہیں بھی پانی نہیں ملتا۔ پانی والا نالہ خشک ہو چکا ہے۔ جب نماز ظہر کا وقت ہو گیا اور آپ نے نماز ادا کرنے کا ارادہ کیا مگر پانی کی کم یابی کی وجہ سے وقت تنگ ہو گیا۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ کھڑے ہو گئے اور اس خشک نہر کی طرف تشریف لے گئے۔ مسواک آپ کے ہاتھ میں تھی۔ آپ نے بسم اللہ شریف پڑھ کر وہ مسواک ایک پتھر پر ماری۔ اُس پتھر سے پانی جاری ہو گیا۔ وہ پانی میٹھا اور خوش ذائقہ تھا۔ چشمہ اِس طرح جاری ہوا کہ اب قیامت تک اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان عظیم سے خشک نہیں ہو گا۔

منقول ہے کہ حضرت یحییٰ کبیرؒ ایک قبیلہ مندوخیلان میں آئے ہوئے تھے۔ یہ لوگ بٹنی قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ اس قبیلہ کے سردار کا نام احمد تھا۔ حضرت اس کے قبیلہ میں کچھ وقت کے لیے تشریف لائے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک جوان لڑکی ہے جو بچوں کو دین کی تعلیم دے رہی ہے۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ کی نظر کیمیا اُس پر پڑ گئی۔ اُس کا نام فاطمہ بی بی تھا۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے واپس آ کر اس بی بی کے والد کو پیغام بھیجا کہ فلاں لڑکی کا رشتہ ہمیں دے دیں۔ بچی کے والد نے کہلا بھیجا کہ آپ بزرگ یعنی بڑی عمر کے ہیں، اگر اپنے بیٹے صدر الدین کے لیے طلب کریں تو مجھے یہ رشتہ منظور ہے۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا: مجھے اس کا رشتہ دے دیں کیونکہ میرا اور اس بچی کا رشتہ لوح محفوظ میں لکھ دیا گیا ہے۔ اُس بچی کے باپ نے کہا: مجھے دکھا دیں تب میں مانوں گا۔ حضرت نے اُس کو دکھا دیا جو کچھ لوح محفوظ میں لکھا ہوا تھا۔ چنانچہ اُس نے اپنی بچی کا نکاح حضرت کے ساتھ کر دیا اور وہ حضرت کی اہلیہ بن گئی۔ آپ اُس کو اپنے گھر لے

Marfat.com

آئے۔

جوانی میں حضرت یحییٰ کبیر ہمیشہ شادی سے انکار کرتے تھے۔ پھر معاملہ اس طرح ہوا کہ ایک مرتبہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی آپ نے فرمایا اے یحییٰ نکاح کیوں نہیں کرتے۔ حضرت نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکاح کی طرف رغبت نہیں رکھتا۔ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلتَّحِیَّۃُ وَ ثَنَّا نے فرمایا: جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ وہ جنت میں جائے تو وہ نکاح کرے اور اپنی اس حدیث پاک کو دہرایا ''اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیسَ مِنِّیْ'' نکاح کرنا میری سنت ہے اور جو میری سنت سے رُوگردانی کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ اور ارشادِ الٰہی ہے ﴿ فَانْکِحُوا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنیٰ وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ﴾ پس نکاح کرو تم اُن عورتوں سے جو تمہیں اچھی لگیں دو دو، تین تین، چار چار۔ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح فرمایا اور حضرت نے سنا تو بیدار ہوتے ہی نکاح کے متعلق جستجو شروع کر دی اور چار عورتوں سے نکاح کیا۔ اُن چاروں میں سے ایک فاطمہ بی بی تھیں۔

اوّل بیوی نیک بخت جس کا نام مبارک بستر زینب تھا، اُن کا تعلق شیرانی قبیلے سے تھا۔ دوسری بیوی جس کا نام حستم سیل تھا، آپ بٹنی قوم سے تھیں اور حسن صور کی بیٹی تھی۔ تیسری بیوی مندوخیل قبیلہ سے تھیں، اُن کا نام فاطمہ بی بی تھا اور چوتھی بیوی سروانیان قوم کی تھیں اور خیلان قبیلہ سے تعلق رکھتی تھیں اس سے کوئی اولاد نہیں ہوئی

Marfat.com

تھی۔ باقی تینوں بیویوں سے اولاد ہوئی ہے اور حضرت کی اولاد قیام قیامت کو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے (لواء الحمد) کے نیچے ہوگی اور عاجز اور رسوا نہیں ہو گی۔ اور عرش کے سایہ میں ہوگی۔

(اے الٰہی صدقہ حضرت یحییٰ کبیرؒ کے خاندان کا ہم گنہگاروں کے دین دنیا کے کام پورے فرما! امین بجاہ النبی الامین)

آپ کی ایک کرامت منقول ہے کہ ایک دن حضرت یحییٰ کبیرؒ نے ایک نیک بخت جس کا نام غلام حضرت تھا اس کو بلایا۔ جب وہ نیک بخت آیا اور مکمل ادب کے ساتھ دست بستہ کھڑا ہو گیا اور عرض کی کہ حکم فرمائیں۔ حضرت نے فرمایا کہ روٹی کے ٹکڑوں سے ثرید بنی ہوئی ہے۔ اسے لے اور ایک فقیر عاجز جو سات دنوں سے فاقے سے ہے اور بیت المقدس میں پڑا ہوا ہے اس کو یہ روٹی پہنچا کر واپس آجا۔ اس نیک بخت نے ثرید پکڑی اور ہاتھ کوہ سلیمان تک لمبا کیا اور وہ روئی فقیر کو پہنچا دی۔ پھر حضرت یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا ایک کاسہ نہر کے پانی سے بھر کر بھی اس کو دے کیونکہ تو نے اس کو پانی نہیں پلایا اور پھر میرے پاس آ۔ پس نیک بخت چلا گیا اور کاسہ لکڑی کا پانی سے بھر کر اُس فقیر کو دے دیا۔ پانی پلا کر پھر حضرت کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کھڑا ہو گیا۔ آپؒ نے اس کو فرمایا اے نیک بخت جوان مردوں کا کام یہی ہے۔ اے ربّ العالمین ہمیں حضرت یحییٰ کبیر کے خاندان اور خادموں کے صدقے عزت و توقیر عطا فرما۔ اور ہم غریبوں کے دینی اور دنیاوی کام خیریت کے ساتھ پورے فرما۔ صدقہ نبی

Marfat.com

پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

منقول ہے کہ ایک دن حضرت یحییٰ کبیرؒ مسجد میں اپنے یار دوستوں، اور مریدوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ اُنہیں تفسیر زاہدی سے وعظ ونصیحت فرما رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور اُن تمام حضرات پر سلام کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ اے آنے والے کہاں سے تشریف لائے ہو۔ اس نے کہا خراسان کے علاقہ سے آیا ہوں اور مجھے حضرت خواجہ مودود چشتی کے بیٹیوں (اولاد) نے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ کوہ سلیمان میں ایک درویش کامل ظاہر ہو چکا ہے اس کا پتہ لگاؤ اور اُس سے ہمارے چند اشکالات کا حل پوچھو۔ اُن کا نام یحییٰ کبیرؒ بتایا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر کسی درویش یا شیخ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اتنا علم حاصل ہو کہ جتنے درخت کوہ سلیمان میں چھوٹے بڑے موجود ہیں، تو کیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ درویش جس کا یہ مرتبہ ہے وہ کسی مرید وغیرہ کو طریقت کی کلاہ، شجرہ، خرقہ اور مقراض یعنی چراغ ہدایت دے۔

حضرت یحییٰ کبیرؒ نے جواباً فرمایا کہ جس درویش کا یہ مرتبہ ہو اُس سے کلاہ، شجرہ وغیرہ لینا جائز نہیں ہوگا۔ جب اس شخص نے حضرت یحییٰ کبیرؒ کی زبان مبارک سے یہ جواب سنا تو وہ واپس خراسان لوٹ گیا۔ اور اپنے پیر کے سامنے حضرت یحییٰ کبیرؒ کا جواب سنایا۔ اس پیر نے اپنے مرید کو دوبارہ بھیجا کہ کوہ سلیمان واپس جاؤ اور پوچھو کہ یا حضرت اگر کسی بزرگ کو اتنا قرب حاصل ہو کہ جتنے درخت کوہ سلیمان میں سایہ دار ہیں اور مقام گرما میں جتنے درخت موجود ہیں ان سب کا علم اسے حاصل ہے تو اسے کسی

Marfat.com

دوسرے کے ہاتھ سے شجرہ، کلاہ، اور خرقہ ارادت لینا جائز ہے یا نہیں؟۔ وہ مرید صادق پھر حضرت یحییٰ کبیرؒ کے پاس آیا اور عرض کی کہ ہمارے پیر صاحب نے سوال کیا ہے کہ اگر کسی درویش کو اسطرح کا قرب حاصل ہے کہ اُس کو یہ بات معلوم ہے کہ موسم گرما میں کتنے درخت سایہ دار ہیں کیا اُس کے ہاتھ سے مذکورہ چیزیں لینا جائز ہے یا نہیں؟ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے جواباً فرمایا یہ کونسا مرتبہ مشائخیت ہے کہ اُس کے ہاتھ سے کلاہ وغیرہ لینا جائز ہوگا یا نہیں۔ وہ مرد مجاہد پھر خراسان میں اپنے پیر کے سامنے آیا اور کہا کہ خواجہ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا ہے کہ یہ کچھ مرتبہ نہیں ہے۔

اُس شیخ نے پھر اس مرید کو تیسری بار بھیجا اور کہا تو جا اور آپ سے پوچھ کہ اگر کسی درویش کو ایسا قرب ہے کہ خزاں کے موسم میں جتنے پتے کس قسم کے ہیں یہ سب اس کو معلوم ہو تو پھر اس کو جائز ہے کلاہ اور شجرہ دے یا نہ دے۔ وہ مرید پھر حضرت یحییٰ کبیرؒ کے سامنے کوہ سلیمان آیا اور اپنے پیر کا سوال عرض کیا۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا کہ یہ مرتبہ ہے درویش کا۔ کیونکہ اگر کسی درویش کو یہ مقام حاصل ہو جو کچھ دن میں گزرتا ہے، اس کو معلوم ہو۔ اور جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے وہ بھی درویش کو معلوم ہو، تب جا کر وہ کلاہ اور شجرہ دے، اگر اس کو یہ مقام حاصل نہیں تو پھر وہ گنہگار ہوگا۔ وہ مرید حضرت کا جواب سن کر واپس اپنے پیر صاحب کے پاس آیا اور پیر صاحب کو بتایا کہ حضرت فرماتے ہیں کہ یہ درویش ہے کہ اُس کو یہ قرب حاصل ہونا چاہیے۔

اُس شیخ نے جب یہ جواب سنا تو بڑا متحیر ہوا کہ یہ کوئی بڑی عظمت والا بزرگ کوہ

Marfat.com

سلیمان میں پیدا ہوا ہے۔ پھر اس کو کہو کہ میری یہ مشکل حل فرمائیں۔ جا کر پوچھو کہ کلاہ اور شجرہ، خرقہ، مقراض، عصاء دینا کس پر واجب ہے۔ وہ مرید پھر واپس کوہ سلیمان آیا اور حضرت کو عرض کی کہ میرے پیر ایسا فرماتے ہیں اور ارادت کا اظہار بھی کرتے ہیں۔

حضرت یحییٰ کبیر نے فرمایا کہ ارادت اور کلاہ، اور شجرہ وہ شخص دے اور اس وقت دے جسے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت ملی ہو اور آپ نے اُس کو خود بیعت کیا ہوا ہو۔ اُس مرید نے حضرت کا جواب سنا تو واپس اپنے پیر کے پاس آیا اور عرض کی کہ حضرت یحییٰ کبیرؒ فرماتے ہیں کہ جس درویش اور شیخ کو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرف اور ارادت سے اپنے ہاتھ مبارک پر مشرف کیا ہو اس کو جائز ہے کہ وہ خرقہ اور کلاہ دے اور ارادت (مرید) بھی کرے، وگرنہ جائز نہیں ہوگا۔ اگر کسی کو اِس قرب کی خبر نہیں یا حاصل نہیں تو وہ کلاہ اور خرقہ نہ دے، ورنہ دار بن میں گنہگار، رسوا اور ذلیل ہوگا۔

وہ شیخ خوش ہوئے اور کہا کہ آفرین حضرت کامل بزرگ بڑے ولی اللہ ہیں۔ اس شیخ کو حضرت یحییٰ کبیرؒ کے ساتھ محبت پیدا ہوگئی اور اسے جب بھی کوئی سلوک کا مسئلہ یا کتاب سے کوئی مسئلہ حاصل نہ ہوتا تو وہ قاصد کو بھیج کر اس کا حل حضرت سے طلب فرماتے حضرت قاصد سے اس کا حال پوچھتے اور پھر مسئلہ کا جواب با صواب عنایت فرماتے۔

Marfat.com

منقول ہے کہ ایک دن عبدالرحمان بغدادی جمعہ کے دن بغداد شریف کی جامع مسجد میں وعظ فرما رہے تھے۔ کئی دوسرے مشائخ بھی حاضر تھے۔ وعظ کے درمیان انہوں نے فرمایا کہ میں اولیاء کے درمیان اسطرح ہوں جیسے شہباز پرندوں کے درمیان ہوتا ہے۔ یہ بات عبدالرشید نامی درویش نے سن لی جو حضرت یحییٰ کبیرؒ کے مریدوں میں سے تھا اور اُسی وعظ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ جب عبدالرشید نے یہ بات عبدالرحمان کی سنی تو اپنے خرقہ کو اتار پھینکا اور کہا کہ تم نے اپنی زبان سے بہت بڑی بات کی ہے۔ تم منبر سے نیچے آؤ اور پہلے میرے ساتھ مقابلہ کرو پھر دعویٰ کرو۔ جب عبدالرحمان نے اس کی یہ بات سنی تو وہ متحیر رہ گیا اور کافی دیر تک نظریں اوپر نہ کیں اور عبدالرشید اپنی جگہ اسی طرح پہاڑ کی طرح قائم ودائم رہا۔

عبدالرحمان بغدادی منبر سے نیچے اتر آیا اور عبدالرشید کا خرقہ اٹھا کر اسے دیتے ہوئے کہا: عبدالرشید اپنا خرقہ پہن لے۔ عبدالرشید نے کہا اللہ کی قسم میں نے خرقہ تیری ایک بات کی وجہ سے اتارا ہے، اب اس کو نہ لوں گا اور نہ پہنوں گا۔ اولیاء میں شہباز ہونا بہت اونچی بات ہے، تم اسے ثابت کرو۔ پھر عبدالرشید نے بلند آواز سے کہا کہ اے فاطمہ بہشت سے کوئی چیز بھیج جو میں پہنوں۔ اسی وقت لطیف قسم کا خرقہ غائب سے حاضر ہوگیا وہ خرقہ ایسا خوبصورت تھا کہ اس کی مثل کسی شخص نے دنیا میں اس جیسا خرقہ نہیں دیکھا تھا۔ وہ فاطمہ، جسے عبدالرشید نے آواز دی تھی اُس کی فوت شدہ جنتی بیوی تھی۔ اُس نے عبدالرشید کو جنت سے خرقہ پھینکا تھا۔ عبدالرشید نے وہ لیا اور پہن لیا۔ جب عبدالرحمان نے اس معاملہ کو دیکھا تو حیران رہ گیا۔ اُس نے

Marfat.com

عبدالرشید سے پوچھا؟ تم کس کے مرید ہو عبدالرشید نے کہا میں حضرت یحییٰ کبیرؒ کا مرید ہوں جو کوہ سلیمان میں قیام پذیر ہیں۔ عبدالرحمان نے کہا کہ میں نے اُن کی بہت شہرت سنی ہے، اور جن باطنی دروازوں سے میرا گزر ہوتا ہے اور اولیاء اور مشائخ کی مجلس میں میں حاضر ہوتا ہوں وہاں میں ان کو پہلے ہی پیش پاتا۔

پھر اُس عبدالرحمان بغدادی نے اپنے دو ارادت مندوں کو بلایا اور کہا کہ تم کوہ سلیمان میں چلے جاؤ اور میری طرف سے حضرت یحییٰ کبیرؒ کو سلام پیش کرنا اور انہیں کہنا کہ میں یہاں آپ کے متعلق بہت سی باتیں سنتا ہوں لیکن وہ مقامات کہ جو اولیا اللہ اور مشائخ کرام کو عرش سے اوپر حاصل ہوتے ہیں جو کہ خاص مقام قربت میں رب کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں میں آپ کو اس مجلس اولیا میں نہیں دیکھتا۔ عبدالرحمان کے وہ مرید حضرت یحییٰ کبیرؒ کے پاس پہنچ گئے اور اپنے پیر کے پیغام کو حضرت کی بارگاہ میں پہنچایا۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا کہ ہاں عبدالرحمان سچ کہتا ہے کہ وہ ہمیں نہیں دیکھتا کیونکہ جو شخص نیچے مقام میں ہوتا ہے وہ اس شخص کو کیسے دیکھ سکتا ہے جو مقام مخدع میں ہے۔

مخدع ایک عظیم مقام ہے اس مقام سے اللہ تعالیٰ کے خاص بندے جو اس خاص مقام قرب میں ہیں شیروں کی طرح اس راستہ سے گزرتے رہتے ہیں۔ وہ شخص ان شیروں کو کس طرح دیکھ سکتا ہے جو نیچے دروازہ پر بیٹھا ہے۔ ان کا راہ گزر مقام مخدع ہے اور یہ مرتبہ انتہائی اکمل ترین مرتبہ ہے اور تم اس کی خبر نہیں رکھتے۔ ابھی تک تم

Marfat.com

دروازہ پر بیٹھنے والوں کے مرتبہ میں ہو۔فلاں روز فلاں مقام پر سبز کلاہ جو تمھیں عطا فرمائی گئی ہے وہ میں نے ہی اپنے ہاتھ سے تیرے سر پر رکھی تھی۔ کیونکہ مجھے حکم ہوا تھا کہ اے یحییٰ فلاں دن فلاں مقام پرؒ اپنے ہاتھ سے سبز کلاہ عبدالرحمان کے سر پر رکھو۔ یہ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کی پوشاک تمھیں عطا کی گئی ہے۔ہم کو حکم ہوا تھا کہ اے یحییٰ کبیرؒ تو اس کو پہنچا اور میں نے وہ پوشاک تم کو فلاں مقام میں پہنچا دی تھی۔

یہ سب باتیں حضرت یحییٰ کبیرؒ نے ان دو مریدوں کو بتائیں اور انہیں الوداع کیا۔ جب وہ مرید واپس اپنے پیر کے پاس پہنچے اور سب حالات سے خبر دی۔ عبدالرحمان کے دل میں حضرت یحییٰ کبیرؒ کی خدمت میں جانے کا شوق ابھرا اور وہ بغداد شریف سے روانہ ہوئے اور کوہ سلیمان میں تشریف لائے اور حضرت سے ملاقات کی۔

وہ مقامات اور دروازے جنکا ذکر اجمالی طور پر ہوا ہے وہ مقامات یہ ہیں۔

(1)۔مقامِ توبہ (2) مقامِ عبادت (3) مقامِ زہد (4) مقامِ رضاء (5) مقامِ شکر (6) مقامِ صبر (7) مقامِ محبت (8) مقامِ معرفت (9) مقامِ علم (10) مقامِ حلم (11) مقامِ تسلیم (12) مقامِ تعلیم (13) مقامِ تعلّم (14) مقامِ عنایت (15) مقامِ یقین (16) مقامِ تلقین (17) مقامِ ذکر (18) مقامِ تقویٰ (19) مقامِ توکل (20) مقامِ تفکر (21) مقامِ صفا (22) مقامِ سخا (23) مقامِ تصوف (24) مقامِ رجاء (25) مقامِ خشوع (26) مقامِ تواضع (27) مقامِ زاری (28) مقامِ شوق

Marfat.com

(29)مقامِ غربت (30) مقامِ کرم (31) مقامِ ہدایت (32) مقامِ خضوع (33)مقامِ خبر (34) مقامِ عظمت (35) مقامِ عظامت (36) مقامِ الطافت (37) مقامِ رفعت (38) مقامِ عصمت (39) مقامِ شہرت (40) مقامِ سیرت (41) سکوت (42) مقامِ رحمت (43) مقامِ حکمت (44) مقامِ قربت (45) مقامِ حیا۔

ہر وہ شخص جو اِن 45 مقامات سے خبر نہیں رکھتا اور اس کا عمل ان پر نہیں تو اس کا مرید کرنا اور ہاتھ دینا اور خرقہ وغیرہ دینا اس کے لیے جائز نہیں۔ اگر قیامت کے دن وہ اس نااہلی کے سبب سیاہ چہرہ ہو کر اٹھے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اس سے بیزار ہوں تو یہ بعید نہیں۔ بزرگوں اور مشائخ نے فرمایا ہے کہ جس نے یہ 45 مقام طے کیے ہیں اور ان کی خبر رکھتا ہے اس کو جائز ہے کہ بیعت کرے کیونکہ جسکو یہ مقامات حاصل ہونگے اس کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص حضور حاصل ہوگا۔

واللہ اعلم بالصواب۔

منقول ہے زمانہ سابقہ اور سچے دنوں میں حضرت یحییٰ کبیرؒ نے مکہ معظّمہ کی زیارت کا قصد کیا آپ کا گزر صحرا اور بیابان سے ہوا۔ شدت گرمی سے ریت اس جگہ کی اسطرح سرخ ہوگئی تھی جیسے تنور میں گرم کی ہوئی ہو یا جیسا کہ کوئی چیز بھنی جاتی ہے۔ جو شخص بھی قدم اُس ریت پر رکھتا تو اس کے پاؤں کا گوشت جل کر کباب ہو جاتا۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے اپنے خادموں کو فرمایا: اپنے قدم میرے قدموں پر رکھو

Marfat.com

تا کہ تم آرام سے سفر کرتے رہو۔ خادموں نے اپنے قدم حضرت یحییٰ کبیرؒ کے قدموں پر رکھے اس طرح صحرا طے کیا اور وہ امن اور سلامتی میں رہے۔

من العشق جان به مرفا حرف

ما نظر العين غير كم اقسم باالله و اياته

ترجمہ: عشق سے یعنی عشق کی آگ کی حرارت سے میرا قلب اور جان جل گئے۔ نہیں ہے میرا مطمع نظر سوا تیری ذات کے اللہ کی قسم اور قرآن کی قسم۔

حضرت کی عظیم کرامت! حضرت یحییٰ کبیرؒ کا دل مبارک منہ سے باہر نکل کر گر پڑا تھا۔ آپ کا دل اسطرح چھنی ہو چکا تھا جیسے پرون ہوتا ہے۔ بعض مریدوں نے آنکھوں سے دیکھا تھا کہ جب حضرت یحییٰ کبیرؒ کا سانس باہر نکلتا تو جگر کی جلن کا دھواں باہر آتا تھا جیسے بھنے ہوئے گوشت کی بو ہوتی ہے۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے نصیحت کی تھی کہ جب میں اس دنیا کے قید خانے سے چھٹکارہ پا جاوٴں تو تم میرے دل کو میرے ساتھ دفن کر دینا چنانچہ جب آپکا وصال ہوا تو پاک جامہ میں لپیٹ کر آپ کے ساتھ دفن کر دیا گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

منقول ہے کہ حضرت یحییٰ کبیرؒ ایک مرتبہ قبیلہ خیلان میں آئے ہوئے تھے آپ کے مریدوں میں سے ایک نے آپ کی مہمانی کی دعوت کی ایک فربہ بھیڑ کو ذبح کیا گیا۔ جب کھانا تیار ہو گیا تو انہوں نے حضرت یحییٰ کبیرؒ کو بلایا کہ حضور تشریف لائیں کھانا دسترخوان پر پہنچ چکا ہے۔ آپ جب دسترخوان پر بیٹھے تو وہ گوشت جو موٹا

Marfat.com

اور اچھا تھا وہ حضرت کے سامنے رکھا گیا۔ آپ نے دو نوالے اٹھا کر کھائے اور ہاتھ کھانے سے روک لیا۔ دراصل آپ نے یہ کام یعنی کھانے کی دعوت کو قبول کرنا اور تھوڑا اس لیے کھایا کہ میزبان کی دلجوئی ہو جائے۔ وہ میزبان بڑی حسرت سے بولا اے شیخ یہ جتنی مشقت میں نے اٹھائی ہے یہ صرف آپ کے لیے اٹھائی ہے۔ آپ کیوں تناول نہیں فرماتے۔ حضرت یحیٰی کبیر نے فرمایا: اے پیارے! ہم سواری پر سوار ہیں جب ہم اس کو ہاتھ سے چھوڑ دیں گے تو یہ اپنی مرضی سے چلے گی اور ہمیں گرا دے گی جس سے ہماری ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی، بہتر یہی ہے کہ اس کی لگام ہم اپنے ہاتھ میں اور کھینچ کر رکھیں تا کہ وہ ہمیں گرا نہ سکے۔ ہمیں اسی قدر رکھانا پسند ہے تا کہ ہمارا نفس جو ایک سواری کی مانند ہے۔ جیسا کہ عارف رومی فرماتے ہیں:

نفس ما را کمتر از فرعون نیست
لیک او را عون و ما را عون نیست

لہٰذا اس کا کمزور ہونا بہتر ہے تا کہ یہ ہمیں گرا نہ سکے۔ اِس کا کمزور اور ٹوٹا ہوا ہونا بہتر ہوگا تا کہ یہ نفس جو جھوٹا مدعی، دشمن ہے ہم پر راہ نہ پا سکے۔ یاد رکھ جب سواری کو تو چرائے گا اور موٹا کرے گا، تو اے میرے بیٹے وہ تجھے گرا کر تیرے ہاتھ پاؤں کی ہڈیاں توڑ دے گی۔ یہ جھوٹا مدعی کذاب دشمن اپنے پاس ذرا سی بھی اچھائی نہیں رکھتا۔

تمام مریدوں نے بھی تین دنوں تک کچھ نہیں کھایا اسی طرح کہ ذوق اور شوق میں رہے۔ وہ بھی مالک حقیقی کے فراق میں سرگردان تھے کہ کسی طرح مالکِ حقیقی کا

Marfat.com

وصل حاصل ہو۔ تیسرے دن حضرت یحییٰ کبیرؒ اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹے اور نماز اور اطاعت میں مشغول ہو گئے۔

اسی طرح حضرت یحییٰ کبیرؒ ایک دفعہ کوہِ یُنی کے اوپر تشریف لے گئے تین دنوں تک وہاں کوئی آبادی اور قبیلہ کو نہ پایا۔ مریدوں کے دل تنگ ہو رہے تھے اور بھوک سے نڈھال ہو رہے تھے۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا: اے بھائیو تم سے کسی بھائی نے کوئی چیز کھانے کی چھپا رکھی ہے۔ اس وجہ سے ہمیں کھانے کو کوئی چیز نہیں مل رہی۔ جب ڈھونڈا گیا تو ایک مرید کے پاس سے نمک ملا جو اُس نے ذخیرہ کیا ہوا تھا، جب اس نمک کو پھینکا گیا تو کچھ دیر بعد قبیلہ خیلان میں پہنچ گئے اور وہاں مہمان ہوئے۔ ان قبیلہ والوں نے اور دوسرے لوگوں نے اتنے مویشی نذرانہ کیے کہ مریدوں سے حساب میں نہیں آ رہے تھے۔ وہاں سماع بھی ہوا۔ تین دن تک موسیٰ خیل نے دعوت کی۔

تمام عمر حضرت یحییٰ کبیرؒ نے تجرید اور تفرید کو اختیار کیے رکھا۔ ایک ذرہ بھی دوسرے دن کے لیے ذخیرہ نہیں کیا۔ جو مرید ذخیرہ کرتا حضرت اس کو خانقاہ سے دور کر دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتماد اور اعتبار نہیں لہٰذا تم ہماری اِس جگہ سے باہر چلے جاؤ۔ تم اللہ تعالیٰ کے سوا کے طالب ہو جاؤ، اُس کو طلب کرو۔ اے طالب دل کی سیاہی کو دور کر اور صاف کر۔ چنانچہ جب مرید، اِن صفات سے متصف ہو جاتا پھر واپس حضرت کی بارگاہ چلا آتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

Marfat.com

منقول ہے کہ ایک دن حضرت پیر قانون (کانو) سلطانؒ کو اُن کے والد نے فرمایا کہ جس طرح تمہارے بھائی داؤد اور محمود زراعت کا کام کرتے ہیں تو بھی جا اور زراعت کا کام کر۔ مریدین کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے پیر سلطان نے اپنے باپ کی اس بات کو قبول نہیں کیا۔ معاملہ بھی کچھ اسطرح تھا کہ اس سال زراعت وغیرہ کرنے کی باری بھی پیر سلطان کی تھی۔ زراعت کرنے کا وقت آگیا اور لوگوں نے اپنی اپنی زمینوں کی تیاری شروع کر دی اور کھیت کو درست کرنے میں لگ گئے حتیٰ کہ بیج بونے کا وقت آ گیا۔ بونے کے لیے لوگ بیج بھی اپنی زمینوں پر لے گئے۔ پیر سلطان کے مزارعوں نے بھی اپنی زمین کو درست کیا اور پیر سلطان بھی اپنا بیج سواری پر رکھ کر لے گئے۔ رات کا وقت ہو گیا سب لوگوں نے اسی جگہ رات گزاری۔

جب صبح ہوئی تو وہ لوگ کیا دیکھتے ہیں کہ اس کھیت میں جہاں بیج ڈالنا تھا فقیروں کی ایک جماعت پہنچ گئی۔ انہوں نے لوگوں سے بھیک مانگی، سوال کیا لوگوں نے اپنے تخموں سے ان کو تھوڑا تھوڑا تخم دے دیا اور انہوں نے ان فقیروں کو کہا کہ پیر قانون سخی مرد ہے تم ان کے پاس جاؤ وہ تمھیں بہت کچھ دے گا بہت خیرات دے گا۔ وہ پیر احمد سلطان کے پاس آئے جہاں آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ اُن درویشیوں نے پیر قانون سے بھی سوال کیا کہ ہم نے اس جنگل میں رات بھوکے گزاری ہے ہمیں کوئی چیز کھانے کے لیے نہیں ملی آپ سے جتنا ہو سکتا ہے خدا کے لیے ہمیں اسب بیج سے دیں۔ جب حضرت پیر سلطان نے ان درویشیوں کی بات سنی تو جتنا بھی بیج زراعت کرنے کے لیے لائے تھے وہ سب کا سب ان درویشیوں کو دے دیا اور خود اس کھیت

Marfat.com

اور زمین سے چلے گئے اور دل میں ملتان شریف جانے کا ارادہ کر لیا اور ملتان شریف کی طرف چل پڑے۔

وہ لوگ جو بیج بونے کے لیے زمینوں پر آئے ہوئے تھے واپس گھر آ گئے اور پیر قانون کے والد صاحب کو سارا قصہ سنایا کہ اسطرح معاملہ ہوا۔ جو بیج آپ نے زراعت کے لیے دیا تھا وہ تو پیر قانون نے درویشوں کو دے دیا ہے۔ حضرت پیر قانون کے والد کا نام شیخ امین تھا اُنہوں نے جب یہ بات سنی تو بہت سخت پریشان ہوئے اُنہیں یہ بات ناگوار گزری۔ کچھ عرصہ بعد تمام لوگ اپنی اپنی فصلوں اور کھیتوں کو دیکھنے کے لیے آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ پیر سلطان کے کھیت میں بہترین قسم کی گندم پیدا ہو چکی ہے۔ وہ سب حیران اور ششدر رہ گئے کہ اس میں تو بیج بھی نہیں ڈالا گیا تھا لیکن یہ اچھی گندم کیسے پیدا ہو گئی۔ بہر حال انہوں نے آپس میں کہا کہ اس گندم کی کچھ مقدار ہم اکھاڑ کر شیخ امین کے پاس لے جائیں اور انہیں دکھائیں۔ وہ لوگ فصل سے گندم کے کچھ پودے اکھیڑ کر شیخ امین کے پاس لے آئے اور کہنے لگے یہ سبز گندم ہم تمھاری زمین سے اکھیڑ کر لائے ہیں۔ شیخ امین نے انہیں کہا کہ تم مجھ سے مذاق کرتے ہو۔ ان سب نے کہا کہ اللہ کی پناہ ہم مذاق نہیں کر رہے، سچ کہہ رہے ہیں۔ تب شیخ امین کو پتہ چلا کہ میرا بیٹا پیر سلطان ایک خدا رسیدہ بندہ ہے اور یہ اُس کی کرامت ہے کہ بغیر تخم کے فصل پیدا ہو گئی ہے۔

پھر شیخ امین نے پیر قانون کو ڈھونڈنا شروع کر دیا کہ وہ اب کہاں ہے۔ اس کا

Marfat.com

کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ ایک دن ایک شخص شیخ امین کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ ہم نے احمد سلطان کو ملتان میں دیکھا ہے۔ شیخ امین نے ایک غلام ملتان بھیجا۔ کہ وہ قانون سلطان کا پتہ کرے اور اسے واپس اپنے والد کے پاس لائے۔ وہ ملتان گیا اور پیر سلطان کو ڈھونڈ کر واپس لے آیا۔ جونہی شیخ امین نے اپنے بیٹے کو دیکھا تو محبت کی وجہ سے اپنی بغل میں لے لیا۔ شیخ نے تمام لوگوں کو کہا کہ جو کچھ تم لائے ہو سب کا سب پیر قانون کے حوالے کر دو۔ ہم نے آج سے یہ عہد کر لیا ہے کہ آج کے بعد پیر قانون جو کرنا چاہے، کرے۔ دتی کچھ ہو گا جو یہ چاہے گا۔

کچھ عرصہ بعد پیر سلطان مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں کئی سال رہے اور سات حج اکبر ادا فرمائے۔ وہیں وہ حضرت ابو اسحاق گازرونی کے مرید ہو گئے پھر واپس گھر آئے اور بہت مشہور ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ان کے خاندان کا بلوچ لوگوں کے ساتھ کوئی جھگڑا ہو گیا جس پر ان بلوچوں نے حضرت کے ساتھ لڑائی کی اور آپ کے دو بیٹوں کو شہید کر دیا۔ ایک کا نام رعنا اور دوسرے کا نام دھودا تھا۔ دونوں مرتبہ شہادت پر پہنچ گئے۔ اس کے بعد بلوچوں نے جتنی اُن کے پاس طاقت تھی سب استعمال کی کہ حضرت کو شہید کر دیں مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ کچھ بلوچ حضرت کی اہلیہ مبارک کی طرف بڑھے جنکا نام بی بی مائی تھا۔ جب وہ کمینے آپ کے گھر کے قریب پہنچے تو اللہ تعالیٰ جل وعلا شانہٗ کے حکم سے زمین پھٹ گئی اور وہ بی بی صاحبہ زمین میں غائب ہو گئیں اور پردہ پوش

Marfat.com

ہوگئیں۔آپکی چادر کا ایک کنارہ زمین سے باہر رہا اس کے بعد سب نے شہادت پائی تو ان کی قبروں سے کرامات کا ظہور ہونے لگا۔ بہت سے اندھے، لنگڑے اور عیب دار لوگ آتے اور ان ہستیوں کے روضوں کی خاک سے فیض یاب ہو جاتے۔

ایک دن حضرت خواجہ یحییٰ کبیر حضرت پیر قانون کے مقبرہ کی زیارت کے لیے آئے۔آپؒ پیر قانون کے روضہ میں داخل ہوئے اور سلام کیا ''اسلام علیکم اے جملہ سرداروں کے سردار''۔ روضہ مبارک کے اندر سے آواز آئی وعلیکم السلام اے جملہ سرداروں کے غلام۔آپ اِس جگہ رہیں اور خدمت کرنے کو لازم پکڑیں اور مجاوری کرتے رہیں۔اور فرمایا: جس وقت کوئی پیر سلطان کو یاد کرے گا تمام دینی اور دنیاوی کام پورے ہو جائیں گے۔اے خواجہ یحییٰ کبیر جان لو، تیرا گریبان اور میرا گریبان ایک ہے۔کوئی بزرگ تجھ سے اوپر نہیں ہوگا۔جس شخص کو تو عطا فرمائے گا اسی کو دیا جائے گا اور جسکو نہیں دوگے اس کو نہیں دیا جائے گا۔اور جو کچھ ہم نے تجھے دیا ہے اور کسی کو نہیں دیا اور نہ ہم دیں گے ہر وہ شخص جو تیرا ہاتھ پکڑے گا گویا کہ اس نے دست مبارک حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکڑا ہے۔اس کی حاجات اور مقصود پورا ہو جائے گا۔ہم نے تم کو ولایت کوہ سلیمان سونپی ہے اور تمھارے حوالے کی ہے وہاں کے لوگ بہت گمراہ ہیں ان کو راہ ہدایت دکھاؤ تا کہ وہاں کے لوگ راہ راست پر آجائیں۔اور گمراہی کو چھوڑ دیں۔جب حضرت یحییٰ کبیرؒ نے پیر سلطان سے اسطرح کی بشارت پائی تو کوہ سلیمان کی طرف روانہ ہوگئے۔

Marfat.com

الٰہی! اپنے فضل وکرم سے، حضرت یحیٰی کبیرؒ اور پیر سلطان کے صدقے لکھنے والے اور پڑھنے والوں تمام کے دینی اور دنیاوی کام پورے فرما اور خاتمہ بالخیر فرما۔

حضرت خواجہ یحیٰی کبیرؒ کی شان والاصفات میں چند اشعار اس طرح ہیں۔

دیدم شب و روز شوقت بی نظیر
نہ بینم در جهان کس چون یحییٰ کبیر
روز و شب شوق توام آنچنان
چونکه در وقت موسیٰ زاهدان
سر نهادند در دَر گوهر شریف
چون دیدند فضلش نهادند تشریف
دین و دنیا یافت از حق وصول
هم که کار او برآید یا حصول
درمیان مشایخ و علمای
ذات پاك چون ماه تابان
صفت اولیا کرده است
ذکر شان در قرآن فراوان است
وصف او در زبان نمد
هر چه گویم هزار چند ان است

Marfat.com

خواستم تا زبد یگی گویم
گفتش نیابد تا چه میگویم
هاتف انے غیب سخن آمد
با وجود ملوث گناه
یا پاگان امیکن وائے گمراه
ای خداوند خاکپایش کن
بیرین بزرك تو خود پارسا لائق کن
فتن معروف است او چی گویم
وصف آنذات پاك پاگان جویم
عجز تفصیر بندگی جویم
می نخواهم که زان بشمانم
گر قبول که افتدس عجب نمود
وصف او لارمنش به احسان بود
بر قبول امید حضرت او
روز شب زیرپای دربان او
و گشت ازای هرکه بنده

ا- جہاں میں نہ کوئی دوسرا حضرت یحییٰ کبیر جیسا ہے اور نہ اُن کی مثل کوئی

Marfat.com

صاحبِ ذوق۔

۲-دن رات تیرے شوق میں ہوں میں اسطرح۔ جیسے حضرت موسیٰ وقت کے زاہدین۔

۳-سر رکھتے ہیں اس کی شرافت والی بارگاہ میں، جب دیکھی انہوں نے فضیلت تو عاجزی لائے۔

۴-دین دنیا کو بہتری حاصل ہوجائے۔ ابھی کام اس کے تمام پورے ہو جائیں۔

۵-علماء اور مشائخ میں حضرت اسطرح ہیں جیسے چمکنے والا چاند ہوتا ہے۔

۶-اولیا کے اوصاف ذکر کئے گئے ہیں، انکا ذکر قرآن میں بہت کثیر ہے۔

۷-اُن کے اوصاف کا بیاں زبان ادا نہیں کرسکتی، جو کچھ میں نے ذکر کیا ہے وہ بہت تھوڑا ہے، وہ اس طرح ہے جیسے ہزار کا بہت تھوڑا حصہ۔

۸-میں چاہتا ہوں کہ آپ کی ہر بات ذکر کروں، لیکن میرے پاس وہ الفاظ نہیں، کیا کروں۔

۹-مجھے ہاتف غیبی سے آواز آتی ہے تیرا اور کوئی کام نہیں بس یہی کام کرو۔

۱۰-اگرچہ جسم گناہوں میں ملوث ہو لیکن پاکوں کو یاد کرنے سے، اے راستہ سے بھٹکے ہوئے سالک، تو پھر راستے پر واپس آجائے گا۔

Marfat.com

۱۱- اے خدایا! مجھے ان کے پاؤں کی خاک بنا، تو مجھے اپنے اس برگزیدہ و پارسا بندے کے لائق کر دے (تا کہ میں اس کی بارگاہ مقبول ہو جاؤں)

۱۲- میں کیا کہوں اُن کی شان بہت اونچی ہے، الٰہی میں تیری پاک ذات کے مقرب اور پاکیزہ بندوں کے اوصاف تلاش کرتا ہوں۔

۱۳- عاجزی، کمی، اور غلامی ڈھونڈتا ہوں، میں نہیں چاہتا کہ اس سے مایوس ہوں۔

۱۴- اگر میں قبول ہو جاؤں تو مجھے تعجب نہیں ہوگا کیونکہ احسان اور مہربانی کرنا ان کریموں کی عادت ہے۔

۱۵- اے میرے حضرت! آپ کی بارگاہ میں قبولیت کی امید پر، دن رات آپ کے غلاموں کے زیر پا ہوں میں۔ (انتہائی عاجزی کے ساتھ)

منقول ہے کہ ایک عورت قوم ترنیان (ترین) کا بیٹا حج پر چلا گیا۔ جب سات سال کا عرصہ گزر گیا اور اُس کی کوئی خبر نہ آئی تو وہ عورت حضرت یحییٰ کبیرؒ کے پاس آئی اور عرض کی کہ حضرت میرا ایک بیٹا تھا وہ حج پر گیا، اب سات سال گزر چکے ہیں اس کی کوئی خبر نہیں مل رہی کہ وہ کہاں ہے۔ آپ یہ ارشاد فرمائیں کہ واپس آئے گا یا نہیں آئے گا۔

حضرت یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا! بی بی فکر مند نہ ہو، اطمینان رکھو، انشاللہ تین دنوں میں آجائے گا۔ وہ عورت اپنے گھر چلی گئی۔ تیسرے دن اس کا بیٹا حج سے واپس

Marfat.com

آ گیا۔ وہ عورت خوش ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اُس کا شکر بجالائی۔ پھر وہ حضرت یحییٰ کبیر کے پاس آئی اور آپ کی مرید ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کی برگزیدہ ہستی بن گئی۔ تمام تعریفیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور حمد ہے اس ذات پاک کی اس بات پر۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت یحییٰ کبیر ؒ مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ کے مریدین بھی جماعت کے لیے حاضر تھے۔ حضرت نے راہ سلوک کے مسائل اور اس سے متعلقہ چیزیں بیان کرنا شروع کر دیں۔ اسی ضمن میں صحابہ کرام کے درجات اور نبی پاک ﷺ کی رسالت کے متعلق گفتگو بھی فرمائی۔ ایک مولانا محمود مست سامنے بیٹھا تھا۔ اُس نے سوال کیا کہ آپ اپنے ایام سلوک کے کچھ واقعات سنائیں کہ جب آپ اس باطنی راستہ کو طے کر رہے تھے۔

حضرت نے فرمایا: اُن دنوں چند مرتبہ مجھے مراد حاصل ہوئی۔ ایک مرتبہ جب میں شہر ہری پور میں پہنچا اور ایک جامع مسجد میں رکا تو مجھے ایک تکلیف نے آلیا۔ وہ تکلیف ایسی سخت تھی کہ میں ہلنے جلنے کی طاقت بھی نہیں رکھتا تھا۔ ظہر کی نماز کا وقت ہوا تو مؤذن نے اذان دی اور مجھے کہا کہ نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ میں نے اسے کہا کہ میں کھڑا ہونے کی طاقت نہیں رکھتا۔ میں اسی طرح لیٹ کر نماز ادا کروں گا۔ وہ مؤذن بڑا بے رحم تھا کہنے لگا کھڑے ہو جاؤ اور میں کہتا تھا کہ میں تمھارے ساتھ لیٹ کر نماز ادا کروں گا۔ وہ دوڑتے ہوئے آیا اور مجھے پاؤں سے پکڑ کر گھسیٹا۔ اس مسجد کا نردبان میرے سر میں دے مارا، وہ نردبان ٹوٹ گیا اور میرے سر سے خون جاری

Marfat.com

ہو گیا اس وقت میں نے اپنی مراد کو دیکھا۔ کاش کہ میرا سر ہزار مرتبہ ٹوٹتا۔

دوسری بار میں کشتی میں سوار تھا کشتی کے ملاح نے مجھ سے کرایہ مانگا۔ میں نے اسے کہا کہ میرے پاس کرایہ نہیں ہے۔ اُس ملاح نے جب مجھے مارا، اس وقت بھی میں نے اپنی مراد کو پایا۔ ملاح ہر دفعہ جب مجھے مارتا تھا میں آگے سے ہنستا تھا۔ اس نے کہا کہ تو احمق تو نہیں۔ اچانک ایک مچھلی نے پانی سے اپنا منہ باہر نکالا اور کہا اے ملاح درویش کو مصیبت میں نہ ڈال اس کا کرایہ مجھ سے لے لے۔ جب ملاح نے مچھلی کی طرف دیکھا تو پانچ دینار اس کے منہ میں تھے۔ یہ دیکھ کر وہ لرزنے لگا اور اس کے جسم میں اتنی طاقت نہ رہی کہ وہ مچھلی کے منہ سے پانچ دینار لے لیتا۔ اس کا ہاتھ اسی وقت خشک ہو گیا۔ وہ ملاح میرے قدموں میں گر گیا اور زاری کرنا شروع کی میں نے اسے کہا کہ تیرا جو حق ہے لے لے۔ باقی دینار اللہ تعالیٰ کا خزانہ ہے ان کو واپس دریا میں پھینک دے۔ اس ملاح نے ایک دینار پکڑا اور باقی چار دینار دریا میں پھینک دیے۔ اس کا ہاتھ فوراً درست ہو گیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حکایت ہے کہ ایک شخص جس کا نام بختیار تھا، وہ حضرت یحییٰ کبیرؒ پر ہنستا رہتا اور مذاق کرتا رہتا تھا۔ وہ کہتا کہ یہ کیسا بزرگ ہے اور کیسی اس کی کرامتیں ہیں۔ ایک دن وہ حضرت یحییٰ کبیرؒ کے پاس آیا اور کہا کہ اگر تو بزرگ ہے اور کرامتیں رکھتا ہے تو مجھکو بزرگی اور کرامت دکھا تاکہ میں تیری بزرگی کو آزماؤں۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا کہ فلاں جگہ پر ایک غار ہے اُس غار میں ایک درویش بیٹھا ہوگا تجھ پر وہ بزرگی اور

Marfat.com

کرامت کھولے گا۔حضرت کے حکم کی تکمیل کرنے کے لیے بختیار خان اس غار میں چلا گیا۔جب غار کے اندر داخل ہوا تو دیکھتا ہے کہ اس غار میں بہت بڑا سانپ موجود ہے اس سانپ نے اپنا سر باہر نکالا اور ڈسنے کے لیے حملہ کیا۔بختیار خان خوف سے بھاگا اور اُس کا آزار کھل گیا اور پیشاپ نکل گیا۔وہ حضرت یحییٰ کبیرؒ کے پاس آیا،توبہ اور معذرت کی اور حضرت کا مرید ہو گیا۔واللہ اعلم الصوب۔

ایک سپاہی جس کا نام ترکی تھا اس نے کہا کہ یحییٰ کبیر کہتا ہے کہ وہ سیّد بخاری، بڑا بزرگ، صاحب نعمت ہے اور کرامتیں دکھاتا ہے۔میں اس کے پاس جاؤں گا اور اس کو دیکھوں گا۔جاتے ہوئے وہ ایک چھری آستین میں بھی چھپا کر ساتھ لے گیا کہ اگر وہ شیخ سچا ہے، بزرگی اور کرامت رکھتا ہے تو اس کو میری پوشیدہ چھری کا علم ہو جائے گا۔اگر اس نے چھری کو معلوم کر لیا تو میں ان کا مرید ہو جاؤں گا۔اگر چھری کو معلوم نہ کر سکا تو وہ شیخ نہیں ہے۔پھر میں اسی چھری سے اس کو قتل کر دوں گا۔اس میں کیا حرج ہو گا جو میں نے جو ایک غرغستی کو قتل کر دیا۔اس کے بدلے اگر مجھے کوئی دوسرا قتل کر دے گا تو پھر بھی کوئی حرج نہیں۔یہ ہنگامہ تو ختم ہو جائے۔وہ یہ باتیں دل میں رکھ کر حضرت یحییٰ کبیرؒ کے پاس آیا اور ملاقات کی۔حضرت نے اس کی طرف دیکھا اور چہرہ پھیر لیا۔اُس نے اعتراض کیا اس پر مریدوں نے عرض کی اے شیخ یہ ترک آپ سے ارادت کے لیے گوہل کے علاقہ سے سفر کر کے آیا ہے اس سے اعراض کرنے کا سبب کیا ہے۔حضرت یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا اے ترک دشمنی کے لیے آیا ہے یا محبت کے لیے۔اُس ترک نے کہا کے اے شیخ میری آپ سے کیا دشمنی ہے۔حضرت نے جواب

Marfat.com

دیا: اے ترک تیری دشمنی یہ ہے کہ تو نے اپنی آستین میں چھری یعنی خنجر چھپایا ہوا ہے۔ اس ارادے سے کہ اگر درویش کو معلوم نہیں ہوگا تو میں اسی خنجر کیساتھ اس کو ہلاک کر دوں گا اور خود بھی قتل ہو جاؤں گا۔ اور محبت تیری یہ کہ اگر چھری معلوم کر لی تو میں ارادت لاؤں گا یعنی اس کا ارادت مند بن جاؤں گا۔ جب حضرت یحییٰ کبیرؒ نے یہ بات کی تو اُس نے خنجر آستین سے نکال کر پھینک دیا۔ اور حضرت یحییٰ کبیرؒ کا سچا غلام بن گیا۔

اس ترک نے یہ سارا واقع ایک خط میں لکھ کر اپنے باپ کو بھیجا اور اس میں کہا اس قسم کا صاحب کمال بزرگ شاید ہمیں پھر نصیب نہ ہو لہذا آپ مع اہل وعیال تشریف لائیں۔ جونہی عریضہ پہنچا تو اس کا باپ مع اہل وعیال حاضر ہوا اور حضرت کی قدم بوسی کی اور تمام اہل وعیال اور تمام مویشی حضرت کی خدمت میں بہ طور شکرانہ پیش کیے۔ حضرت نے فرمایا: جا ہم نے تمھارے عیال اطفال کو آتش دوزخ سے آزاد کیا ہے۔ یہ بات سن کر اُس نے اپنے آدھے مویشی اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر کے مخلوق خدا کو کھلا دیئے اور آدھے مویشی واپس رکھ لیے۔ بعد ازاں انہوں نے حضرت کے خانوادہ سے بہت زیادہ محبت اور یگانگت کی کہ کل بروز قیامت بھی وہ حضرت یحییٰ کبیرؒ کے جھنڈے کے نیچے ہونگے۔

نقل ہے کہ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے ''فرمل'' کے علاقہ کی طرف سفر کیا۔ جب آپ ''فرمل'' کی ولایت میں پہنچے تو آپ کی ملاقات شیخ محمد سلیمان کے بیٹے کیساتھ ہوئی۔

Marfat.com

اُس نے کہا کے اے غرغشتی جتنا بھی زیادہ پانی ہو وہ پل کے نیچے سے ہی بہتا ہے (اس نے یہ حضرت کی باطنی دولت کے بارے میں کہا) حضرت یحییٰ کبیر نے جواب دیا: اے فرملی یہ اتنا پانی ہے کہ پل کے اوپر سے گزر جائے گا اور پل پانی کے نیچے رہ جائے گا اور اتنا اوپر جائے گا کہ اوپر جانے کی نہ کوئی حد رہے گی اور نہ کوئی انتہا رہے گی۔ اور نہ کوئی پل کے نیچے رہنے کی حد رہے گی اور نہ کوئی انتہا رہے گی کیونکہ تمام موجودات اس دریا کی موج میں ہونگی (اس دریا سے مراد نبی پاک ﷺ کے نور کا دریا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے) کیونکہ خود نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہے (انا من نور الله والعالم من نوری) پس ہر وہ شخص جو اس دریا میں غوطہ مارتا ہے (یعنی نور محمدی میں) اپنے آپ کو فانی بناتا ہے اور تمام موجودات کو اس دریا میں (یعنی اس نور والے دریا) کی ایک موج میں دیکھتا ہے۔ (یعنی نور محمدی ﷺ والا جو دریا ہے وہ اتنا وسیع ہے کہ تمام موجودات اس نوری دریا کی ایک موج میں آجاتے ہیں اور جو شخص اس نوری دریا میں فنا ہو چکا ہے وہ تمام موجودات کو اس موج میں دیکھے گا) اس مقام کو مقام روحانی اور ملکوتی کہتے ہیں اس لیے کہ اس مقام میں ابھی تک کثرت باقی ہوتی ہے۔ کیونکہ اصل عالم، عالم روحانی، عالم نورانی ہے۔ اگر کسی کی آنکھ دیکھنے والی ہے اور عقل وفہم رکھتا ہے تو یہ سب تجلیات عالم نورانی کا ظہور ہو رہا ہے۔

جیسے جب سورج کی شعاع ظاہر ہوتی ہے تو پوری تحقیق اور سختی کیساتھ ظاہر ہوتی ہے تو نورانی کرنوں اور نورانی تاروں کیساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ ان کو سورج کی کرنیں بھی کہتے ہیں اور سورج کی گرمی وحرارت بھی کہتے ہیں۔ وہ شعائیں تمام اشیاء میں بٹ

Marfat.com

ہوئی ہیں اور اشیاء پر چمک رہی ہوتی ہیں اور سورج کا فیض ہر شئی پر پہنچتا ہے۔ اس فیض آفتاب کی وجہ سے میوہ جات میں رنگ، بو، مزہ، ذائقہ حاصل ہوتا ہے (یہاں پر حضرت نے محسوس کی مثال یعنی سورج کی مثال سے باطنی مسئلہ روحانیت کو بیان کیا تاکہ باطنی مسئلہ کو ظاہری چیز سے آسانی سے سمجھا جاسکے جسکی مثال کے بعد اب روحانی مسئلہ کی وضاحت کی طرف آتے ہیں) پس معلوم ہوگیا جو عالم روحانی کی نسبت عالم نورانی کی طرف اسی قسم کی ہے تو پھر روح اس رشتہ (رشتہ اصل میں اس دھاگہ کو کہتے ہیں جسمیں موتی پروئے جاتے ہیں) نور کی وجہ روح کے ساتھ اس عالم نورانی کے نور کا اتصال ہوتا ہے۔ جس سے وہ روح تمام نورانی اوصاف کے ساتھ موصوف ہو جاتی ہے اور پھر اسی نور کے اتصال کے سبب سے وہ روح دیکھتی ہے اور سنتی ہے۔ سننے دیکھنے کے علاوہ دوسری صفات بھی اس سے ظاہر ہوتی ہیں۔

لیکن ان صفتوں کا ظہور اس بات پر موقوف ہے کہ روح کا اتصال جسم خاکی کیساتھ ہو کیونکہ جو مظہر بھی ہے اس کا حصول ہے کہ مرکبات اور مفردات ہیں (یعنی اس کے ظہور کے لیے محل مرکبات یا مفردات میں سے کوئی نہ کوئی چیز ہوگی) جب تک جسم خاکی کیساتھ اتصال اور پیوستگی نہیں ہوگی صفت کا ظہور بھی نہیں ہوسکتا جیسا کہ آدمیوں کو صفتوں کا مظہر دیکھا جاتا ہے۔ بہر حال عالم روحانی میں زیادہ تقریر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ محل اس روحانی بحث کا نہیں۔ دوسرا بات لمبی ہو جائے گی۔ (وانا اقوال کما قال سیدی وسندی فداہ روحی وقلبی حضرت سخی سلطان باہو رضی اللہ تعالیٰ درزبان فارسی ومقولہ ھذا۔ (سبحان اللہ زاجسام عناصر خاکی

Marfat.com

بیزار مظہر ظہور آثار جلال و جمال ......الخ) جب حضرت یحییٰ کبیرؒ اس جگہ پر پہنچے تو آپ کی زبان حق ترجمان پر یہ بیت جاری ہوگیا۔

گر تو جوی اندر عنان
خود را بکن در خود نہان
ھم جملہ ھستی خویش در اں اندر
آن گہ رسی عین الیقین

(۱) اگر تو عین عیان کا طالب ہے تو پھر تو اپنے آپ کو آپنے آپ میں پوشیدہ کر دے یعنی فنا کر دے۔

(۲) کیونکہ حقیقی ہستی تیری تیرے اپنے اندر ہے۔ اس وقت تو مرتبہ عین الیقین کو پہنچے گا۔ (اور مرتبہ علم الیقین سے گزر جائے گا)

پھر حضرت یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا: اے عزیز جان لو کہ اگر تو چاہتا ہے تمہیں باطنی حقیقت اور باطنی معنی کی اگاہی حاصل ہو اور تو ظاہری اشیاء میں اسے پائے۔ تو تجھے چاہیے کہ تو پہلے اپنے آپ کو فنا کر دے۔ اپنے وجود ظاہری کو خاطر میں نہ لا۔ جب تجھ کو یہ مرتبہ حاصل ہو جائے گا تو پھر اس وقت تو ذات مطلق واجب الوجود کے نور متعلق کے انوار کا مظہر بن جائے گا اور تیرے اوپر اس وجود حقیقی کا پرتو پڑے گا جس وجود حقیقی کے سبب سے تمام موجودات کا وجود باقی ہے اور قائم ہے

اسی کو روح اضافی بھی کہتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی قدر ہے

Marfat.com

﴿فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوحِیْ﴾ اور اس حقیقت کو نور محمدی ﷺ بھی کہتے ہیں کیونکہ ذات مصطفی ﷺ اسی مقام کا پوشیدہ راز ہیں۔(کما بین ھذا مسلۃ علماء الربانین والعارفین اعنی شیخ محی الدین شیخ ابن اکبر عربی، و مجدد الف ثانی شیخ احمد سرھندی، امام عبدالوھاب شعرانی رحمہم اجمعین)۔آپ اٹھارہ ہزار عالم کا خلاصہ ہیں اور مقصود ہیں۔اس لیے کہ آپ ابوالروح ہیں جیسا کہ آپ ﷺ نے خود فرمایا(اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَ الْعِالَمُ مِنْ نُوْرِیْ)۔جو سالک اس ہستی میں پہنچ جاتا ہے تو عارف کا کامل ہو جاتا ہے۔کیونکہ وہ ذات پاک جل جلالہ کی معرفت وہ اس کی صفتوں سے حاصل کرتا ہے پھر وہ ان صفتوں کو اپنے اندر پاتا ہے(اس وقت کامل عارف بن جاتا ہے) جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا﴿ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ﴾ جب سالک تمام صفات باری تعالیٰ کے ساتھ اپنے آپ کو موصوف اور متصف دیکھتا ہے تو عارف محقق ہو جاتا ہے اور پختہ یقین والا ہو جاتا ہے واللہ اعلم بالصواب۔

منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت یحییٰ کبیرؒ تبریز کے علاقہ کی طرف تشریف لے گئے۔آپ ایک صحراء میں سے گزرے وہاں کھانے کو کچھ نہ ملتا تھا۔درختوں کے پتوں سے جو کچھ مل جاتا اس پر اکتفا کرتے۔اچانک قضائے ربی سے ایرانیوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے۔اس صحراء میں ان کے قبیلے رہتے تھے۔وہ لوگ اپنی بھیڑ بکریاں اور اونٹ چراتے تھے۔انہوں نے حضرت یحییٰ کبیرؒ کو پکڑ لیا اور اپنے قبیلے میں لے آئے۔آپ کو باندھ دیا اور حضرت کو بہت مارا۔پھر انہوں نے حضرت کا خرقہ مبارک

Marfat.com

کھینچا اور کہا کہ اگر یہ سچا ہوگا تو اس کا خرقہ آگ میں نہیں جلے گا اور ہم اِس کو چھوڑ دیں گے۔ اگر اس کا خرقہ جل گیا تو پھر ہم اس کو قتل کر دیں گے۔ اُنہوں نے آپس میں یہ بات طے کر لی۔ پھر انہوں نے آگ جلائی اور آپ کا خرقہ مبارک اُس میں ڈال دیا۔ قدرت خدا کی کہ آگ نے خرقہ کا ایک ذرہ بھی نہیں جلایا۔ یہ دیکھ کر اُنہوں نے حضرت یحییٰ کبیرؒ کو چھوڑ دیا۔

حضرت یحییٰ کبیرؒ اس جگہ سے آگے روانہ ہوئے اور استر آباد کے علاقے میں جا پہنچے۔ آپ کو کمزوری کی وجہ سے بہت زیادہ تکلیف ہوئی اور مشقت اٹھانا پڑی۔ جب آپ شہر کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ وہاں چند انار کے درخت تھے۔ آپ ان درختوں کے سایہ میں کچھ آرام کرنے کے لیے ٹھہر گئے۔ ابھی کچھ وقت ہی گزرا تھا کہ ان درختوں کا مالک آ گیا۔ درخت انار کے پھلوں سے بھرے ہوئے تھے کیونکہ موسم پھل دینے کا تھا۔ اس مالک نے حضرت کو کہا کے اے درویش اس انار کے درخت کے نیچے سے دور ہو جاؤ ورنہ میں تم سے سختی سے پیش آوں گا۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا کہ میں دور ہو گیا لیکن مجھے اس کی حرکت سے کوئی رنج نہ ہوا کیونکہ میں بغیر اجازت اس کے درختوں کے سایہ میں بیٹھا تھا۔ آپ نے فرمایا مجھے معاف کرنا۔ اس نے کہا لگتا ہے تو انار توڑنے کی نیت سے یہاں آیا تھا کہ انار توڑوں گا اور کھاؤں گا۔

حضرت نے فرمایا کہ مجھے انار کھانے کا لالچ نہ تھا بلکہ میں تو سورج کی گرمی سے بچنے کے لیے سایہ کے نیچے بیٹھا ہوں۔ میں کمزور جسم والا ہوں اس لیے سورج کی تپش

Marfat.com

برداشت نہیں کرسکتا۔اس بد بخت نے حضرت کا ہاتھ پکڑا اور کھینچ کر دھوپ میں بیٹھا دیا۔حضرت سخت عاجز ہوکر رہ گئے آپ کو یہ طاقت بھی نہ تھی کہ اس جگہ سے اٹھ کر کہیں اور جگہ چلیں جائیں۔

اچانک اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس جگہ پر جہاں آپ (دھوپ میں) پڑے تھے انار کے درختوں نے اپنی شاخوں کو لمبا کر کے حضرت یحییٰ کبیرؒ پر سایہ کر دیا۔جب اس درختوں کے مالک نے یہ نظارہ دیکھا کہ درختوں کی شاخوں نے حضرت پر سایہ کر دیا ہے اور اپنی جگہ سے دراز ہوگئی ہیں تو وہ یہ دیکھ کر آپ کے پاؤں میں گر پڑا اور حضرت سے معذرت کی اور معافی مانگی۔پھر حضرت کو اپنے گھر لے گیا اور آپکی مہمان نوازی کی۔اس کا نام احمد تھا وہ آپ کی توجہ سے حق کی تلاش میں مشغول ہوگیا۔واللہ اعلم بالصواب۔

منقول ہے اور ''تاریخ زھیری'' میں بھی آیا ہے کہ آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش کو تقریبا 62 لاکھ 85 ہزار سال ہو گئے ہیں۔اس مدت دراز کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے چار زمانوں میں تقسیم فرمایا ہے۔پہلا قرن 24 لاکھ 18 سال تھا۔اس قرن میں بادشاہی خاص دیوان کی تھی۔دوسرا قرن 18 لاکھ 25 ہزار سال کا تھا۔اس قرن میں بادشاہی پریوں کی تھی۔تیسرا قرن 12 لاکھ 24 ہزار سال کا تھا اس قرن میں بادشاہی خاص مرائیشان کی تھی اور چوتھا قرن 8 لاکھ 17 ہزار سال کا تھا اس قرن میں خمیر حضرت پیارے آدم علیہ السلام کا تیار ہوا۔اس کے بعد حضرت آدم کے ہیکل مبارک میں روح

Marfat.com

پھونکی گئی۔ اور حکم ہوا کہ اے آدم علی نبینا علیہا الصلواۃ والسلام بہشت میں تم دونوں ساکن ہو جاؤ۔ پیارے آدم ہزار سال تک بہشت میں رہے۔ مشیت الٰہی نے جب دست مبارک اُٹھا لیا تو پھر بہشت سے اتارے گئے اور دنیا میں تشریف لے آئے۔ کیونکہ مقام تولد اور تناسل یہی دنیا مقرر ہو چکا تھا۔

اس طرح کہتے ہیں کہ حضرت آدم اور حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان دو ہزار ۲ سال کا فرق تھا۔ پھر پیارے حضرت نوح علیہ السلام اور پیارے حضرت ابراہیم علی نبینا علیھما الصلواۃ والسلام کے ایک ہزار ۴ سو سال کا فرق تھا۔ اور درمیان حضرت ابراہیم علیھا الصلواۃ السلام اور حضرت موسیٰ علیھا الصلواۃ السلام 500 سال کا فرق تھا اور درمیان حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیھما الصلواۃ السلام 1000 ہزار 150 سال کا فرق تھا اور درمیان حضرت پیارے عیسیٰ اور پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے 600 سال کا فرق تھا۔ حضرت آدم سے ہمارے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ٹوٹل 6 ہزار 4 سو 29 سال کا فرق ہوا۔

حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت مبارکہ سے اب تک 900 سو 72 سال ہو چکے ہیں۔ واللہ اعلم بالصوب۔ یہاں تک ایک تاریخی معلومات تھی جس کا فائدہ تھا، سو لکھ دی۔

یہ بات حکایت کی گئی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت مخدوم جہانیاں سہروری کو (خواب میں) فرمایا: ایک پختہ اینٹ پڑی ہے جو کہ حضرت خضر علیہ السلام

Marfat.com

کے ہاتھ مبارک کی ہے۔ وہ اینٹ حضرت خضر نے ایک زاہد کے لیے پختہ بنائی گئی تھی کہ وہ زاہد دریا کے کنارے پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں رہتا تھا۔ ایک دفعہ اُس زاہد نے وضو کیا ابھی فارغ ہوا ہی تھا کہ اس کا پاؤں کسی کے پاخانے سے آلودہ ہوگیا۔ اس پر زاہد کو فکر لاحق ہوئی کہ اب کس طریقے سے پاؤں کو پاک کیا جائے۔ اس وجہ سے حضرت خواجہ خضر صلوات اللہ علیہ وہ اینٹ پختہ کر کے لائے تھے۔ وہ اینٹ اب فلاں مقام پر مدفون ہے۔ تم جاؤ اور اس اینٹ کو وہاں سے باہر نکالو اور یحییٰ کبیر کو کہو کہ آپ اپنے ہاتھ سے دریا کے بالائی مقام پر جہاں اب پانی رواں ہے اس کے فلاں مقام پر رکھ دے۔ اس سے دریا کے پانی کا رخ پھر جائے گا۔ اور تا قیامت پانی اسی جگہ تک رہے گا جہاں وہ اینٹ موجود ہوگی اس سے آگے تجاوز نہیں کریگا۔ حضرت مخدوم جہانیاں اچی سہروردی نے جو خواب دیکھا تھا ویسا ہی کیا کہ اولیا اللہ کا خواب مثل الہام ہوتا ہے۔ وہ اسی طرح کرتے ہیں جس طرح دیکھتے ہیں۔ چنانچے اس اینٹ کو جس مقام سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا اکھیڑ کر باہر لائے اور حضرت یحییٰ کبیرؒ کو فرمایا۔ اس اینٹ کو اپنے ہاتھ سے اٹھاؤ اور دریا کے فلاں مقام پر رکھو۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے عرض کی کہ اے مخدوم جہاں! وہ حضرت یحییٰ کبیرؒ کوئی دوسرا ہوگا میں اس شان کے لائق نہیں ہوں جو آپ بیان فرما رہے ہیں۔ حضرت مخدوم نے فرمایا: حضرت محمد مصطفیٰ کریم ﷺ نے تیری نشانی بتائی ہے کہ وہ روہیلہ (یعنی پہاڑوں کا رہنے والا) ہے اور اس کی زبان افغانی (یعنی پشتو) ہے۔ وہ کوہ سلیمان سے آیا ہے۔

Marfat.com

اسی واسطہ تمہیں کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تیری ٹھیک نشانی بتائی ہے۔ مجھے اس میں کچھ اختلاف نہیں۔ جلدی کرو، اور اِس کو اپنے ہاتھ سے اُس جگہ پر رکھو جہاں رسول مکرم ﷺ نے نشان دیا ہے اور فرمایا ہے۔ پس خواجہ یحییٰ کبیرؒ نے بسم اللہ شریف پڑھ کر وہ اینٹ اپنے ہاتھ سے اٹھائی اور اس مقام پر لائے جہاں رسالت پناہ ﷺ نے خواب میں مخدوم جہانیاں سہروردی کو نشانی دی تھی۔ آپ نے اس جگہ وہ اینٹ دریا کے کنارہ پر دفن کردی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ایسے مشغول ہو گئے کہ اپنی کوئی خبر نہیں رکھتے تھے۔

وہاں کسی وقت میں حضرت خضر علیہ السلام پہنچے اور کہا: اسلام علیکم اے یحییٰ کبیرؒ۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے جواب نہیں دیا۔ پھر خواجہ خضر علیہ السلام نے سلام کیا پھر حضرت یحییٰ کبیرؒ نے کوئی جواب نہیں دیا پھر تیسری بار سلام کیا۔ پھر حضرت یحییٰ کبیرؒ نے جواب نہیں دیا پھر چوتھی بار حضرت خضر علیہ السلام نے سلام کیا پھر حضرت یحییٰ کبیرؒ نے سلام کا جواب دیا: وعلیکم السلام اے خواجہ خضر۔ پھر خواجہ خضر علیہ السلام نے فرمایا اے یحییٰ تم نے جلدی جواب کیوں نہیں دیا۔ جبکہ سلام کا جواب دینا فرض کفایہ ہے۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا: اے خضر، میں عالم تحیّر میں اسطرح مشغول تھا کہ مثل تیرے سو ہزار خضر میری نظر میں آئے ہوئے تھے۔ واللہ اعلم بالصوب۔

یہ بات منقول ہے کہ ایک دن حضرت یحییٰ کبیرؒ بازار سمرقند میں تشریف لے گئے آپکی نظر مبارک ایک طبیب کی دکان پر پڑی جو کہ تکلیف اور مصیبت کے علاج کی

Marfat.com

ادویات اپنے سامنے رکھ کر بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ اس طبیب کی دکان کے سامنے کھڑے ہوگئے اور کہا اے طبیب میرے گناہوں کا بھی کوئی دارو آپ کے پاس ہے۔ جب طبیب نے یہ بات سنی تو اپنے سر کو جھکا کر خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔ اور کوئی جواب نہ دیا۔

اس وقت ایک درویش دیوانہ جو کہ اپنا رنج لے کر طبیب کے پاس آیا ہوا تھا کھڑا ہوگیا اور کہا اے حضرت یحییٰ کبیرؒ تیرے گناہوں کا علاج میں رکھتا ہوں۔ لیکن وہ دارو اور علاج کڑوا بہت ہے تو کھا نہیں سکے گا۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا اے دیوانے وہ علاج مجھے دے اگرچہ تلخ ہے، کوئی بات نہیں۔ اس درویش دیوانہ نے کہا اے حضرت یحییٰ کبیرؒ سچی درویشی کا آملہ لے اس میں صبر کا ہلیلہ، حلم کا بلیلہ اور علم کا مصبر ملا پھر ان کو توفیق کی معجون میں مکس کر۔ پھر ان چاروں کو ابکواب کر یعنی ان کو پانی دے۔ پھر ان پر محبت کی آگ چھڑک اور آب شوق پھینک اور تفکر کی دیگ میں ڈال کر اس دیگ کے نیچے محبت کی آگ دے یعنی جلا۔ یہ ہے دارو اور علاج تیرے گناہوں کا۔ خواجہ حضرت یحییٰ کبیرؒ زاروقطار رونے لگے اور اس جگہ سے چلے گئے۔

یہ بات منقول ہے کہ حضرت یحییٰ کبیرؒ سمرقند سے حریوانجا شہر کی طرف تشریف لے گئے۔ ایک دن بہر جیحوں کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے۔ سوزن یعنی (سوئی) ہاتھ میں رکھے تھے اور اپنے خرقہ کو پیوند لگا رہے تھے یعنی سی رہے تھے۔ اچانک اس شہر کا باشندہ حضرت یحییٰ کبیرؒ کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے اسے خرقہ کو پیوند

Marfat.com

لگانے کا کہا۔ اس آنے والے نے الٹا مذاق کیا اور آپ کی تحقیر کی کہ اے درویش! یہی پیوند اور سینا اور ملانا اور شہر بہ شہر خرقہ پہنے ہوئے پھرنا، لوگوں کو بتانا کہ میں درویش ہوں اپنے آپ کی خودنمائی کرنا اور اسی بہانہ سے روٹی کھانا ہے اور اپنے پیٹ پھرنا درویشی ہے۔ کیا تجھے اور کوئی کام نہیں آتا۔ جب حضرت یحییٰ کبیرؒ نے اس سے یہ بات سنی تو غصہ میں آکر سوئی جو ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی بہتے ہوئے پانی میں ڈال دی۔ اور کہا کہ اے مچھلی میری سوئی پکڑ انا۔ ایک مچھلی ظاہر ہوئی اور اُس کے منہ میں حضرت کی سوئی تھی۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے وہ سوئی پکڑی اور اُس شخص کی طرف دیکھا۔ وہ شخص جس نے حضرت یحییٰ کبیر کو طعنہ مارا تھا وہ یہ معاملہ دیکھ کر بہت شرمندہ ہوا اور حضرت کے پاؤں پڑ گیا اور آپکا مرید اور غلام ہو گیا۔

یہ بات منقول ہے کے شیخ رکن الدین نے حضرت یحییٰ کبیرؒ سے سوال کیا کہ بندہ موحد کس طرح ہوتا ہے۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا: جس وقت اپنے آپ کو نہیں دیکھتا اور اپنے آپ کو فراموش کر دیتا ہے۔ من و تو والی بات درمیان میں نہیں رہتی۔ وہ اربعہ عناصر سے باہر آجاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس کلام میں فرمایا ہے ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾۔ جب یہ عناصر تبدیل ہو جاتے ہیں یعنی یہ قالب خاکی تبدیل ہو جاتا ہے اس وقت سچا موحد بن جاتا ہے اور من اور تو درمیان سے اٹھ جاتا ہے وگرنہ حق تعالیٰ اور تیرے درمیان ستر 70 ہزار حجاب ہیں، کہاں تو اور کہاں وہ ذات پاک جو نور مطلق ہے۔ اے برادر فنا کا نام بقا ہے اور جب فنا نہیں ہے تو بقا بھی نہیں ہے۔ جب یہ خاکی

Marfat.com

جسم فنا پکڑتا ہے اس وقت موحد ہو جاتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ توفیق کو اُس بندے کی ساتھی بنا دیتا ہے۔ اپنے فضل اور کرم سے۔

یہ بات منقول ہے کہ ایک بار حضرت یحییٰ کبیرؒ کوہ سلیمان سے اوپر والے علاقہ میں تشریف لے گئے۔ ابھی آپ کچھ مسافت پر تھے کہ رات پڑ گئی۔ وہاں نہ کوئی آبادی تھی اور نہ قریب افغانیوں کا کوئی قبیلہ آباد تھا۔ وہاں پر بہت جنگل کی لکڑیاں تھیں مریدوں نے وہاں سے لکڑیوں کو جمع کیا اور آگ جلائی۔ جب لکڑیوں کی آگ بہت زیادہ ہوگئی تو حضرت یحییٰ کبیرؒ اپنے کام (عبادت) میں مشغول ہوگئے۔ مرید آگ کے اردگرد بیٹھے تھے اور گرم ہو رہے تھے۔ بعض مریدوں کے دل میں یہ بات آئی کہ آگ بہت زیادہ ہے اس پر گوشت پکایا یا بھونا جائے۔ یہ بات انہوں نے آپس میں کی حضرت یحییٰ کبیرؒ کو ان کی وہ بات جو انہوں نے دل میں ارادہ کر رکھا تھا معلوم ہوگئی کہ مریدوں کو گوشت کی طلب ہے۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے اپنے دل میں عرض کی یا الٰہی تجھے اس بات کی طاقت ہے۔ ہمیں حلال گوشت عطا فرما۔ حضرت کے دل میں اس بات کا ارادہ ہوا ہی تھا کہ ایک جنگلی شکار اچانک ظاہر ہو گیا اور قریب آ کر بیٹھا گیا۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے مریدوں کو آواز دی کہ تمہاری روزی پہنچ گئی ہے اس کو پکڑو اور گوشت بھون کر کھاؤ۔ حضرت کے مریدوں میں سے ایک مرید کھڑا ہو گیا اور پکڑا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر اسے ذبح کیا اور گوشت کو بھونا۔

جب کچھ وقت گذر گیا تو خواجہ حضرت یحییٰ کبیرؒ نماز نفل میں مشغول ہوگئے۔

Marfat.com

جب سلام پھیرا کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شیر پیچھے بیٹھا ہوا ہے اپنی دم کیساتھ جھاڑو کرتا ہے اور اپنی دم ہر بار زمین پر مارتا ہے۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے مریدوں کو آواز دی کہ ایک مہمان آیا ہے۔ اس کے کھانے کا حصہ اسے دو۔ مریدوں نے عرض کی یا حضرت مہمان کو اس طرف بھیج دیں تا کہ ہمارے ساتھ بھونا ہوا گوشت کھائے۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے اس شیر کو اشارہ کیا کہ جا۔ جب وہ مریدوں کے قریب آیا تو مرید کیا دیکھتے ہیں کہ یہ تو شیر ہے۔ انہوں نے دیکھا تو خوف زدہ ہو گئے۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے آواز دی: کچھ خوف نہ کرو، اس کا حصہ اس کو ڈالو۔ جو کچھ چتی اور چرم وغیرہ تھا اس کے آگے ڈال دیا شیر نے اسے کھایا اور حضرت یحییٰ کبیرؒ کے سامنے جا کر سر زمین پر رکھ دیا کچھ دیر وہاں رہا پھر چلا گیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

منقول ہے کہ ایک مرتبہ دوران سفر آپ ایک مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ کے بیٹوں میں سے شیخ معروف، شیخ صدرالدین، شیخ فتح اللہ، شیخ بارک اور شیخ رانان اور آپ کے مریدین میں سے مولانا محمود مست، حضرت رکن الدین، شہباز سروانی، احمد واعیک، قانون لوخانی، زکریا مردی تودی، بختیاران میں سے سہل شادی بختیار، حسن بختیار خان اور بھائی علی لاغر اور توری اور ابراہیم استرانی نیکی کرانی اور خلیل کرانی اور بہت سے دوسرے بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔

مولانا محمود مستؒ نے حضرت یحییٰ کبیرؒ سے سوال کیا کہ سلوک کیا چیز ہے۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا کہ سلوک حق تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کے طریقے کو

Marfat.com

کہتے ہیں۔ اور یہ علم الیقین میں سے ہے۔ جان لو علم الیقین دو قسم پر ہے۔ ایک علم الیقین عوام کا اور دوسرا خواص کا۔ عوام کا علم الیقین یہ ہے کہ عوام کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ذات پاک بے چون اور بے چگون ہے اور اس کو کسی کے ساتھ تشبیہ دے کر بیان نہیں کیا جا سکتا اور وہ ذات کسی کے احاطہ دید میں نہیں آسکتی۔ وہ عوام اس کے ساتھ اس کا اقرار بھی کرتے ہیں اور تصدیق بھی کرتے ہیں لیکن وہ ذات پاک کا مشاہدہ نہیں کرتے۔ اس مرتبہ کو علم الیقین تقلیدی اور مجازی کہتے ہیں۔ اگرچہ سو ہزار دلیلیں لے آئیں بغیر مشاہدہ کے مجاز ہوگا۔

دوسری قسم علم الیقین کی یہ ہے اور یہ خواص کا علم ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ خواص بھی عوام کی طرح اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ خدا پاک جل جلالہ بے چون اور بے چگون ہے اور بے شبہ اور بغیر نمودن کے ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ اِن کا اقرار اور تصدیق مشاہدہ کے ساتھ ہوتا۔ یعنی جب مشاہدہ کرتے ہیں تو اس وقت اقرار حقیقی حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کو سمجھنے کے لیے ایک مثال ہے کہ ایک مرد کے سامنے شہد کی تعریف اور اوصاف بیان کیے گئے پھر اس کے سامنے تھوڑا سا شہد لایا گیا۔ اس شخص نے اس کو دیکھا اب اس کو یقین حاصل ہو جائے گا۔ کیونکہ جو کچھ اس نے شہد کے متعلق سنا تھا وہ اب دیکھ لیا اور شہد کا نقش اس کے دل میں منقش ہو گیا۔ یہ علم الیقین خواص کو حاصل ہوتا ہے۔

پھر حضرت یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا کہ خود گزشتن یعنی اپنے نفس کو چھوڑ جانا اور بے

Marfat.com

خود ہو جانا یعنی اپنے آپ کو فنا کر دینا ہے دوسری قسم پر ہے۔ ایک صوری دوسرا معنوی۔ بہر حال صوری یہ ہے کہ تمام مذموم افعال سے مکمل طور پر اعراض کر جائے اور انہیں چھوڑ دیا جائے۔ جب اس کام میں استقامت پا جائے گا تو خودی سے باہر آ جائے گا۔ جیسا کہ حق تعالیٰ جل وعلی شانہ نے اپنے پاک کلام میں فرمایا: ﴿ مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَ مَا اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ ﴾ کہ جو برائی پہنچی ہے وہ تیرے اپنے نفس کی شامت سے ہے۔ جب بندہ اس کو چھوڑ دیتا ہے اور اس پر استقامت حاصل کر لیتا ہے تو خودی سے آزاد ہو جاتا ہے پس معلوم ہوا جو خود نفس امارہ ہے یہ مذمومہ ہے اور اس نفس امارہ کا ترک اپنے آپ سے باہر آنا ہے۔

دوسری قسم ہے خود گزشتن اور بے خود شدن کا معنی یہ ہے کہ اپنے آپ کو مثل پروانہ کے اپنے محبوب حقیقی کے وصل میں فنا کر دے۔ اور اپنے آپ کو مٹا دے، اور سوائے وجود مطلق کے نہ کوئی وجود جانے اور نہ کوئی وجود دیکھے، تمام وجود اُسی کو جانے اور اسی کو دیکھے۔ جب سالک وجود مطلق کا مشاہدہ کرتا ہے تو سالک چاہتا ہے کہ اس مقام میں نزول کرے اور اقامت اختیار کرے تاکہ اس مقام کی برکت سے دل کی صفائی حاصل کرے اور کامل یقین والا ہو جائے۔

اس مقام کی شان یہ ہے کہ کوئی خطرہ اور وہم دل میں راہ نہیں پاتا۔ نہ کوئی اچھا وہم دل میں راہ پاتا ہے نہ کوئی برا۔ دل دلبر حقیقی کا خلوت خانہ بن جاتا ہے۔ دل مکمل طور پر صاف ہو جاتا ہے اور اس مقولہ کا مصداق بن جاتا ہے۔ (الصوفی هو

Marfat.com

و اللہ)اس دل کو قلب سلیم کہتے ہیں جیسا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہے۔﴿ یَوْمَ لَا یُنْفَعُ مَالُ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنَ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْم﴾

جب سالک اس مرتبہ پر پہنچا ہے تو سالک فنافی اللہ ہو جاتا ہے اور حق کے ساتھ باقی ہو جاتا۔ جب حضرت یحییٰ کبیرؒ اس مقام پر پہنچے تو یہ بیت زبان حال سے فرمایا:

غیر خدا چیزے مبین
در فکر ھم در کفر و دین

ترجمہ: اے یحییٰؒ اپنے آپ کو عیاناً دیکھ پھر سوائے خدا پاک کے اور کوئی چیز تجھے نظر نہیں آئے گی۔

اے عزیزو! کفر اور دین کی حقیقت بھی تمہیں اس وقت حاصل ہو گی جب تمہیں مرتبہ عین الیقین حاصل ہو جائے گا۔ اپنی باطن کی شناخت کے بعد اپنے ظاہر کو جاننا چاہیے اور اپنے باطن کو اپنے ظاہر سے جاننا چاہیے تاکہ مالک کا علم عیانی حاصل ہو جائے۔ حکم خداوندی ہے﴿وَ اللّٰہُ مُحِیْطُ بِکُلِّ شَئیٍ ءٍ﴾ یعنی خدا پاک جل وعلا کا احاطہ ازوائے صفات کے ہے اور ان صفات کا ظہور ہر شئی کے ظاہر میں ہے۔ جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے﴿ آلا اَنَّہ بِکُلِّ شَیئٍ ءٍ ﴾ اللہ جل شانہ کا احاطہ ہر شئی کے باطن میں ازرائے ذات کے ہے۔ برخلاف فرمان اللہ تعالیٰ کے﴿ھُوَ الْاَوَّلُ وَ آخِرُ وَ الظَّاھِرُ وَ الْبَاطِنُ ﴾ اے عزیزو: اللہ تعالیٰ کے لیے اول و آخر ازروئے ذات کے نہیں کیونکہ جو چیز کہ اول آخر ذات کے اعتبار سے ہو اس کی ابتداء اور انتہاء ہوتی ہے

Marfat.com

اور اللہ تعالیٰ ابتداء اور انتہاء سے پاک ہے۔ لیکن اس کی اوّلیت اور آخریت جو ہے وہ جہان کی پیدائش کی نظروں سے ہے۔ یعنی اس جہان کی پیدائش سے پہلے وہ ذات تھی اور اگر اس ذات مطلق کی (۔۔۔کذا) اپنے آپ کو ہمہ وقت وجود مطلق میں فنا دیکھے گا۔ کیونکہ وہ اس وقت اس مقام میں پہنچ چکا ہوگا ﴿کل شیءٍ یرجع الی اصلہ﴾ اور وہ فنا اور بقا حاصل کر چکا ہوگا۔ جب سالک اس مقام پر استقامت حاصل کر لیتا ہے اور اپنے وجود کو پہچاننے والا ہو جاتا ہے تو عارف مطلق ہو جاتا ہے۔

حضرت یحییٰ کبیرؒ اس مقام پر پہنچے تو یہ بیت کہا:

گر تو شوی در شہر یقین
صافی بکن در دل بیقین
تو بخود خدائے خود را بہ ببین
انگہ ز (کذا) عین الیقین

ترجمہ: جب تو یقین کے شہر میں داخل ہو جائے۔ اپنے دل کو صاف کر کے یقین کی دولت حاصل کرے۔

تو پھر تو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے قرب خاص میں دیکھے گا۔ یہ اس وقت حاصل ہوگا جب مرتبہ عین الیقین تجھے حاصل ہو جائے گا۔

اے عزیزو! جان لو جس شہر کا ذکر شعر مذکور میں آیا ہے اُس شہر سے مراد یہ مقام ہے۔ یعنی یہ شہر اس سے عبارت ہے۔ اسی مقام سے یہ بھی ہے کہ ﴿وکان اللہ لم

Marfat.com

لکن معه شیءٌ ولیس فی الجنة سوی الله﴾ کیونکہ اس مقام میں نہ وہم گنجائش رکھتا ہے اور نہ فہم۔ نہ عقل اور نہ علم اور نہ ادراک اطلاع پاتا ہے۔ اِس مقام کو احدیت الجمع کہتے ہیں۔ کسی کو اس مقام میں دوئی حاصل نہیں ہوتی۔ جب کوئی دوسرا نہیں تھا۔ تو اسی وجہ سے اور اسی نسبت سے اس ذات پاک کو اول کہتے ہیں۔

اسی طرح جب اس جہان میں کوئی نہیں رہے گا اور وہ ذات باقی رہے گی تو اس نسبت سے اس کو آخر کہتے ہیں۔ وہ ذات پاک ازروئے صفات کے ظاہر ہے اور ازروئے ذات کے باطن ہے۔ اے عزیزو! بندہ بھی انہی صفات کے ساتھ موصوف ہے۔ مثلاً بندہ علم رکھتا ہے، سنتا ہے اور اسی طرح کئی دوسری صفات بندہ میں پائی جاتی ہیں جو ہر انسان میں موجود ہیں جیسا کہ فرمان خداوندی ہے ﴿وَاللّٰهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ﴾ لیکن بندہ اور خدا تعالیٰ جل وعلا کی صفات میں فرق ہے۔ وہ فرق یہ ہے کہ بندہ سنتا ہے کان کے ساتھ لیکن خدا تعالیٰ بغیر کان کے سنتا ہے۔ بندہ دیکھتا ہے آنکھ کے ساتھ ہے لیکن خدا تعالیٰ بغیر آنکھ کے دیکھتا ہے۔ اسی طرح بندہ کلام کرتا ہے زبان کیساتھ لیکن خدا تعالیٰ بغیر زبان کے کلام فرماتا ہے۔ جتنی صفتیں ہیں انکا ظہور بندہ سے واسطہ کے ساتھ ہوتا ہے اور خدا پاک سے بغیر واسطہ کے۔ ہر وہ شخص جو بغیر واسطہ اور آلہ کے بینا، اور گویا اور سنتا ہے اس کے دل میں یقین حاصل ہو جاتا ہے۔

اس شخص کو علم الیقین حاصل ہو جاتا ہے جس کے سبب سے اسے یقین کامل نصیب ہوتا ہے اور مومن حقیقی ہو جاتا ہے اور دوسرے اس شخص کی نظروں میں مومن

Marfat.com

مجاز ہوتے ہیں۔ جب حضرت یحییٰ کبیرؒ اس جگہ پر پہنچے یہ بیت کہا۔ شعر:

دائم خودی از خود مبین
در بحر اعظم عمیق بین
در هرچه بینی موج بین
تا از بینی عین الیقین

پھر دوستوں کو فرمایا: بحرِ اعظم سے مراد نورِ محمدی ﷺ ہے جو مانند دریا ہے اور آبِ رواں کی طرح جاری ساری ہے۔

ایک اشکال کا جواب: ایک بزرگ جس کا نام شیخ شرف الدین (یحییٰ منیری) تھا۔ انہوں نے اپنے مرید کو حضرت یحییٰ کبیرؒ کے پاس بھیجا کہ جا کر ان سے یہ سوال کرو کہ دین، مذہب یا شرع شریف میں یہ کہیں ذکر ہے کہ ایک ہی جگہ مرد، عورتوں کے ساتھ ذکر کریں۔ اسی وجہ سے ہمارے شیخ نے ہمیں بھیجا ہے کہ آپ اس بارے کیا فرماتے ہیں۔ جب حضرت یحییٰ کبیرؒ نے یہ بات سنی ایک آگ کا انگارہ لپیٹ کر اس مرید کے ہاتھ پر رکھ دیا اور کہا اے آنے والے اور سوال کرنے والے جا اور یہ انگارہ لے جا۔ اس مرید نے وہ دہکتا ہوا انگارہ اپنے شیخ کے سامنے جا کر رکھ دیا۔ وہ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک ذرہ بھی آگ نے نہیں جلایا۔ شیخ نے اپنے سر کو مراقبہ میں لاتے ہوئے جبہ میں داخل کیا اور کہا کہ شیخ بزرگ کامل ہے۔ اس مرید نے شیخ سے سوال کیا کہ اے شیخ یہ کیا حکمت ہے کہ آگ نے نمدے کو نہیں جلایا۔ اس شیخ نے جواب دیا کہ معاملہ یہ

Marfat.com

ہے کہ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے ہمیں ہمارے سوال کا جواب دیا ہے کہ جب ہم عورتوں کے ساتھ ذکر میں مشغول ہوتے ہیں تو اپنے آپ کو پہلے مرد جانتے ہیں (کیونکہ کامل بزرگوں کا نفس انکے تابع ہو چکا ہوتا ہے) اور نہ عورتیں اپنے آپ کو عورتیں جانتی ہیں پھر شہوت کا کیا کام۔

شہوت مثل آگ کے ہے۔ جب آتش نے نمدے کو نہیں جلایا تو عورتوں نے کیا اثر کرنا ہے۔ان عورتوں کا بھی ہمارے ساتھ یہی معاملہ ہے۔ نہ وہاں شہوت رہی اور نہ کوئی دوسری خواہش کہ نفس کلی طور پر فنا ہو چکا ہے

جس دن سے یہ معاملہ شیخ شرف الدین یحییٰ منیری نے سنا تو ان کو حضرت یحییٰ کبیرؒ کے ساتھ خاص دلی محبت اور الفت پیدا ہو گئی اور ہر وہ مسئلہ سلوک جو اُن سے حل نہیں ہوتا تھا وہ حضرت یحییٰ کبیرؒ کی خدمت میں بھیج دیا کرتے اور حضرت اسکا حل مکمل طور پر عطا فرما دیتے۔ دوسرے بزرگوں کا طریقہ بھی یہی تھا کہ وہ بھی آپ سے مسائل سلوک حل کرواتے تھے۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ کو بزرگی چودہ خانوادوں سے حاصل تھی۔

منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت یحییٰ کبیرؒ کوہ سلیمان کے اوپر والے علاقہ میں تشریف لے گئے۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ عمر رسیدہ ہو چکے تھے۔ مریدین حضرت کو اپنے کندھوں کا سہارہ دیتے ہوئے لے گئے۔آپ شنگو والے راستہ پر جا رہے تھے۔اس پہاڑی علاقہ سے نکلتے نکلتے ان کو وہیں رات پڑ گئی۔ اس علاقہ میں ایک شخص رہتا تھا جسکا نام ''تور'' تھا۔ وہ شخص بڑا بخیل اور دنیا دار قسم کا آدمی تھا۔اس کے

Marfat.com

پاس تقریباً ہزار کے قریب بھیڑ بکریوں کا ریوڑ تھا اور اتنی تعداد میں مادہ بیل وغیرہ بھی تھے۔ تقریباً پانچ سو مادہ گھوڑیاں اور گھوڑے تھے۔ لیکن ان چیزوں کے ہونے کے باوجود وہ بڑا بخیل تھا۔ اس سے کسی کو کوئی نفع نہیں پہنچتا تھا اور نہ کسی محتاج کو وہ کوئی چیز دیتا تھا۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے اس جگہ رات کو قیام کیا تو وہ شخص یعنی تورخان جو کہ مرد بخیل تھا حضرت یحییٰ کبیرؒ کے پاس آیا اور حضرت کی دست بوسی کی۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے اس سے پوچھا کہ اے جوان تیرا نام کیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میرا نام تورخان ہے۔

مریدوں نے اسی طرح بیان کیا ہے کہ جب حضرت یحییٰ کبیرؒ نے تور کا نام سنا تو اسی وقت حضرت یحییٰ کبیرؒ عالم قال سے عالم حال میں چلے گئے (یعنی حضرت پر حال کی کیفیت طاری ہوگئی) اور آپؒ کے منہ مبارک سے نکلا کہ ہم کو سیاہ نہ کر۔ تور زبانِ افغانی میں سیاہ کو کہتے ہیں۔ جب حضرت یحییٰ کبیرؒ حال کی کیفیت سے باہر آئے تو آپ نے اس شخص کو کہا کہ ہم تیرے نام کو تبدیل کرتے ہیں۔ وہ شخص کہنے لگا جو نام میرے ماں اور باپ نے رکھا ہے اُسے چھوڑ کر میں اب کوئی دوسرا نام کس طرح رکھوں۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے اس کو کہا کہ اے مرد میرے مرید بھوکے ہیں کوئی چیز ان کو کھلا تاکہ یہ پریشان نہ ہوں۔ اس نے جواب دیا: اے شیخ میں بھیڑوں کو تمہارے لیے موٹا کر کے رکھا ہے کہ ایک شیخ آئے گا تو میں بھیڑوں کو ذبح کر کے اُس کی مہمان نوازی کرونگا۔ جب حضرت یحییٰ کبیرؒ نے اس کی زبان سے یہ بات سنی۔ تو آپ خاموش ہوگئے۔ مرید اسی طرح بیٹھے رہے۔

Marfat.com

رات کا وقت ہوگیا (حضرت اور مریدوں نے نماز ادا کی) اسی اثناء میں تور خان کا ایک بھائی جس کا نام دولت خان تھا اور وہ اپنے بھائی تور خان کا چرواہا تھا۔ مرد فقیر الحال تھا یعنی اس کے پاس دنیاوی اسباب نہ تھے۔ وہ بھیڑوں وغیرہ کو جنگل میں چراگاہ سے واپس اپنی جگہ لایا۔ اچانک کیا دیکھتا ہے کہ فقیروں کی ایک جماعت وہاں پر بیٹھی ہوئی ہے۔ شام کا وقت گزر چکا ہے اور تور خان نے اُن فقیروں کی دعوت کا کوئی بندوبست نہیں کیا۔ (کیونکہ دولت خان کو اپنے بھائی کی بخیل پنی کا علم تھا) دولت خان خود ان فقیروں کی جماعت کے پاس آیا اور دست بوسی کی۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے اس سے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے۔ اس نے عرض کی حضرت والا میرا نام دولت خاں۔ ہے اور میں تور خان کا بھائی ہوں۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا کیا خوب نام رکھتا ہے تو۔ حضرت نے فرمایا اے دولت تجھ کو اتنی توفیق ہے کہ میرے مریدوں کو کھانا کھلا سکوتا کہ ان کی رات پریشانی میں نہ گزرے۔ دولت خان نے عرض کی اے شیخ میری ملک میں سات بھیڑیں ہیں اور یہ جو آپ دیکھ رہے ہیں جو میں بھیڑیں چرا کر لایا ہوں یہ سب تور خان کی ہیں میرے ملک میں نہیں۔ میں انکی شبانگی کرتا ہوں۔ میری ذاتی جو سات بھیڑیں ہیں وہ میں لا کر آپکی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ جو کچھ آپ ان بکریوں کے ساتھ کرنا چاہیں، کریں۔

دولت خان نے اسی وقت وہ سات بکریاں لا کر حاضر کر دیں۔ حضرت کے مریدوں نے ان بھیڑوں کو ذبح کیا اور گوشت کے ٹکڑے کر کے آپس میں تقسیم کر لیا۔ رات گزر گئی صبح ہوئی تو مریدوں نے رات والا گوشت مزید کھایا اور آگے چلنے کے لیے

Marfat.com

تیار ہو گئے۔ عرض کی اے شیخ ہم اتنی طاقت نہیں رکھتے کہ آپ کی پالکی آگے لے جائیں۔ ہم نے سواری والے چند گھوڑے تورخان کے پاس بندھے ہوئے دیکھے ہیں۔ اجازت ہو تو ایک گھوڑا اُس سے سواری کے لیے طلب کرلیں تا کہ فلاں جگہ تک آپ اُس گھوڑا پر سوار ہو کر چلے جائیں۔ پھر اس جگہ سے آگے ہم آپ کی پالکی لے جائیں گے۔

حضرت یحییٰ کبیرؒ نے تورخان کو بلایا اور کہا: اے تورخان کیا تم عاریتاً ایک گھوڑا ہمیں سواری کرنے کے لیے دو گے۔ کہ فلاں جگہ تک میں تیرے گھوڑے پر سوار ہو کر چلا جاؤں، اور اس جگہ سے تمہارا گھوڑا ہم واپس بھیج دیں گے۔ (جب اس نے حضرت کی یہ بات سنی تو) کہا اے شیخ یہ گھوڑے ہم نے تیری سواری کے لیے نہیں باندھے ہیں کہ تو اِن پر سوار ہو۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے جب اس طرح کا جواب سنا تو آپؒ خاموش ہو گئے اور کچھ نہ کہا جب مریدوں کو عاجز اور حیران و پریشان دیکھا تو آپ کو دلی تکلیف ہوئی۔

بہر حال فقیروں کا گروہ اٹھا اور روانہ ہو گیا۔ جب قافلہ روانہ ہوا تو دولت خان اپنے بھائی تورخان کے ریوڑ میں بکریاں دوھنے میں مشغول تھا۔ جب اس کی نظر آپ اور آپ کے قافلہ کی روانگی پر پڑھی تو اُس نے بکریوں اور بھیڑوں کے دوھنے کو چھوڑ دیا اور حضرت یحییٰ کبیرؒ صاحب کے پیچھے دوڑا اور جا کر پاؤں میں گر گیا اور عرض کی کہ حضرت میرے حق میں دعا فرمائیں کہ میری ذاتی ملکیت میں وہی سات بھیڑیں تھیں

Marfat.com

جو آپ کے مریدوں کے کام آ گئیں۔ حق تعالیٰ فقر اور تنگی مجھ سے لے جائے اور روزی فراخ عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے سچے فقیر حضرت یحییٰ کبیرؒ نے کہا: اے دولت خان جو کچھ دنیا اور مال اور گھوڑے تور خان کے ہیں وہ سب ہم نے تجھے بخش دیئے۔ اس بدبخت سے ہم نے یہ چیزیں اٹھالی ہیں اور تجھ پر رکھ دیں ہیں۔ اس پر ہم اللہ تعالیٰ کا نام مبارک بلند کرتے ہیں پھر حضرت نے یہ مقدس کلمات پڑھے (اللہ اکبر اللہ اکبر واللہ الحمد)۔

جب مریدوں نے حضرت کی زبان فیض حق ترجمان سے یہ کلمات سنے تو خوش ہو گئے کہ دولت خان اپنے کام میں مشغول ہونے کے باوجود ہمیں الوداع کرنے کے لیے آیا۔ وہ فقیروں کا قافلہ رواں دواں ہو گیا۔ (اب ان بزرگوں کی دعا کا اثر دیکھو) اُسی دن تور خان بکریاں چرانے کے لیے چلا گیا۔ ایک بھیڑ جو درمیان میں چر رہی تھی اور اس جگہ ایک بہت گہرا کنواں تھا۔ ہوا یوں کہ وہ بھیڑ اُس کنویں میں گر پڑی اور تور خان نے اسے کنویں میں گرتا ہوا دیکھ لیا۔ تور خان اس گہرے کنویں کے اوپر جا کر کھڑا ہو گیا اور سوچنے لگا کہ اس بھیڑ کو کس طرح کنویں سے باہر نکالوں۔ رب کا کرنا ایسا ہوا کہ تور خان پھسلا اور اُس گہرے کنویں میں بھیڑ کے پاس گر پڑا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ کیونکہ درویشوں کی دعا یا بددعا پر اللہ تعالیٰ کے ملائکہ آمین کہتے ہیں (اللہ کے فقیر کی دعا اسی دن قبول ہو گئی)

تور خان کی چار بیویاں اور چھ بیٹے تھے جو بہت چھوٹے تھے۔ عدت گزرنے

Marfat.com

کے بعد دولت خان اپنے بھائی کی چاروں عورتوں کو اپنے نکاح میں لے آیا اور تمام مال اور مویشی وغیرہ سب اس کی ملک اور تصرف میں آگئے اور وہ بھائی کی ساری جائداد کا مالک بن گیا۔ جسطرح حضرت یحییٰ کبیرؒ سے دولت خان نے سنا تھا اسی طرح ہوگیا۔

یہ بات حکایت کی گئی ہے کہ ایک بادشاہ تھا جس کا نام امیر تیمور لنگ تھا۔ اس کی فوج دو قبیلوں یعنی دینایاں اور لودیاں اور دوسرے لوگوں کو اپنے ماتحت بناتے ہوئے اور قید کرتے ہوئے کوہ سلیمان کے زیریں حصے تک آگئی۔ موسم سرما تھا اور بہت سخت سردی پڑ رہی تھی۔ خبر مشہور ہوگئی کہ امیر تیمور لنگ پہنچ گیا ہے۔ تمام مخلوق بھاگی اور پہاڑ کے اوپر والے حصے پر چڑھ گئی لیکن حضرت یحییٰ کبیرؒ نے وہاں سے کوچ نہ کیا اور پہاڑ کے بالا علاقہ میں نہ گئے۔ مریدوں نے عرض کی کہ حضور آپ کیوں نہیں چلتے کہ سردار تیمور لنگ لوگوں کو یرغمال بناتے ہوئے آرہا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ بھی اُس کے ہاتھوں گرفتار نہ ہو جائیں۔ یہ بات اچھی نہ ہوگی۔

حضرت یحییٰ کبیرؒ نے زمیں سے مٹی اٹھائی اور تین مرتبہ قل ھواللہ ھواحد پڑھ کر وہ مٹی بادشاہ تیمور لنگ کے طرف پھینک دی۔ اس دم شدہ مٹی نے ان کو مجبور کر دیا اور وہ سب اندھے ہوگئے۔ انہیں کوئی شئ بھی نظر نہیں آتی تھی۔ وہ مغل آپس میں کہنے لگے کہ ہم ایک دوسرے کی آوازیں تو سنتے ہیں لیکن دیکھ نہیں سکتے۔ یہ ہمارا کیا حال ہوگیا ہے۔ امیر تیمور لنگ نے کہا کہ شاید یہ مقام بڑا بابرکت ہے اسی وجہ سے ہم اپنی آنکھوں

Marfat.com

سے دیکھ نہیں سکتے اندھے ہوگئے ہیں۔ آئیں واپس ہو جائیں (کیونکہ آگے جا نہیں سکتے تھے اندھے ہوگئے تھے) تمام مغل لوگ واپس چلے گئے۔ جب واپس مڑے سب کو آنکھوں سے دکھائی دینے لگ گیا اور سب کی آنکھیں ٹھیک ہوگئیں۔

امیر تیمور لنگ نے کہا شاید جو یہ مقام بابرکت ہے اسی وجہ سے ہم اندھے ہوگئے تھے۔ اگر کوئی شخص یہاں کا رہنے والا ہوتا تو ہم اس سے معلوم کرتے کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ اسی اثناء میں ایک شخص شیرانیاں قبیلہ کا بوبک خیل مغلوں کے ہاتھ آ گیا۔ سپاہی اُس شخص کو تیمور لنگ کے سامنے لے آئے۔ امیر تیمور لنگ نے اس سے پوچھا اس مقام میں کوئی بزرگ رہتا ہے۔ اس شخص نے جواب دیا یہاں ایک عظیم بزرگ رہتا ہے جسکا نام حضرت یحییٰ کبیرؒ ہے۔

وہ اسی مقام میں رہتے ہیں۔ اُن کا وطن وہی ہے جس جگہ آپ چلے گئے تھے۔ سردار امیر تیمور لنگ نے جب حضرت یحییٰ کبیرؒ کا نام سنا تو اس نے ایک گھوڑا اور اپنا قیمتی جُبہ حضرت یحییٰ کبیرؒ کی خدمت میں روانہ کیا اور اس شیرانی شخص کو مغل کے ساتھ بطور رہبر بنا کے ساتھ بھیجا کہ حضرت کی خدمت میں یہ تحائف پہنچانے کے لیے تو ساتھ جا۔ وہ غلام مغل انتہائی تعظیم کے ساتھ دست بستہ حضرت یحییٰ کبیرؒ کے سامنے کھڑا رہا اور گھوڑا اور جُبہ خدمت میں پیش کیا اور عرض کی کہ ہم سے غلطی ہوگئی ہے آپ معاف فرمائیں اور وہ گھوڑا حضرت یحییٰ کبیرؒ کے سامنے باندھ دیا۔

حضرت نے اس کو فرمایا کہ تو واپس جا کر سردار تیمور لنگ کو کہہ کہ مسلمانوں کو

Marfat.com

تکلیف نہ پہنچا، اللہ تعالیٰ سے ڈر کیونکہ وہ ظالموں کو سخت پکڑنے والی ذات ہے اس دنیا میں بھی اور وہاں آخرت میں بھی۔ دل میں کچھ اس کے متعلق سوچ۔

اس طرح حضرت نے اُس نوکر کو الوداع کیا۔ جب وہ نوکر امیر تیمور لنگ کے پاس واپس پہنچا تو اس نے حضرت یحییٰ کبیرؒ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے کہا کہ وہ اسطرح کا بزرگ ہے کہ اُس کے اوصاف اس قدر ہیں کہ وہ بیان میں نہیں آسکتے اور نہ ہی قلم کے اندر اتنی سکت ہے کہ ان کو لکھے۔ جب تیمور لنگ نے حضرت کی شان سنی تو بہت افسوس اور حیرت کا اظہار کیا کہ میں اسطرح کے مرد درویش کی قدم بوسی سے محروم رہا۔

جب وہ خراسان کے علاقے ہرمز کے قریب پہنچا۔ تو اُسے پتہ چلا کہ وہاں حضرت یحییٰ کبیرؒ کا ایک مرید رہتا ہے۔ اُس نے اس مرید کو بلوایا اور ایک گھوڑا، دس ہزار تنکہ چاندی کا، ایک عدد ریشمی ٹوپی اور جُبہ اور ایک کاسہ روئین حضرت یحییٰ کبیرؒ کے لیے تحفہ بھیجا اور کہلایا کہ آپ اس کو قبول فرمائیں اور میرے لیے دعا فرمائیں۔

حضرت یحییٰ کبیرؒ نے وہ تحائف قبول نہ کیے اور فرمایا: اے تحایف لانے والے بادشاہ کو اسطرح کہنا خدا تعالیٰ کے خزانے خالی نہیں میں تجھ سے ان تحفوں کو کیوں قبول کروں اور لوں۔ ان تحفوں کو وہ شخص قبول کرے گا جو ناقص العقل ہو اور لالچ دنیا کی رکھتا ہو اور دنیا کو دوست رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ جل جلالہ کے کسی دوست کو دینا اور متاع دنیا نہیں چاہیے۔ دنیا خدا کی دشمن ہے۔ اسے خدا کا دشمن ہی قبول کرے گا۔

Marfat.com

جیسا کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''حب الدنیا راس کل خطیئۃ'' دوسری حدیث پاک ہے۔ ''الدنیا جیفۃ وطالبھا کلاب'' ترجمہ: دنیا مردار ہے اور اس کا طالب کتا ہے

وہ شخص جو اولاد آدم ہے وہ ہرگز قبول نہیں کرے گا کہ وہ اس دنیا کمینی کے پیچھے دوڑے۔ وہ کس طرح قبول کرے گا اور کس طرح پیچھے دوڑے گا۔ وہ کیسے اس مردار کو کھائے۔ اس کے طالب بہت ہیں۔ وہ شخص جو کتا ہو گا وہ اس کو قبول کرے گا۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے جواب اس شخص کے ہاتھ واپس بھیج دیا۔ جیسا کہ واقعہ تھا اسی طرح لکھ دیا گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصوب۔

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک دن حضرت یحییٰ کبیرؒ اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھے تھے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کی معرفت کے متعلق مسئلہ بیان فرما رہے تھے۔ آپ نے معرفت حق تعالیٰ کے متعلق یہ حدیث ذکر فرمائی ''قال علیہ السلام من عرف نفسہٗ فقد عرف ربہٗ'' وہ شخص کہ جس نے خود کو پہچانا، اس نے حق تعالیٰ کو پہچانا۔ جس نے اپنے آپ کو فنا کے ساتھ پہچانا تو اس نے رب پاک کو بقا کیساتھ پہچانا۔ اگر تم نے رب تعالیٰ جل جلالہ کو اس طرح پہچانا تو تم نے رب تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لی۔ اے بھائیو! پہلے خود کو پہچانو پھر تم رب کو پہچان لوگے۔ لیکن یہ کام آسان نہیں ہے بلکہ بہت مشکل کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق تم سب کی ساتھی ہو۔ بحرمتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکی آل کے۔

Marfat.com

منقول ہے کہ ایک دن حضرت یحییٰ کبیرؒ کا ایک مرید کہیں جا رہا تھا۔ راستے میں ایک نوجوان کیساتھ اس کی ملاقات ہوگئی جو کہ تاتاری نسل کے گھوڑے پر سوار بڑے تکبر اور غرور سے چلا آ رہا تھا۔ حضرت کا مرید نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ذکر میں مشغول تھا۔ جب وہ نوجوان اس کے قریب پہنچا تو اس شخص نے اس مرید پر آوازہ کسا۔ حضرت کے مرید نے اپنے سر کو اوپر تک نہ کیا اسی طرح عاجزی سے چلتا رہا۔ آواز کسنے والا نوجوان چند قدم آگے بڑھا کہ گھوڑے سے گرا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی جب وہ مرید حضرت یحییٰ کبیرؒ کی مجلس میں پہنچا تو سلام کیا حضرت یحییٰ کبیرؒ نے اپنا چہرہ مبارک اس سے پھیر لیا اور دوسری طرف چہرہ کر لیا۔ وہ مرید وہاں سے اٹھا دوسری طرف کو آیا اور سلام کیا پھر حضرت نے چہرہ دوسری طرف کر لیا۔ وہ مرید وہاں سے اٹھا اور اسی طرف آیا اور سلام کیا تو اس پر حضرت نے ان کو فرمایا مجھے تیرا سیاہ چہرہ نظر آتا ہے۔ اس مرید صادق نے عرض کیا کہ اے پیر دستگیر اس بندہ سے کیا گناہ واقع ہوا ہے جو اس پر سزا ہو رہی ہے۔ حضرت نے جواباً ما را ''خونِ ناحق کردی'' یعنی ناحق خون بہایا ہے تو نے۔ پھر مرید نے عرض کی حضور میں نے تو اس شخص کو کوئی جواب تک نہ دیا۔ جو کچھ اس نے کیا میں خاموش رہا۔ حضرت نے فرمایا کہ یہی برا کیا تو نے۔ اگر تو اس سے کہہ دیتا تو تیرا غصہ چلا جاتا یعنی ختم ہو جاتا ۔ جب تو نے صبر کیا تو تیرے صبر نے اس کی گردن توڑ ڈالی۔

حضرت یحییٰ کبیر سہروردیؒ نے یہ بات بیان کی کہ بعد از کاملیت، مکاشفہ میں جیسا کہ اولیاء کا طریقہ ہے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کلاہ سبز

Marfat.com

میرے سر پر رکھی اور آپ کو پوشاک پہنا کر اجازت عطا فرمائی اور تمام مشائخ اولی الابصار کو میرا ممد و معاون بنا کر مجھے مخلوق کی ہدایت کے لیے کوہ سلیمان میں بھیجا۔ تو تھوڑی مدت میں ہی میرے باقی باطنی معاملات بھی پایۂ تکمیل تک پہنچ گئے۔ مجھے کہا گیا کہ تمام انبیاء علیہم الصلواۃ والسلام حضرت آدم سے لے کر حضور سیّد العالمین ﷺ تک 300 مرد جن کو نقیب کہتے ہیں اُن کا مقام ملک شام ہے۔ اور 70 مرد ہیں جنہیں نجیب کہتے ہیں ان کا مقام مغرب میں ہے۔ ستر 70 مرد جن کو تقی کہتے ہیں ان کا مقام مکہ مکرمہ میں ہے۔ آٹھ 8 مرد جن کو مجاز أعیار کہتے ہیں ان کا مقام کعبہ شریف میں ہے۔ تین 3 مرد جن کو اوتاد کہتے ہیں ان کا مقام روضہ پاک حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے دو 2 مرد جن کو قطب کہتے ہیں اور دو مرد وہ ہے جن کو غوث کہتے ہیں اور وہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ پاک کی مجاوری میں مشغول ہیں۔ اور باقی سب واصلان بارگاہ الٰہی اور باریافتگان درگاہ احدیت ان سب محبوب ہستیوں کو تا قیام قیامت تک میری معاونت کے لیے معین کر دیا ہے۔ جس جگہ اور جس وقت حضرت یحییٰ کبیرؒ اُن کو پکاریں گے یا ان سے مدد چاہیں گے اسی وقت وہ ان کی مشکل کو حل فرمائیں گے۔ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحکم الٰہی اس بشارت کو حضرت یحییٰ کبیرؒ سے فرمایا۔

حضرت یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا کہ جس شخص کو میرے بیٹوں اور مریدوں سے کوئی دشواری اور مشکل کام پیش آئے اور اس کے حل کی کوئی تدبیر نہ جانیں یا کسی ظالم کے ہاتھ میں گرفتار ہو جائے اور اس کام اور مہم میں عاجز ہو وہ نیا وضو بنائے۔ دو رکعت نماز

Marfat.com

نفل ادا کرے ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے جب نماز مکمل کرے تو پھر سجدہ میں سر رکھ کر اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور نبی پاک صاحب لولاک کو یاد کرے اور اس فقیر کا نام لے اور تمام پیغمبروں علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ اور تمام اولیا کرام اور ان بزرگوں کو جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے، ان کو شفیع لائے۔ اس کام کو اللہ کریم پورا فرما دے گا اور ظالم مغلوب ہو جائے گا یہ مجرب ہے، شک نہ کرے۔

الغرض ہمیشہ دن رات آستانہ شریف پر محفل ہوتی ہے۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ کے حضور اس طرح ہجوم اور اجتماع ہوتا تھا کہ مریدوں اور طالبان حق محنت اور کوشش سے حضرت کی بارگاہ میں پہنچ جاتے ہیں۔ حضرت یحییٰ کبیر قدس سرہ العزیز خانقاہ سے کبھی کبھی باہر تشریف لاتے اور ندی جس میں پانی جاری تھا اس کی طرف چلے جاتے۔ ایک دن آپ اس نہر کی طرف گئے۔ کوئی شخص بھی طالبان اور مریدوں اور مخلوق خدا کے ساتھ نہیں تھا۔ ایک خادم حضرت کے سامنے آیا اور عرض کی کہ اے حضرت، ہر روز بسبب ہجوم اور اجتماع مخلوق میں آپ کے پاس نہیں پہنچ سکتا۔ کیا وجہ ہے کہ اس وقت مخلوق خدا سے آپ کے ساتھ کوئی بھی نہیں۔ حضرت نے جلال میں فرمایا کیا تو نہیں جانتا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں کو ہمارے ہاتھ میں سونپ دیا ہے۔ اگر ہم چاہیں لوگوں کے دلوں کو کھینچتے ہوئے اپنے قرب میں لے آئیں گے اور اگر ہم چاہیں تو اپنے سے ان کو دور کر لیں۔ خادم نے عرض کیا، کیا اس وقت بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ حضرت نے جب اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف نظر کی اللہ تعالیٰ کے حکم سے بندوں کا ایک ہجوم ظاہر ہوا اور وہ خادم جس نے یہ بات کہی تھی حضرت سے بہت دور

Marfat.com

ہو گیا۔ یہ دیکھ کر اپنے کہے ہوئے پر پشیماں اور نادم ہوا اور توبہ کی۔

منقول ہے کہ ایک دن حضرت یحییٰ کبیرؒ نے اپنے ایک مرید کو اپنے ساتھ مکہ شریف کی طرف لے جانے کا ارادہ فرمایا۔ اس طالب مرید کو فرمایا کہ اپنا قدم میرے قدم پر رکھ۔ اُس طالب نے اپنا قدم حضرت کے قدم مبارک پر رکھا دونوں ہستیاں روانہ ہو گئیں۔ یہ دونوں ہستیاں ایک جگہ پہنچیں اس صحراء کی ریت سرخ رنگ کی اور سخت گرم تھی۔ اس طالب مرید کے دل میں یہ بات گذری کہ یہ ریت کس شخص کے پاؤں کو نقصان نہیں پہنچائے گی۔ کیونکہ یہ ریت ظاہر تو سرخ نظر آتی ہے لیکن جلانے والی نہیں ہے محض سرخ رنگ کی ہے۔ اس میں تپش نہیں ہے۔ اس طالب نے اپنا قدم حضرت کے قدم مبارک سے علیحدہ کر کے رکھا۔ جونہی علیحدہ کیا اور ریت پر رکھنے سے ہی اس کے چمڑہ اور گوشت پاؤں کا جل گیا اس طالب کی فریاد نکل گئی کہ میرا پاؤں جل گیا ہے۔ حضرت نے فرمایا: کیوں تو نے اپنے قدم کو میرے قدم سے الگ رکھا۔ خادم نے عرض کی حضور میرے دل میں خطرہ اور وسواس پیدا ہو رہا تھا کہ اس ریت کا رنگ اصل میں سرخ ہے۔ تپش کی وجہ سے سرخ نہیں لہذا یہ ریت جلانے والی اور گرم نہیں ہے۔ اس گمان کی وجہ سے میں نے پاؤں باہر رکھا اور میرا پاؤں جل گیا۔ حضرت خواجہ یحییٰ کبیرؒ نے فرمایا کہ میرا قدم نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم پر ہے ایک قدم حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک سے علیحدہ نہیں رکھا میں نے اور نہ رکھوں گا۔ میری یہ سلامتی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک کی سلامتی سے ہے اور اس قدم مبارک کی سلامتی سے مجھے توفیق نصیب

Marfat.com

ہوئی ہے کہ میرے مریدوں کے قدم مریدوں کی اولادوں کے قدم نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم کے خلاف نہیں رکھیں گے۔ اور اگر بالفرض بہ تقاضائے انسانی میرے مریدوں کی اولاد کا قدم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف واقع ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے کرم سے ان کو پھر اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم پر لے آئے گا۔ لہذا تجھے چاہیے کہ اپنا پاؤں میرے پاؤں پر رکھ۔ جونہی اس نے پاؤں حضرت کے پاؤں پر رکھا وہ پھر سابقہ حالت پر سلامت ہو گیا۔ اس طالب نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جس جگہ حضرت یحییٰ کبیرؒ قدم مبارک رکھتے ہیں وہ ریت سرخ جلانے والی ہونے کے باوجود آپ کی برکت سے وہاں سبز گھاس اگ جاتی ہے۔

منقول ہے کہ 710ھ کو حضرت کی عمر شریف جب ایک سو ستائیس (127) سال کو پہنچی۔ تو آپ بیمار ہو گئے، آپ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکاشفہ میں فرمایا: اے یحییٰ شرابِ طہور پیو۔ حضرت یحییٰ کبیرؒ بیدار ہوئے تو تمام مریدوں اور فرزندوں جیسے شیخ معروف، شیخ صدر الدین اور شیخ فتح اللہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو فرمایا میں سفر آخرت اختیار کرنے والا ہوں۔ حضور سیّد عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو بلاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ شراب طہور پی۔ لہذا میں اب سفر آخرت کو جانے والا ہوں۔ مریدوں نے عرض کی کہ حضور دستار، جُبہ مبارک اور آپکا عصاء آپ کے بیٹوں میں سے کس کو دیا جائے آپ نے ارشاد فرمایا: جس کے متعلق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے اس کے حوالے کی جائے گی۔

Marfat.com

اسی بحث مباحثہ میں تھے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پھر مکاشفہ میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دستار، خرقہ اور عصاء مبارک شیخ صدرالدین کو دے دیں۔ اسی وقت آپ بیدار ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ حضرت شیخ صدرالدین کی طرف کیا ہے۔

یہ فرمانا تھا کہ جگر سے خون جاری ہو گیا۔ اتنا خون جاری ہو گیا۔ مریدوں نے عرض کی کہ حضور اس قدر خون کے جاری ہونے کا سبب کیا ہے۔ فرمایا: یہ خون تسلیم کے کشتگان کا خون ہے اللہ اکبر اللہ اکبر واللہ الحمد۔ مریدوں نے عرض کی حضور آپ کو کس جگہ دفن کریں۔ آپ نے فرمایا کہ اس زمین میں مجھے دفن کرنا جہاں میرا جوتا گر پڑے۔ اسی وقت آپ کا جوتا ہوا میں اڑا اور مقام شہر غلغلہ میں جا پڑا۔ جس جگہ جوتا پڑا اسی جگہ آپ کی قبر مبارک کھودی گئی۔ وہاں سے دو بڑے پتھر باہر نکلے۔ آپ کو اس کی خبر دی گئی۔ آپ نے سن کر یہ شعر پڑھا، معاناً کلمہ شہادت کا زبان پر جاری ہوا اور اسی حالت میں اپنی جان آفریں ذات کو سپرد کر دی۔

سپردم بتو مایہ خویش را
تو دانی حساب وکم بیش را

اے اللہ، سپرد کیا میں نے تجھ کو اپنا آپ، تو میرے ہر عمل کو جانتا ہے وہ کم ہیں یا زیادہ، وہ چھوٹے ہیں یا بڑے۔

مریدین اور قریب وبعید کے سینوں سے آہ بکا نکلی۔ اس طرح محسوس ہوتا تھا کہ

Marfat.com

اُن کے لیے جہاں تاریک ہوگیا ہے اور آفتاب بے نور ہو چکا ہے۔ دیکھا گیا کہ اس دن حیوانات جنگل میں چارہ نہیں کھاتے تھے۔ بہت سارے لوگوں نے معائنہ کیا اور دیکھا جو ہرن جنگل میں اٹکلیاں کرتے پھرتے تھے، خاموش اور اداس ایک طرف ہو کر بیٹھے ہوئے تھے۔

یا الٰہی صدقہ آپ کے خاندان کا ہمارے دینی و دنیاوی کام پورے فرما۔ ایمان کامل ہماری روزی اور مقدر سنوار دے آمین یارب العالمین۔

چند بیت حضرت یحیٰ کبیرؒ کی شان اور بزرگی میں کہے گئے ہیں جو یہ ہیں۔

دیدم شب و روز شوقت بی نظیر
نہ بینم در جہان کس چون یحییٰ کبیر
روز و شب شوق توام آنچنان
چون کہ در وقت موسیٰ زاھدان
بیخ و بنیا یافت از حق وصول
ہم کار او برآمد با حصول
سر نہادند در دو گوھر شریف
چون دیدند فضلش نہادند شریف
درمیان مشایخ و علمای
ذات پاك دون ماہ تابان

Marfat.com

صفت اولیا خدا کرده است
ذکر شان در قرآن فراوان است
وصف او در زبان نمی گنجد
هر چه گویم هزار چندان است
خواستم تا زبان گفتش نیاید
تا چه گویم هاتف غیب در سخن آمد
کار تو این است کار این آمد
با وجود ملوث گناه
بادگان بکن پاك گناه
ای خداوند خاکپایش کن
برین بزرگان پارسا الخلایق کن
فتن معروف مدح او چه گویم
وصف آن ذات پاك پاگان کن جویم
میخواهد عذر تقصیر بندگی جویم
میخواهد چون ا زان بشیمانم
گر قبول افتدش عجب نمود
وصف او لازم است یا جان بود

Marfat.com

بر امید قبول حضرت او
روز شب زیر پای دربان او
گشت آزاد ھر کہ شد بندہ
بر درش گرچہ شاہ خاکان و ازندہ

۱- جہاں میں نہ کوئی دوسرا حضرت یحییٰ کبیر جیسا ہے اور نہ اُن کی مثل کوئی صاحبِ ذوق۔

۲- دن رات تیرے شوق میں ہوں میں اسطرح۔ جیسے حضرت موسیٰؑ کے وقت زاہدین۔

۳- سر رکھتے ہیں اس کی شرافت والی بارگاہ میں، جب دیکھی انہوں نے فضیلت تو عاجزی لائے۔

۴- دین دنیا کو بہتری حاصل ہو جائے۔ ابھی کام اس کے تمام پورے ہو جائیں۔

۵- علماء اور مشائخ میں حضرت اسطرح ہیں جیسے چمکنے والا چاند ہوتا ہے۔

۶- اولیا کے اوصاف ذکر کیے گئے ہیں، انکا ذکر قرآن میں بہت کثیر ہے۔

۷- اُن کے اوصاف کا بیاں زبان ادا نہیں کرسکتی، جو کچھ میں نے ذکر کیا ہے وہ بہت تھوڑا ہے، وہ اس طرح ہے جیسے ہزار کا بہت تھوڑا حصہ۔

Marfat.com

۸- میں چاہتا ہوں کہ آپ کی ہر بات ذکر کروں، لیکن میرے پاس وہ الفاظ نہیں، کیا کروں۔

۹- مجھے ہاتف غیبی سے آواز آتی ہے تیرا اور کوئی کام نہیں بس یہی کام کرو۔

۱۰- اگر چہ جسم گناہوں میں ملوث ہو لیکن پاکوں کو یاد کرنے سے، اے راستہ سے بھٹکے ہوئے سالک، تو پھر راستے پر واپس آجائے گا۔

۱۱- اے خدایا! مجھے ان کے پاؤں کی خاک بنا، تو مجھے اپنے اس برگزیدہ و پارسا بندے کے لائق کر دے (تاکہ میں اس کی بارگاہ میں مقبول ہو جاؤں)

۱۲- میں کیا کہوں اُن کی شان بہت اونچی ہے، الٰہی میں تیری پاک ذات کے مقرب اور پاکیزہ بندوں کے اوصاف تلاش کرتا ہوں۔

۱۳- عاجزی، کمی، اور غلامی ڈھونڈتا ہوں، میں نہیں چاہتا کہ اس سے مایوس ہوں۔

۱۴- اگر میں قبول ہو جاؤں تو مجھے تعجب نہیں ہوگا کیونکہ احسان اور مہربانی کرنا ان کریموں کی عادت ہے۔

۱۵- اے میرے حضرت! آپ کی بارگاہ میں قبولیت کی امید پر، دن رات آپ کے غلاموں کے زیر پا ہوں میں۔ (انتہائی عاجزی کے ساتھ)

منقول ہے کہ ایک دن حضرت یحییٰ کبیرؒ کے دل میں یہ خیال گزرا کہ اگر مرید ہو جاؤں تو بہتر ہوگا۔ یہ دل میں خیال آیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں

Marfat.com

تشریف لائے اور فرمایا کہ تیرا پیر مخدوم جہانیاں جہاں گشت (اوچ شریف) ہیں۔ جب حضرت یحییٰ کبیرؒ بیدار ہوئے تو دل میں ارادہ کیا اور شہر حربو سے روانہ ہوئے، اور کوہ سلیمان سے ہوتے ہوئے اوچ شریف کی طرف روانہ ہو گئے۔ ابھی آپ سفر کے درمیان میں تھے کہ ہاتف غیبی سے یہ ندا آئی کہ کوئی مخدوم جہانیاں کو کہہ رہا ہے کہ ایک افغان اولادِ سیادات بخاری تمہارے پاس آرہا ہے اس کو محبت سے معاملہ فرمائیں۔ اگر وہ بزرگی فیضان لینے کی طاقت رکھتا ہے تو اس کو فیضان عطاء فرمائیں اور اگر فیض لینے کی طاقت ابھی نہیں ہے تو اپنے چہاردہ خانوادوں کا فیض دے دو اور اپنا مرید بنا لو۔ ایک ہالہ بن گیا اور حضرت مخدوم جہانیاں اسی حالے میں ظاہر ہوئے۔ حضرت یحییٰ کبیر نے اپنے دل میں کہا کہ شاید یہ وہی مرد ہیں جن کی بابت مجھے خبر دی گئی ہے۔ آپ اسی وقت کھڑے ہو گئے۔ حضرت مخدوم جہانیاں سہروردیؒ نے حضرت یحییٰ کبیرؒ کو اپنی بغل میں دیر تک لیے رکھا۔ ہر چند حضرت مخدوم جہانیاں نے آپ کو فیض دینے کی کوشش کی لیکن حضرت فیض نہ لے سکے بوجہ ابھی تک اس قدر استعداد نہ تھی۔ حضرت مخدوم جہانیاںؒ نے فرمایا: مجھے حکم ہوا کہ اس صورت حال میں چہاردہ خانوادوں کی بزرگی یحییٰ کبیرؒ کو دے دیں اور ان کو اپنا مرید بنالیں۔

منقول ہے کہ ایک دن مخدوم جہانیاں سہروردی کو ایک عذر لاحق ہوا وہ عذر یہ تھا کہ آپ کو ایک زخم تھا جس سے ہر وقت پیپ بہتی تھی جس کی وجہ سے آپ بار بار وضو کرتے تھے۔ ایک بار اپنے شیخ حضرت جلال الدین مخدوم جہانیاں سہروردیؒ کی مجلس میں حاضر تھے کہ آپ نے حضرت یحییٰ کبیرؒ کو حکم فرمایا کہ آپ امامت کرائیں۔

Marfat.com

حضرت یحییٰ کبیرؒ نے نیت باندھی، جب نظر کعبہ شریف پر کی تو کعبہ مبارک نظر نہ آیا۔ آپ نے سلام پھیر دیا۔ پھر تکبیر تحریمہ کہی جب دیکھا تو کعبہ مبارک کسی بزرگ کی زیارت پر چلا گیا ہے۔ اپنی جگہ موجود نہیں ہے پھر سلام پھیر دیا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ کعبہ مبارک ابھی تک راستہ میں تھا اپنی جگہ پر نہیں پہنچا تھا۔ تیسری مرتبہ تکبیر تحریمہ کہی اور اللہ اکبر پڑھا پھر دیکھا کہ کعبہ مبارک نے اپنی جگہ پر برقرار نہیں۔ چوتھی مرتبہ تکبیر تحریمہ پڑھی اور نماز میں میں مشغول ہو گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ کعبہ مبارک اپنی جگہ پر آیا ہوا ہے اور قرار پکڑے ہوئے ہے پھر آپ نے نماز ادا کی۔

حضرت مخدوم جہانیاںؒ کے بعض مریدوں کے دل میں خیال گزرا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ حضرت مخدوم جہانیاںؒ کو اپنی فراست مومنانا سے معلوم ہو گیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے اپنے مریدوں کو قریب بلایا اور فرمایا: کہ تم نے دل میں جو یہ خیال کیا تمہیں معلوم ہے کہ حضرت یحییٰ کبیرؒ بار بار سلام کیوں پھیر رہے تھے۔ مریدوں نے جواب دیا کہ حضور کو بہتر علم ہے مریدوں کو علم نہیں ہے۔ حضرت مخدوم جہانیاں نے کہا پہلی مرتبہ جو حضرت یحییٰ کبیرؒ نے سلام پھیرا تھا اس کی وجہ یہ تھی ہ کعبہ مبارک اپنی جگہ پر نہیں دیکھا بغیر کعبہ تکبیر درست نہیں تھی، اسی طرح بار بار ہوا۔ جب چوتھی مرتبہ تکبیر پڑھی اور نماز کے لیے ہاتھ باندھے، اس وقت کعبہ مبارک اپنی جگہ پر نظر آیا تو پھر مولانا یحییٰ کبیرؒ نے نماز مکمل کی۔

اس کا مرتبہ قرب جو بارگاہ میں اسے حاصل ہے اس مقام تک تم ابھی نہیں

Marfat.com

پہنچے۔اس کے بعد حضرت مخدوم جہانیاں سہروردی نے فرمایا کہ یہ افغان نوجوان یحییٰ، یحییٰ کبیر ہے۔ چنانچے آپ اسی نام سے مشہور ہو گئے۔الحمدللہ۔

منقول ہے کہ حضرت یحییٰ کبیرؒ نے خود فرمایا کہ مجھے ننانوے 99 مرتبہ پروردگار جل جلالہ کا دیدار نصیب ہوا ہے۔یعنی میں نے خواب میں دیکھا جیسے کوئی شخص اپنے چہرے کو آئینہ میں دیکھتا ہے۔ ہر مرتبہ میں نے رب پاک کا دیدار کیا اور ہر بار میں نے رب پاک کی بارگاہ میں عرض کی الٰہی مجھے ایمان کی نصیحت عطا فرما کیونکہ تیری بے نیازی سے ڈرتا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے خطاب کیا کہ تو ایمان کے زوال سے کیوں ڈرتا ہے۔ہم نے تمہیں ایمان اپنے فضل اور کرم سے عطا کیا ہے۔غمگین نہ ہو۔

منقول ہے کہ ایک دن حضرت یحییٰ کبیر سہروردی ؒ کو معراج نصیب ہوا جیسا کہ دوسرے بزرگوں کو روحانی معراج نصیب ہوتا رہتا ہے۔آپؒ عرش سے اوپر پہنچے تو آپ کو کچھ بھی نظر نہ آیا۔ اللہ رب العزت کا حکم پہنچا کہ اے حضرت یحییٰ کبیرؒ باطنی سیر کرو۔ جب آپ نے سیر شروع کی تو حکم ہوا کہ اب نظر کرو جب نظر کی ایک سبز نور خوبصورت معلق نظر آیا۔ اس میں دیار رحمت کو دیکھا۔ آواز آئی تو میری بارگاہ میں مقبول ہے، میری بارگاہ کا تو مقبول بندہ ہے، میری بارگاہ کا تو مقبول بندہ ہے۔ یہ کلمات تین مرتبہ اللہ رب العزت جل جلالہ کی طرف سے ارشاد ہوئے۔ الحمدُ للہ من ذالک۔

منقول کی گئی ہے کہ جس عرصہ میں آپ مخدوم جہانیاں کے پاس اوچ میں تھے

Marfat.com

اور برسات کا موسم تھا۔ بارشوں کی وجہ سے دریا کا پانی زور پکڑ گیا اور اس قدر زیادہ ہوا کہ اوچ شریف کے شہر کے قریب آ گیا تمام جہان میں خوف پڑ گیا کہ شہر ڈوبنے لگا ہے۔ شہر کے لوگ یعنی وہ عزت دار لوگ حضرت مخدوم کی بارگاہ میں آئے اور عرض کی، اے مخدوم آپ اور یحییٰ کبیر جیسے مشائخ اس شہر میں موجود ہوں اور وہ شہر غرق ہو جائے یہ کس طرح مناسب ہے۔ لہذا آپ مہربانی فرما کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس طغیانی سے نجات عطا فرمائے۔ حضرت مخدوم جہانیاں نے جواباً فرمایا: جو رضا اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کی ہے اس کی رضا پر راضی ہیں۔ اس کی بارگاہ میں کسی کو دم مارنے کی جگہ نہیں۔ وہ رات شبِ جمعہ تھی۔ حضرت نے اپنے تمام مریدوں کو اپنے پاس بلایا اور انہیں فرمایا کہ ہر بندہ اللہ تعالیٰ سے غرق ہونے سے امان طلب کرے۔ جب صبح ہوئی ہر مرید حضرت کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہر ایک نے اپنا اپنا خواب بیان کیا۔ حضرت مخدوم جہانیاں نے اپنے مرید یحییٰ کے خواب کو سن کر فرمایا: تم اس کا سدِ باب کرو۔

حضرت یحییٰ کبیر دریا پر گئے اور اپنی مسواک ایک جگہ گاڑ دی۔ مسواک کی برکت سے دریا اپنی عادت کے خلاف اسی جگہ پر ٹھہر گیا اور متمکن ہو گیا۔ اور پھر کبھی بھی اوچ شریف کی طرف طغیانی نہیں کی۔

تاریخ ظہیری میں آیا ہے کہ آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش کو 62 لاکھ 85 ہزار سال ہو چکے ہیں۔ اس مدت کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے چار ازمنہ میں تقسیم کیا ہے پہلا

Marfat.com

قرن 4لاکھ سال کا تھا دوسرا قرن 18 لاکھ 25ہزار سال کا تھا۔ اور اس قرن میں بادشاہی خاص کر پریوں کی تھی۔ تیسرا قرن 12 لاکھ 24ہزار سال کا تھا اس قرن میں بادشاہی مراسبان کی تھی۔ چوتھا قرن 8لاکھ 17 ہزار سال کا تھا اس قرن میں حضرت سیّدنا آدم علی نبینا وعلیہ والصلواۃ السلام کا خمیر مبارک بنا اور اس ہیکل مبارک میں روح داخل کی گئی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ بہشت میں جاؤ اور اس میں رہو۔

جناب حضرت آدمؑ ہزار سال بہشت میں رہے پھر دنیا میں تشریف لائے کیونکہ مقام تولد وتناسل یہ دنیا تھی یہ راز تھا اس دنیا میں تشریف لانے کا۔ اس طرح ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کے زمانہ کا وقفہ دو ہزار سال تھا۔ اور حضرت نوحؑ اور حضرت ابراہیمؑ کے زمانے کا وقفہ چار سو سال کا تھا۔ اور حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ کے زمانے کا وقفہ پانچ سو سال کا تھا۔ اور حضرت داؤدؑ اور حضرت عیسیٰ کے زمانہ کا وقفہ گیارہ سو چون سال کا تھا اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت سرور کائنات فخر موجودات محبوب رب العالمین ﷺ کے درمیان کا وقفہ چھ سو سال کا تھا اور جملہ سال چھ ہزار چار سو انتیس سال بنتے ہیں۔ تقریباً یہ مدت حضرت آدمؑ سے لیکر حضور ﷺ کے زمانہ پاک تک کی مدت ہے اور نبی پاک ﷺ کے زمانہ پاک سے لیکر آج تک یا اب تک نو سو ستر سال بنتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

یہ بات منقول ہے کہ خانوادہ چار ہیں اول خانوادہ شریعت، دوسرا طریقت ہے خانوادہ تیسرا معرفت، ہے چوتھا خانوادہ حقیقت ہے۔ جو درویش ان چار خانوادوں

Marfat.com

سے خبر دار ہو گا اس کو لائق ہے کہ وہ مرید بنائے۔ اردات تین قسم پر ہے پہلی ارادت دنیا، دوسری عقبٰی، تیسری ارادت مولا، وہ درویش جوان تینوں ارادتوں میں معرفت رکھتا ہے اسکو لائق ہے کہ وہ مرید بنائے اور قدر ومنزلت بخشے اور نوازش کرے۔ اور طریقت کے آٹھ مقام یہ ہیں۔ اول مقام ثابت دوسرا مقام عابد تیسرا مقام زاہد چوتھا مقام صابر پانچواں مقام رضا چھٹا مقام شاکر ساتواں مقام محبت آٹھواں مقام عارف۔ اِن ہر آٹھ مقاموں کو ان انبیا علیہم الصلواۃ والسلام کی ذاتوں سے جاننا چاہیے۔ حضرت آدمؑ عابد حضرت ادریسؑ زاہد حضرت عیسیٰؑ صابر حضرت ایوبؑ رضا حضرت موسیٰؑ شاکر حضرت ابراہیمؑ محبت پیغامبر مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عارف تھے۔

خرقہ: خرقہ کی ابتداء اس دن سے ہوئی جس دن حضرت آدمؑ دنیا میں تشریف لائے اور اپنے آپ کو حضرت جبریلؑ کے حکم سے تین پتے کھجور کے بہشت سے لاکر حضرت آدمؑ کو دیئے اور عرض کی کہ اپنے آپ کو ڈھانپ لیں۔ اسکے بعد حضرت آدمؑ نے پردہ خود بنایا۔ اس سے خرقہ کا وجود آگیا یعنی خرقہ یہیں سے شروع ہوا ہے کہ اس سے شرم یعنی عار سے نجات پائی گئی ہے۔ نوازش کرنا اور قدر منزلت عطا کرنا یہ دولت حضرت شیثؑ کو حضرت جبریلؑ کی وساطت سے عطاء فرمائی گئی اور تلقین کی کہ یہ عطائے باری تعالٰی ہے حضرت آدمؑ کی اولاد کے لیے۔ خرقہ کا پہننا حضرت آدمؑ کی سنت ہے اور درویش کامل جس شخص کو اپنا خلیفہ بناتا ہے اس کو خرقہ اور مقراض عطا فرماتا ہے۔ پھر خلیفہ مرید کرتا ہے پھر مخلوق کی ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے:

Marfat.com

شریعت قول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

طریقت فعل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

حقیقت حال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

درویش کے پانچ حروف ہیں۔

''دال'' سے مراد، ناپسند چیزوں سے دور ہونا ہے۔

''را'' سے مراد، چہرہ ہوا اور خواہشات سے پھیر دینا ہے۔

''واوَ'' سے مراد، وفا کرنا اور پیر کی نصیحت پر ثابت قدم رہنا۔

''یا'' سے مراد، یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عاجز بندہ ہونے پر یقین رکھنا۔

''ش'' سے مراد، مخلوق خدا سے شرم رکھنا۔

اسی طرح لفظ کلاہ کے بھی چار حروف ہیں۔

''کاف'' سے مراد: کرّہ، اچھی بات کرنے اور بری بات کو چھوڑنے میں ثابت قدمی اختیار کرنا۔

''لام'' سے مراد: لطف، من جملہ مخلوق خدا پر لطف و مہربانی کرنا۔

''الف'' سے مراد: آہ، یعنی کچھ پہنچے آہ وکار نہ کرنا۔ سردی، گرمی، سختی و ناخوشی۔

''ھا'' سے مراد: اپنے گناہوں پر رونا اور پشیمان ہونا۔

پھر فقر کے بھی تین حرف ہیں۔ ف، ق، ر۔

Marfat.com

''فا'' سے مراد: فنا ہونا۔ یعنی یہ جہان اللہ تعالیٰ کی قدرت پر دلیل ہے اس وجہ سے اس میں غور فکر کرنا۔

''قاف'' سے مراد اپنے نفس امارہ پر سختی کرنا۔

''را'' سے مراد راستہ دکھانا اور اس راستہ سے مراد دنیا کو ترک کرنے کا راستہ ہے۔

لفظ صوف کے بھی تین حرف ہیں۔ص، واؤ، فا۔

''ص'' سے مراد صفا ہے۔

''واؤ'' سے مراد وفا ہے۔

''فا'' سے مراد فنا ہونا۔

اس وقت درویش کو صوف پہننا جائز ہوگا۔ جب اِن شرطوں پر سچا ہو۔ اگر کوئی درویش دروغ گو ہے۔ یعنی ان ساری شرائط پر پورا نہیں لیکن کچھ شرائط بجالاتا ہے۔ شجرہ اس کو دنیا جائز ہے کیونکہ شجرہ کی شرائط پوری کر چکا ہے۔

شجرہ کے بھی چار حروف ہیں۔ش، ج، ر، ہ۔

''ش'' سے مراد تمام شراکتوں سے دور ہونا۔

''ج'' سے مراد ذات پاک کے جمال کا مشاہدہ کرنا۔

''را'' سے مراد ہے ریاضت کرنا۔

''ھا'' سے مراد خدا تک پہنچنے کے لئے ہدایت کرنا، خاص کر اس راستہ کی رہنمائی کرنا جو راستہ خدا تک پہنچائے وہ راستہ سبب بنے جب اس پر چل پڑیں تو رب

Marfat.com

سے واصل ہو جائیں۔

پس آپ نے مریدوں کو فرمایا کہ ہر وہ شخص جو ان شرائطِ درویشی اور مشائخی کے ساتھ آراستہ ہو۔ اور ان مقامات کی خبر رکھتا ہو، اس کو لائق ہے کہ اسے خرقہ اور مقراض اور صوف اور شجرہ اور کلاہ دیں۔ وگرنہ گنہگار ہوگا اور کل قیامت کے دن وہ مرید اس درویش کی گردن پر سوار ہو کر اس درویش پر سواری کرے گا۔ تمام قیامت کے میدان میں اسکو چکر لگوایا جائے گا اور فرشتے آواز کریں گے کہ یہ وہ درویش ہے جو خبر اور آگاہی نہیں رکھتا تھا اور خرقہ، اور مقراض، صوف اور شجرہ اور کلاہ دیا کرتا تھا اور اپنے آپ کو پیر کہتا تھا۔

Marfat.com

کرسی نامہ قطب الاقطاب سیّد السادات رئیس الاولیا

حضرت یحییٰ کبیر سہروردیؒ

رب یسر ولا تعسر وتمم بالخیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(نوٹ خط کشیدہ بزرگوں کا تعلق سیّد یحییٰ کبیر سہروردیؒ کے آباء سے ہے)

اللہ تبارک وتعالیٰ جل وعلا کی حمد اور ثناء کے بعد درود وسلام ہو اس ذات پاک بے عیب پر جو کہ خلاصہ موجودات ہے اور آپ کے جمیع آل واصحاب پر جو معدن ہیں فیض وکمال کے اور شراب حقیقی سے سرشار، اور رحمتیں نازل ہوں اہل ارادت اور صداقت پر جو ممبروں کے وارث ہیں واضح اور روشن رحمتیں۔

اما بعد یہ ایک رسالہ ہے جس میں بعض مشائخ کے مناقب ہیں اور سیادت و نقابت پناہ سلطان العارفین حضرت یحییٰ کبیر سہروردیؒ کے شجرہ کی وضاحت کی گئی ہے۔

Marfat.com

بیان کیا جاتا ہے کہ قطب الدین بختیار کاکی جب دہلی تشریف لائے تو اُس وقت دہلی کا بادشاہ شمس الدین التمش تھا وہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کا مرید بن گیا۔آپ کی پہلی شادی وطن میں ہوئی اور دوسری زوجہ محترمہ جو شاہ عبدالرحمان کی بیٹی تھی جو کہ خواجہ محی الدین کے قریبی تھے سے حق نکاح دہلی میں ہوا۔

اس بیوی سے آپ کے دو بیٹے پیدا ہوئے ایک کا نام شاہ جلال تھا اور دوسرے کا نام شاہ کمال تھا جب وہ تعلیم حاصل کرنے کے لائق ہوئے تو حضرت نے ان کو استاد کے حوالے کر دیا۔ وہ بچے ہر روز کمزور اور زرد چہرہ ہو رہے تھے۔ایک دن استاد نے ان کی اس حالت کو دیکھ کر ان سے پوچھا کہ تم اس طرح کیوں کمزور ہو رہے ہو۔تو ان بچوں نے جواب دیا کہ بھوک کی وجہ سے کہ ہمارے گھر میں تنگی ہے۔اس استاد نے اس معاملہ پر بادشاہ کو مطلع کیا اسی وقت بادشاہ نے چند اونٹ طعام کی قسم سے اور سونا، چاندی سے لدا کر خواجہ کی بارگاہ میں بھیجے۔ جب خواجہ کے پاس وہ اونٹ پہنچے تو خواجہ نے وجد میں آکر اپنے مصلی کے کنارہ کو اٹھایا قاصد نے دیکھا کہ نیچے سے سونے چاندی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔حضرت خواجہ نے فرمایا: میرا اللہ سونے چاندی کو پسند نہیں فرماتا ورنہ دیکھ لو یہاں کس چیز کی کمی ہے، جاؤ یہ سب سونا چاندی واپس لے جاؤ۔چنانچہ وہ قاصد واپس ہو گیا۔

خواجہ بندگی سیّد قطب الدین اوشی کی زوجہ محترمہ جو شاہ عبدالرحمان کی بیٹی تھی جو کہ خواجہ محی الدین کے قریبی تھے اس سے ایک بیٹا جس کا نام سیّد جمال تھا پیدا ہوا۔

Marfat.com

آگے اسکا بیٹا پیدا ہوا جس کا نام سیّد محی الدین تھا۔ اسکا بیٹا پیدا ہوا جسکا نام نور جمال تھا۔ اس سے بیٹا ہوا جسکا نام سیّد حافظ تھا۔ اور اس سے بیٹا پیدا ہوا جس کا نام سیّد سلطان تھا۔ یہ سیّد سلطان دہلی سے غرنی تشریف لائے اور یہاں آکر نکاح کر لیا۔ جس سے ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا نام سیّد محمد تھا۔ پھر سیّد محمد کا بیٹا پیدا ہوا جسکا نام سیّد جعفر تھا۔ پھر اُس کا بیٹا پیدا ہوا جس کا نام سیّد نظام تھا۔

اس کا بیٹا پیدا ہوا جسکا نام سیّد اسحاق تھا۔ پھر یہ اسحاق مع اہل وعیال کوہ سلیمان میں تشریف لائے۔ اس سے بیٹا پیدا ہوا جس کا نام سیّد سعید شاہ تھا۔ پھر سیّد اسحاق فوت ہو گئے۔ ابھی سیّد سعید شاہ چھوٹے بچے تھے اور مجیب الدعوات تھے۔ ان کی طرف لوگوں کا رجوع بہت زیادہ تھا۔ آپ کے لیے دنیاوی اسباب بے حد اور بےحساب تھے۔ اکثر سادات کرام انہیں (صاحبِ بخت یعنی) بختیار کہتے تھے۔ اس سیّد سعید شاہ نے بڑے ہو کر شیرانی قوم کی بیٹی سے نکاح کر لیا اس سے پانچ بچے پیدا ہوئے۔

(۱) سیّد عاتو (۲) سیّد عاکو (۳) سیّد زینب (۴) سیّد کورے

(۵) سیّد عطاء اللہ۔

قوم بختیار جو مشہور ہے یہ سیّد عاکو، سیّد زینب اور سیّد کورے کی اولاد ہیں۔

سیّد عطاء اللہ کی ایک بیٹی تھی۔ سیّد عاکو شاہ کا ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام سیّد محمد گیسو دراز تھا۔ سیّد محمد گیسو دراز کا نکاح اپنے چچا سیّد عطاء اللہ کی اکلوتی بیٹی کے ساتھ ہوا جس سے خواجہ سیّد الیاس پیدا ہوئے۔ (یہ سیّد یحییٰ کبیر کے والد ہیں)

Marfat.com

سیّد محمد گیسودراز اور خواجہ الیاس ہر دو باپ بیٹا کا کڑان کے علاقہ میں تشریف لائے۔ وہاں قوم کاکڑوان اور قرانیان اور علاقہ شیرانیان میں اچانک موت آجاتی تھی جس کا کوئی سدباب نہ تھا۔ ان قوموں کے سرکردہ لوگ ان سادات کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا چاہی۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی دعا کی برکت سے ان مصیبتوں کو دفع فرمایا۔ جو کچھ وہ لوگ ان حضرات کے سامنے نذرانہ کے طور پر لاتے سونے چاندی سے یہ حضرات قبول نہ فرماتے اور یہ فرماتے کہ ہم نے دعا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کی ہے نہ کے سونے چاندی کی لالچ میں۔ سب قوموں نے اپنے طور پر اس بات پر اتفاق کیا کہ ہر قوم والا ایک ایک بیٹی حضرت گیسودراز اور خواجہ الیاس کے نکاح میں دی جائے تاکہ حیلہ سے یہ اللہ تعالیٰ جل وعلا کے مقبول بندے اسی جگہ یعنی ہمارے پاس رہیں۔

سیّد محمد گیسودراز سرکار کی وہ بیوی جو قوم شیانیوں سے تھی اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا جس کا نام مسوان رکھا گیا۔ آپ کی اہلیہ جو قوم قرانیان سے تھی اس کے ہاں جو بیٹا پیدا ہوا اس کا نام وردک اور دوسرا نام اسکا ہونی بھی تھا۔ اور یہ جو تین قومیں ہیں استرانیان اور مسوانیان اور وردک یہ تین قومیں انہی تین شہزادوں کی اولادیں ہیں۔ چونکہ تعظیم کی زیادتی کو محفوظ اور ملحوظ نہ رکھا اور افغانیوں کی بیٹیوں کے ساتھ نکاح کر دیا۔ اسی وجہ سے پھر سیّد کے نام والی لسٹ سے باہر ہو گئے۔ یعنی پھر ان کو سیّد کوئی نہیں کہا جاتا۔ لہذا سادات کو چاہیے کہ اپنے کفو کے بغیر اپنی بچیوں کے نکاح نہ کریں کیونکہ یہ عیب ہے یہ کس طرح ہوگا کہ سیدہ غیر سیّد کے ساتھ نکاح کرے۔ وہ شخص جو اپنی بچیوں کا نکاح

Marfat.com

بغیر کفو کے نہیں کرتا اور شریعت پر ثابت قدم رہتا ہے اور رافضیوں وغیرہ سے پرہیز کرتا ہے۔ اسکی نسل درنسل کرامتیں اور بزرگی زیادہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ اولاد حضرت یحییٰ کبیرؒ۔

پیچھے گذر چکا ہے کہ حضرت سیّد محمد گیسو دراز کی اپنے چچا کی بیٹی کے ساتھ شادی ہوئی تھی۔ اسی سے خواجہ سیّد محمد الیاس پیدا ہوئے۔ اب یہاں سے اسی کا تذکرہ کرتے ہیں۔

پھر حضرت خواجہ سیّد الیاس کے دو بیٹے پیدا ہوئے ایک کا نام سیّد علی لاغر اور دوسرے کا نام خواجہ سیّد یحییٰ کبیرؒ تھا۔

حضرت خواجہ یحییٰ کبیر سہروردی نے علم دین حاصل کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کے لیے نکلے اور حضرت سیّد احمد سلطان کے پاس پہنچے وہاں حضرت نے چلہ کیا اور خرقہ فقر نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ سے دلوایا جب خرقہ فقر عطا ہوا تو پھر وہ کوہ سلیمان میں سکونت پر مامور کر دیے گئے۔ پھر باطنی اشارہ پر حضرت مخدوم جہانیاں سہروردی جو کہ ظاہر اولیاء سے ہیں ان کے پاس گئے اور بیعت کی۔

جب خواجہ یحییٰ کبیرؒ کوہ سلیمان سے بیعت کی غرض سے روانہ ہوئے تو مخدوم جہانیاںؒ نے اپنے مریدوں کو کہا کہ ایک بزرگ کوہ سلیمان سے آرہا ہے۔ وہ بہت تعظیم کرنے کے لائق ہے۔ جب حضرت یحییٰ کبیرؒ پہنچ گئے تو حضرت مخدوم جہانیاں نے آپ کو سینے سے لگایا اور باطنی فقر کی دولت پر چہاردہ خاندان کی آپکو عطا فرمائی۔

Marfat.com

مناقب حضرت یحییٰ کبیرؒ کے بہت زیادہ ہیں جن کی کوئی حد نہیں اس رسالہ میں ان ہستیوں سے کچھ کا ذکر کرتا ہوں۔

حضرت یحییٰ کبیرؒ کسی شخص کو بیعت اور ہدایت نہیں کرتے تھے۔ حضرت خضرؑ اور حضرت احمد سلطان کی اجازت کے بعد بھی ارشاد نہیں فرماتے تھے۔ ایک رات آپ نے اپنے آپ کو اور ان ہر دو پاکیزہ ہستیوں کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مبارک میں بیٹھا ہوا دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے میرے بیٹے یحییٰ، خضر اور سلطان سرور کے کہے ہوئے کو کیوں نہیں کرتا۔ میں نے عرض کی کہ حضور بغیر تائید کے میں نہیں کر سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا جس نے تیرا ہاتھ پکڑا، اُس نے میرا ہاتھ پکڑا۔ جو شخص تیری زیارت کرتا ہے، وہ میری زیارت کرتا ہے۔ اس وقت کے بعد سے حضرت نے بیعت اور ارشاد شروع کی۔ حتی کہ ہزار شخص آپ کی خدمت سے ولی کامل ہوئے۔

☆☆☆☆

اسی طرح حضرت یحییٰ کبیرؒ نکاح نہیں کرتے تھے آخر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہنے پر نکاح کیا۔ آپکی چار بیویاں تھیں۔

پہلی زوجہ: بی بی زینب جو کہ بیٹی ہیں میر لہر شیرانی کی اس سے تین بیٹے پیدا ہوئے۔

۱۔ سیّد معروف شاہ

Marfat.com

۲۔سیّد صدرالدین شاہ

۳۔سیّد کانوشاہ (لاولد)

سیّد صدرالدین سے آگے شجرہ یوں ہے۔

سیّد صدرالدین کا ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام سیّد موسیٰ تھا۔

سیّد موسیٰ کا بیٹا پیدا ہوا جس کا نام سیّد کمال تھا۔

پھر اُن کا بیٹا سیّد حسین ہوا۔

پھر اُن کا بیٹا سیّد عبدالرحمان پیدا ہوا۔

پھر عبدالرحمان سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جسکا نام بی بی رحم تھا اولاد سیّد صدرالدین کی اس سے زیادہ نہیں تھی۔

دوسری اہلیہ: ان کا نام کلی تھا جو کہ بیٹی ہیں حسن صور کی۔آپ قوم بیٹنی سے تعلق رکھتی تھیں۔ان سے تین بیٹے پیدا ہوئے

۱۔سیّد فتح اللہ

۲۔سیّد دانا

۳۔سیّد ابا بکر

تیسری زوجہ: فاطمہ بنت احمد مندوخیل تھیں۔ ان سے بھی تین بیٹے پیدا ہوئے۔

Marfat.com

۱-سیّد احمد

۲-سیّد موسیٰ

۳-سیّد بایزید

چوتھی زوجہ: بی بی بائی بنت جلال سروانی خضر خیل تھیں۔اس بیوی سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

☆☆☆☆

صرف سیّد بایزید کی اولاد جاری رہی۔باقی دوسرے بیٹوں سے اولاد ایک دو پشت کے بعد نہ چل سکی۔کرسی نامہ جو اولاد خواجہ سیّد بایزید سے جاری ہے وہ کرسی نامہ یہ ہے۔

سیّد مراد بن ← سیّد مقیم شاہ بن ← سیّد گل شاہ بن ←

سیّد عظمت شاہ بن ← سیّد عاقل شاہ بن ← سیّد احمد شاہ بن ←

سیّد گل شاہ بن ← سیّد بلند شاہ بن ← سیّد یوسف شاہ بن ←

سیّد جلال شاہ بن ← سیّد جمال شاہ بن ← سیّد محمد بن ←

بارک شاہ بن ← شاہ بایزید بن

قطب الاقطاب سیّد السادات رئیس الاولیاء بندگی حضرت یحییٰ کبیرؒ بن

← خواجہ الیاس بن ← سیّد محمد گیسودراز بن ← سیّد عاقو۔

Marfat.com

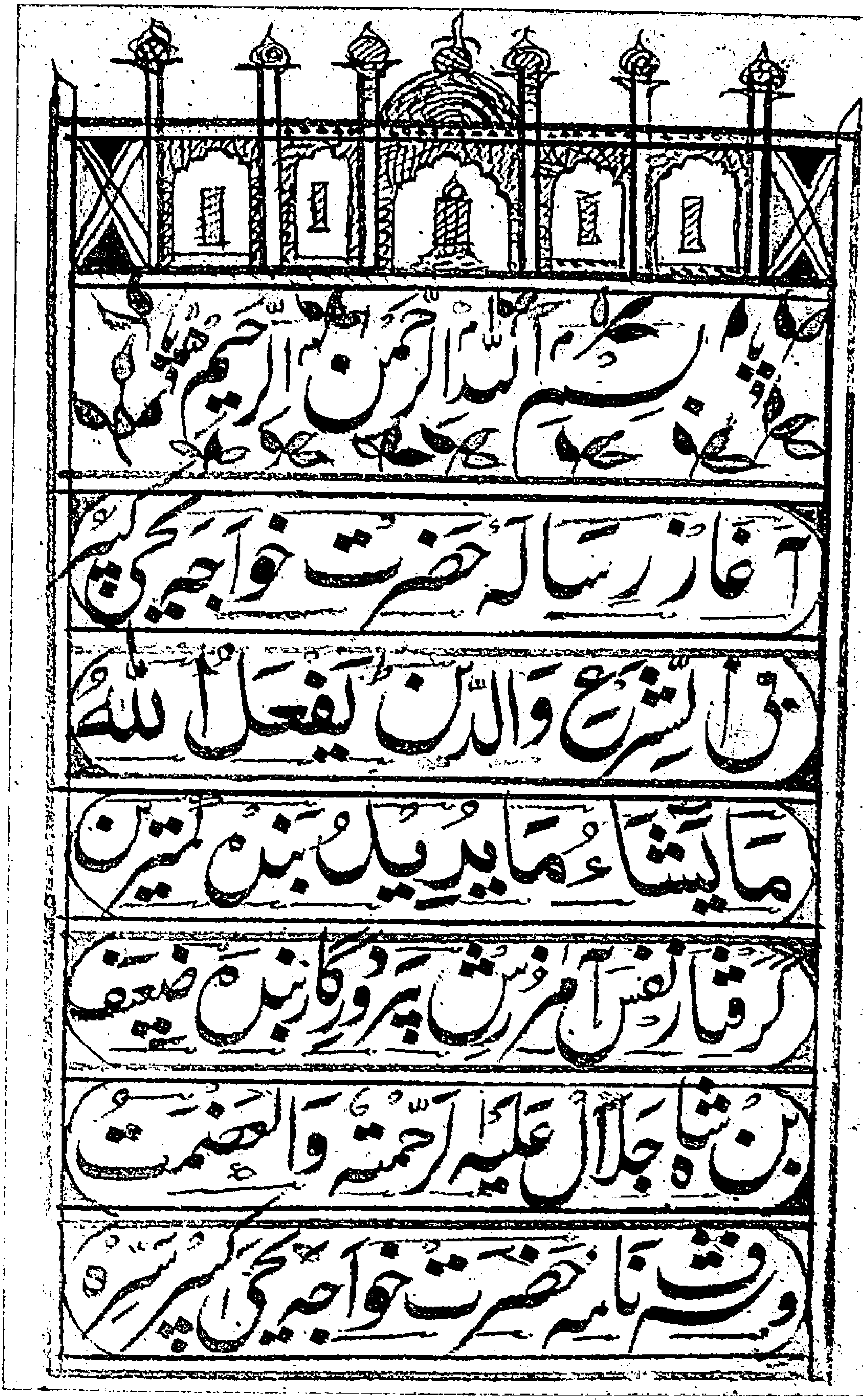
بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغاز رسالہ حضرت خواجہ یحییٰ

فی الشرع والدین یفعل اللہ

مایشاء مایدیل بن لبین

گرفتار نفس آمرزش پروردگار بندہ ضعیف

بن شاہ جلال علیہ الرحمۃ والغفرت

وقف نامہ حضرت خواجہ یحییٰ کبیر

قلمی کتاب ''تواریخ خواجہ یحیٰی کبیر سہروردیؒ'' کا آغاز

Marfat.com

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
رئیس الاولیاء
بندگی حضرۃ
خواجہ یحیی کبیر
کتاب تواریخ
دھلی
غوث
سلیمان
از شہر دھلی آمدہ ساکن شدہ در کوہ سلیمان ضلع

قلمی کتاب تواریخ خواجہ یحیی کبیر سہروردیؒ کا صفحہ اوّل

Marfat.com

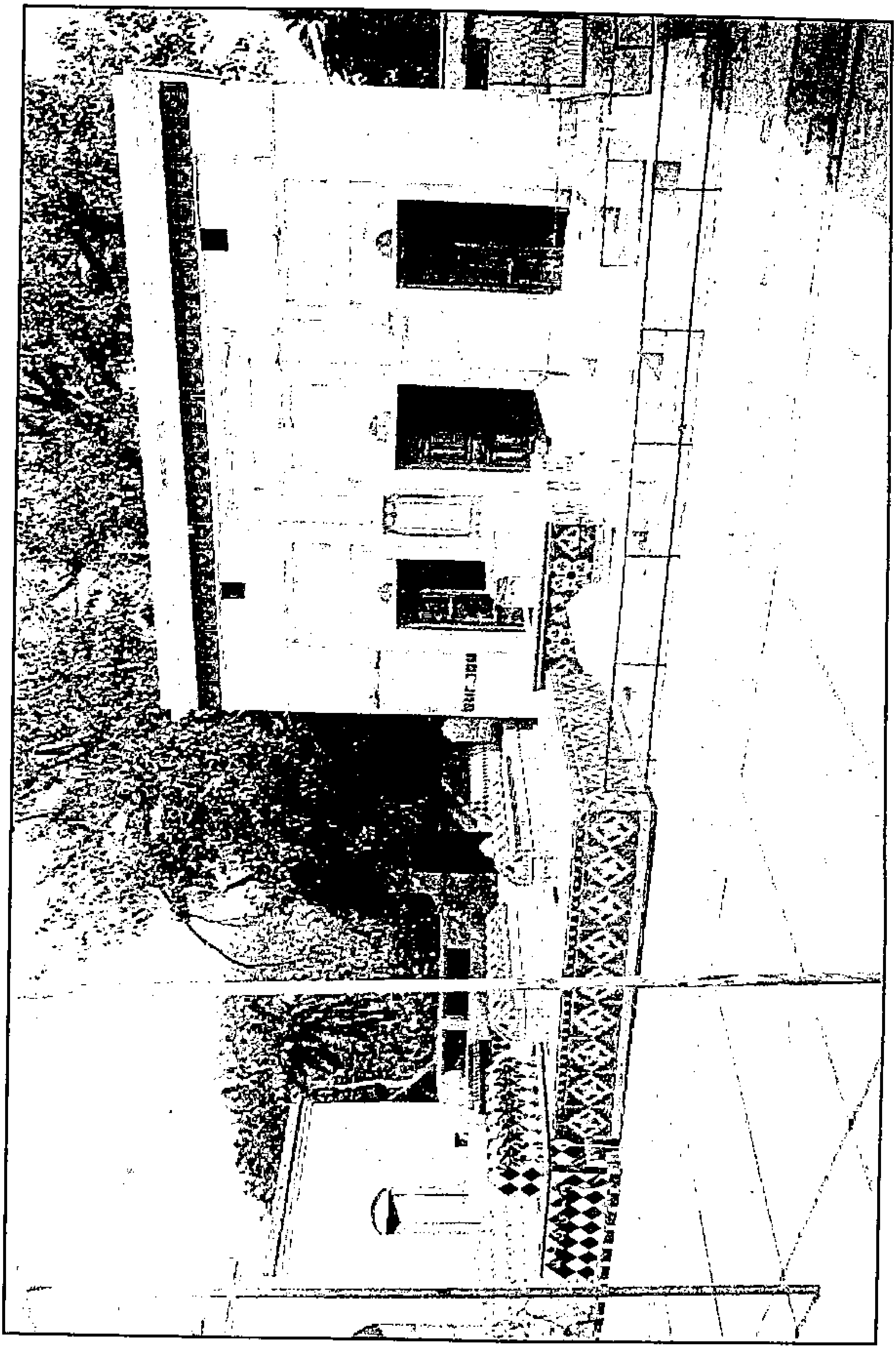

شاہ عالم کے قریب واقع مشہور نقشبندیہ خانقاہ ''موسیٰ زئی شریف''

Marfat.com

کښې دې۔

(۹) حضرت خواجه شمس الدین خضرخیل سروانی علیه الرّحمة۔ چه مزار مبارک یې د پېښور په موضع خضرخیل کښې دې۔

(۱۰) حضرت خواجه ملمی هندی، سرمیرسروانی علیه الرّحمة۔ چه مزار مبارک یې په بلند شهر نومې ښهر د بهارت) کښې دے۔

(۱۱) حضرت خواجه جلال سروانی علیه الرّحمة۔ چه مزار مبارک یې په ښهر لاهور کښې دې۔

(۱۲) حضرت خواجه ذکریا سوری علیه الرّحمة۔ چه مزار یې په ملتان کښې دې۔

(۱۳) حضرت خواجه مکی کرلانیؒ چه مزار یې په کوه سلیمان کښې دے۔

(۱۴) حضرت خواجه خلیل کرلانی۔ چه مزار یې په ارکزائې قبائلي علاقه تیراه کښې دې۔

(۱۵) حضرت خواجه رکن الدین میانی علیه الرّحمة چه مزار مبارک یې د ضلع بنوں په علاقه مروت کښې دے۔ (میانی قبیله د شیرانی قبیلې یوښاخ دې)

(۱۶) حضرت مولانا علاءالدین غرغښتی چه مزار مبارک یې د ضلع کیمبل پور علاقه چچ په موضع غرغښتی کښې دے۔

(۱۷) حضرت خواجه خیرالدین کاذر علیه الرّحمة۔

(۱۸) حضرت خواجه بلال نسباح علیه الرّحمة

(۱۹) حضرت خواجه بختیار غرغښتی چه مزار مبارک یې په حیدرآباد دکن کښې دې۔

(۲۰) حضرت خواجه حسن بختیار غرغښتی چه مزار مبارک یې د ضلع مردان تحصیل صوابئ په کدون نومې علاقه کښې دې۔

(۲۱) حضرت خواجه خان بختیار علیه الرّحمة

(۲۲) حضرت خواجه شیخ سهیل بختیار غرغښتی علیه الرّحمة چه مزار مبارک

Marfat.com

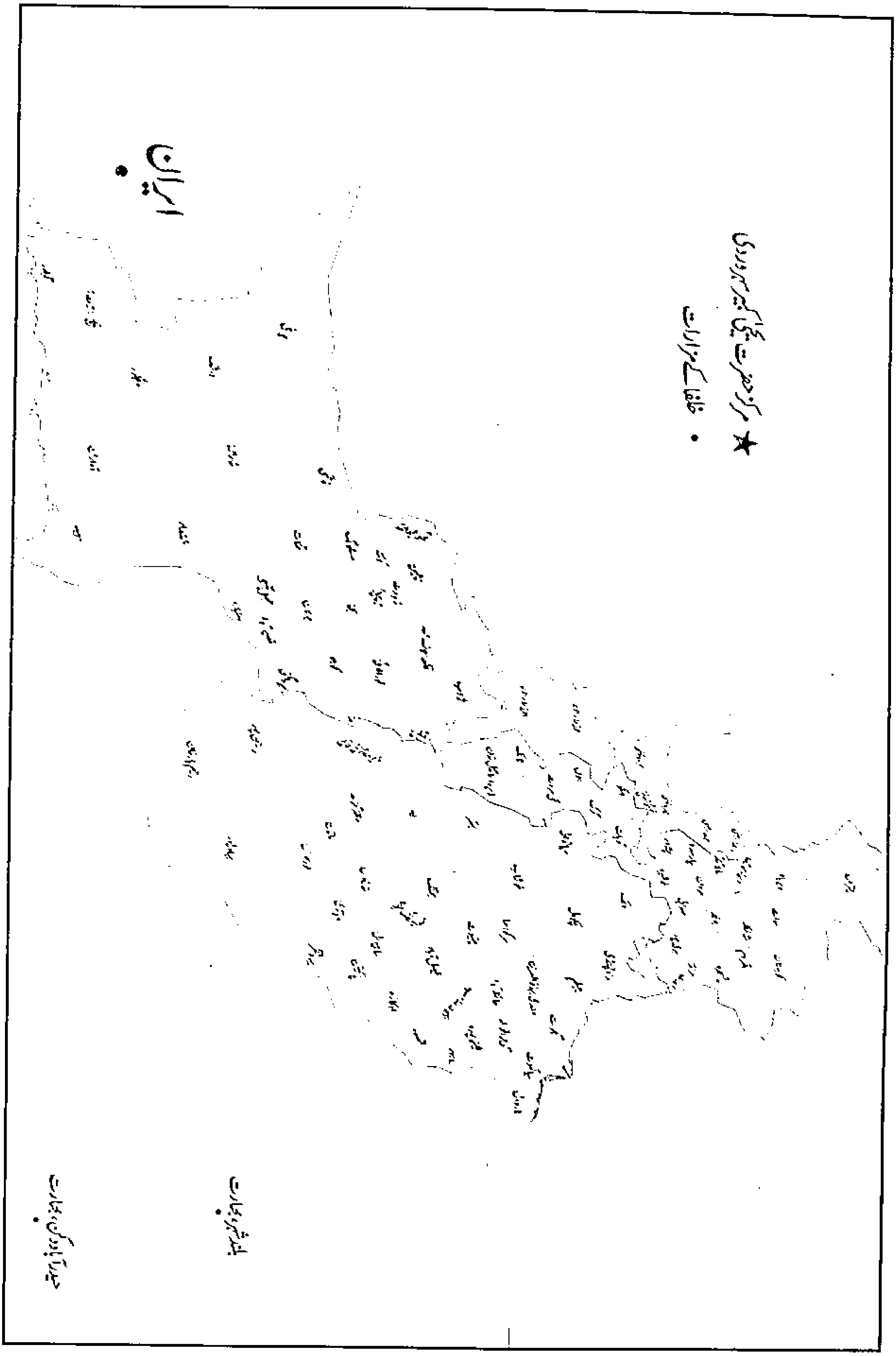

خواجہ یحییٰ کبیر سہروردیؒ کے خلفا کے مزارات کا نقشہ

Marfat.com

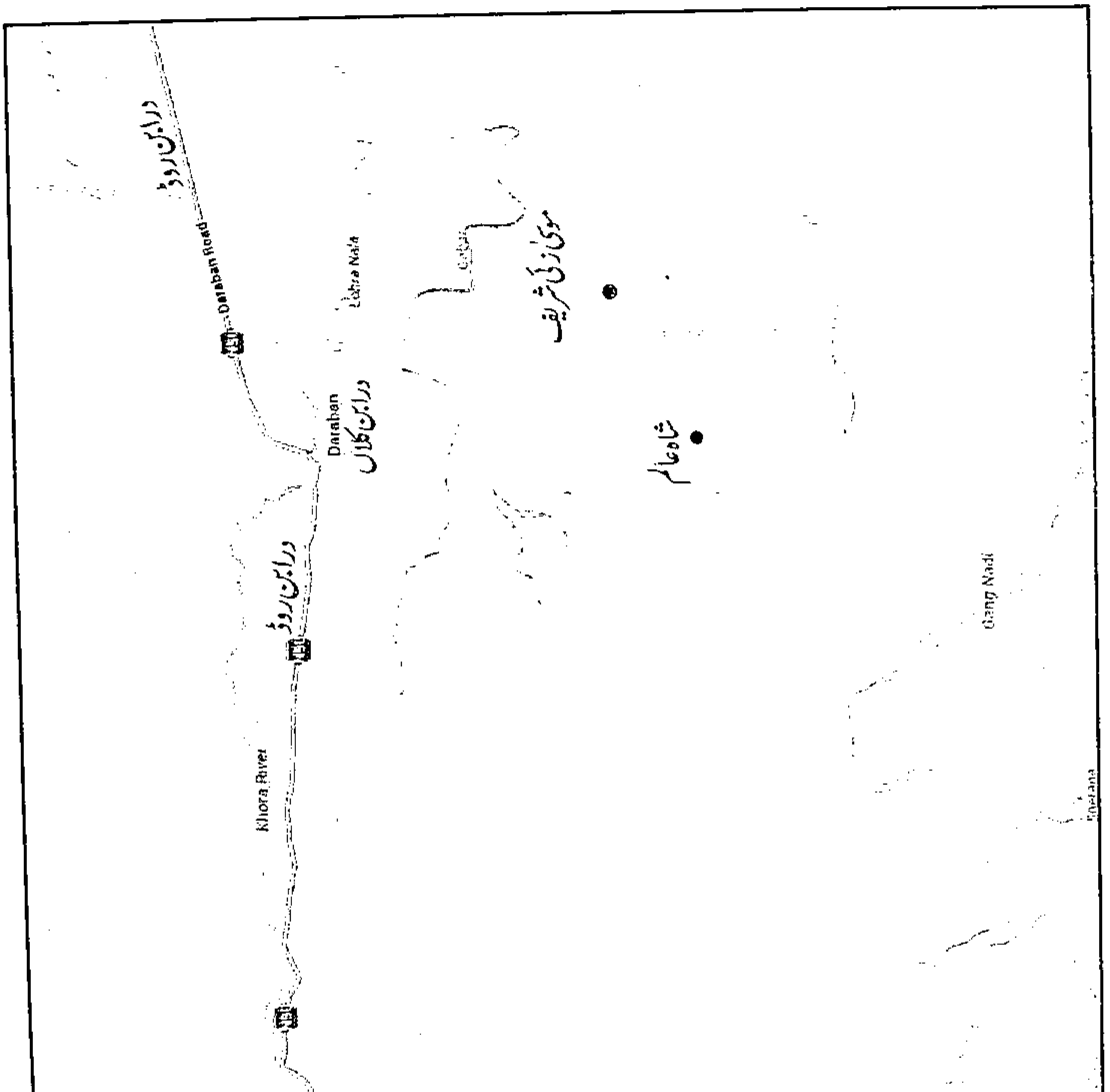

قصبہ درابن کلاں سے مزار شریف خواجہ یحییٰ کبیر سہروردیؒ تک کا نقشہ

Marfat.com

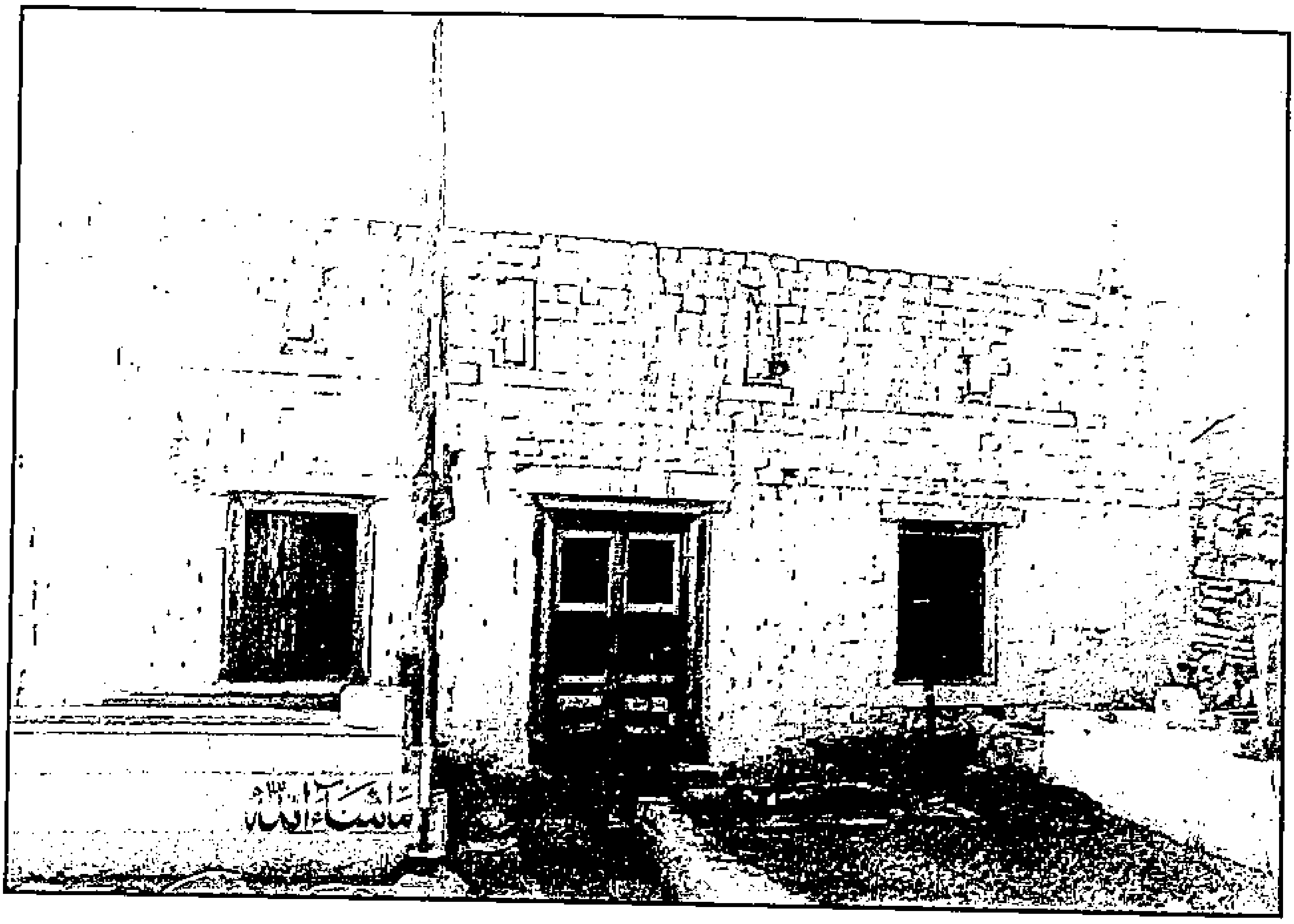

مزار شریف خواجہ یحییٰ کبیر سہروردیؒ کی عقبی جانب چند قبور

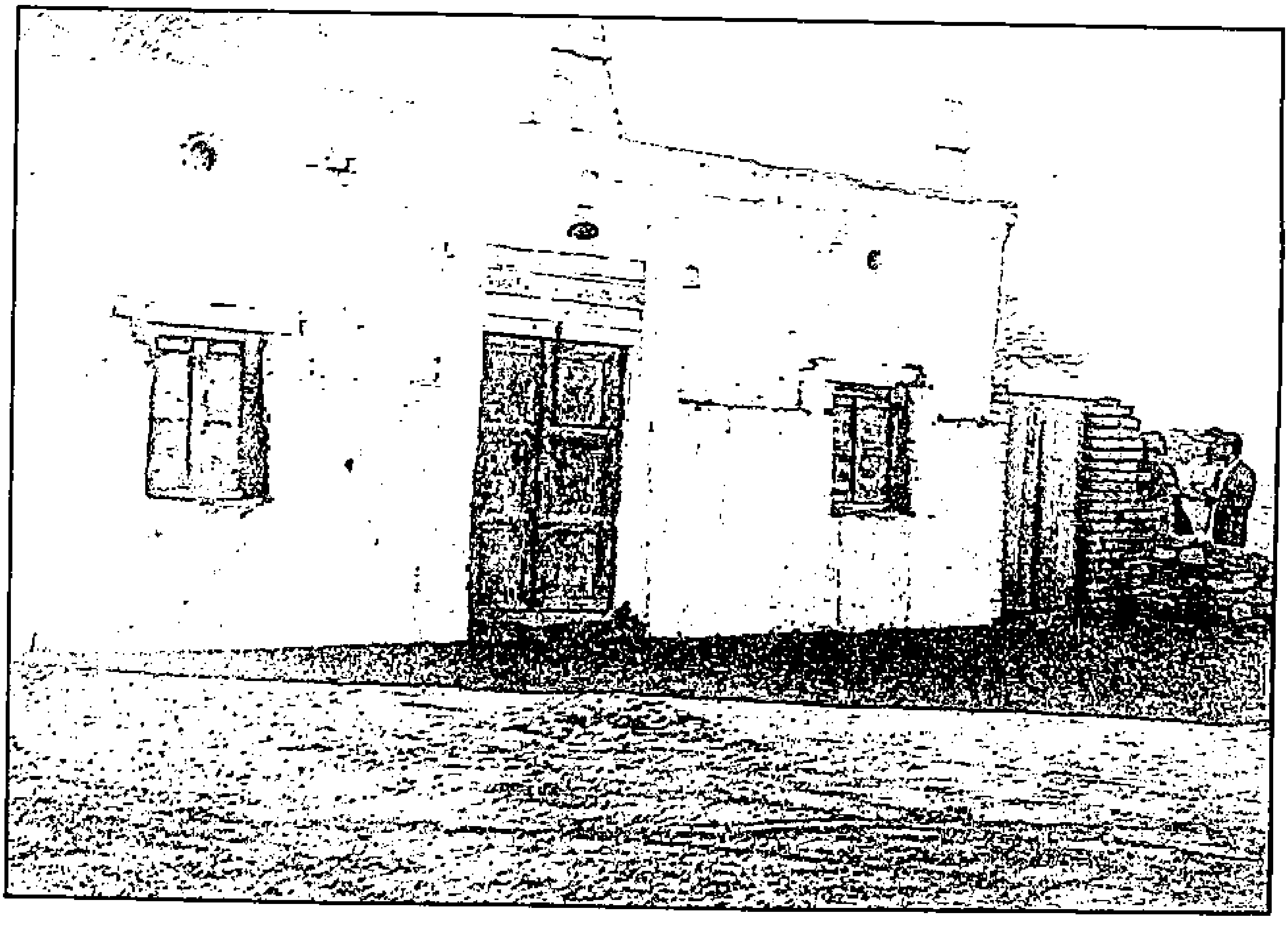

مزار شریف خواجہ یحییٰ کبیر سہروردیؒ سے متصل مسجد

Marfat.com

اگر غنڈی شریف پر کھڑے ہوں تو کوہِ سلیمان کا پہاڑی سلسلہ اس طرح نظر آتا ہے

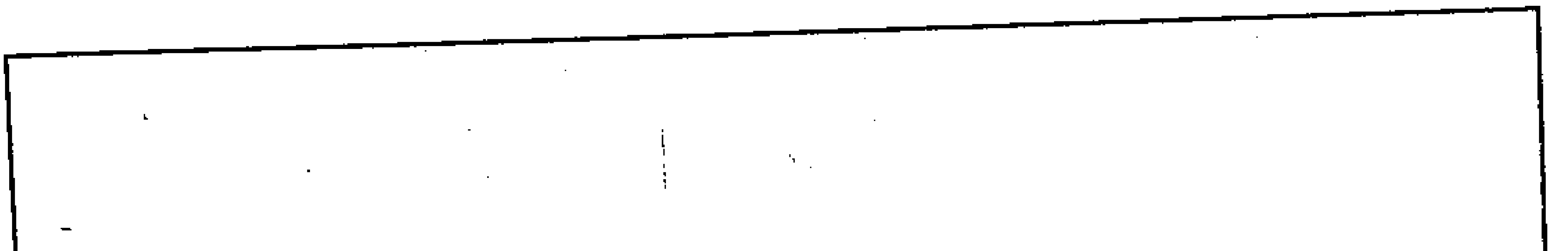

غنڈی شریف پر مزار شریف خواجہ یحیٰی کبیر سہروردیؒ

Marfat.com

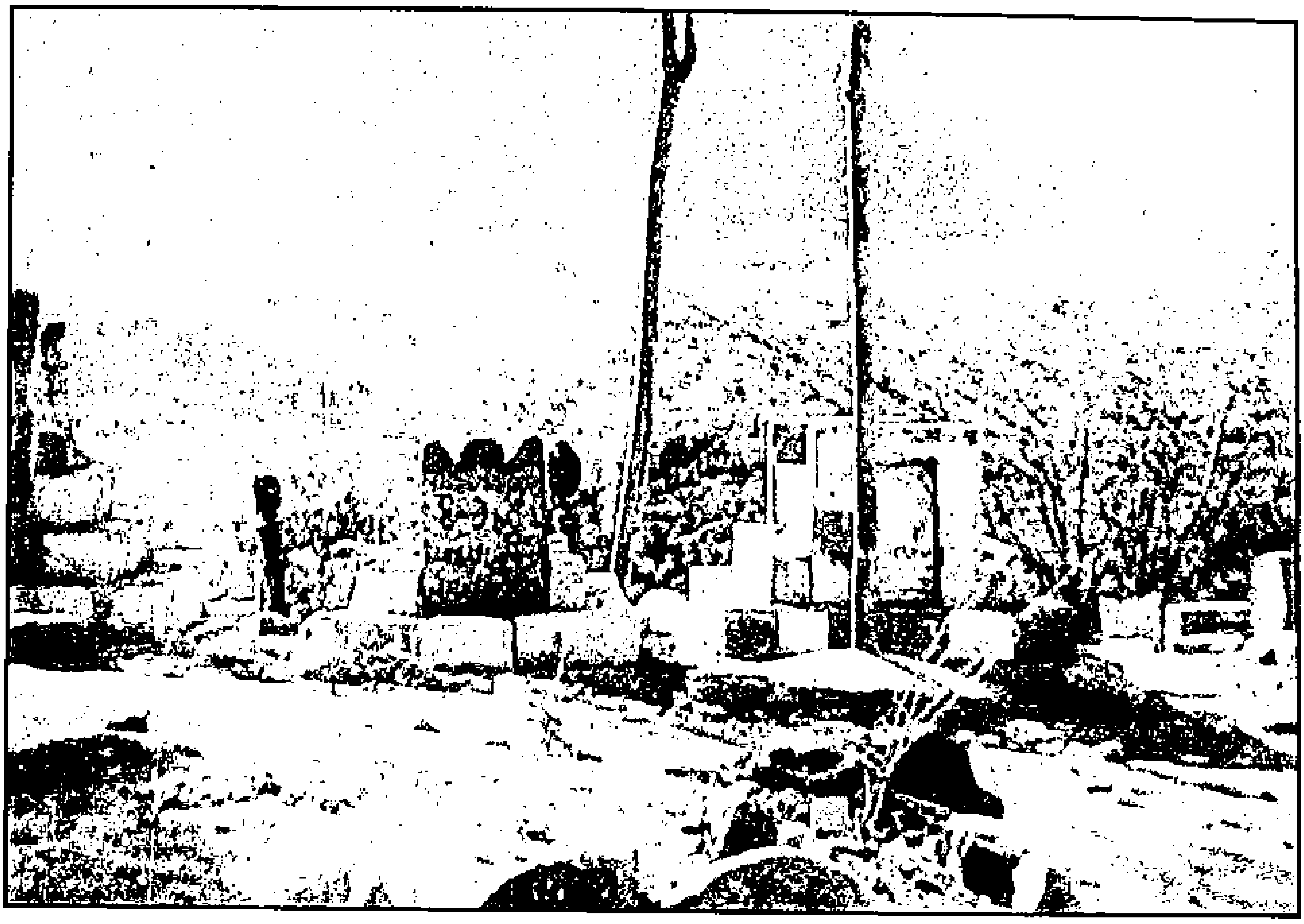

مزار شریف خواجہ یحییٰ کبیر سہروردیؒ کے احاطہ میں خاندانِ خواجہ کی قبور

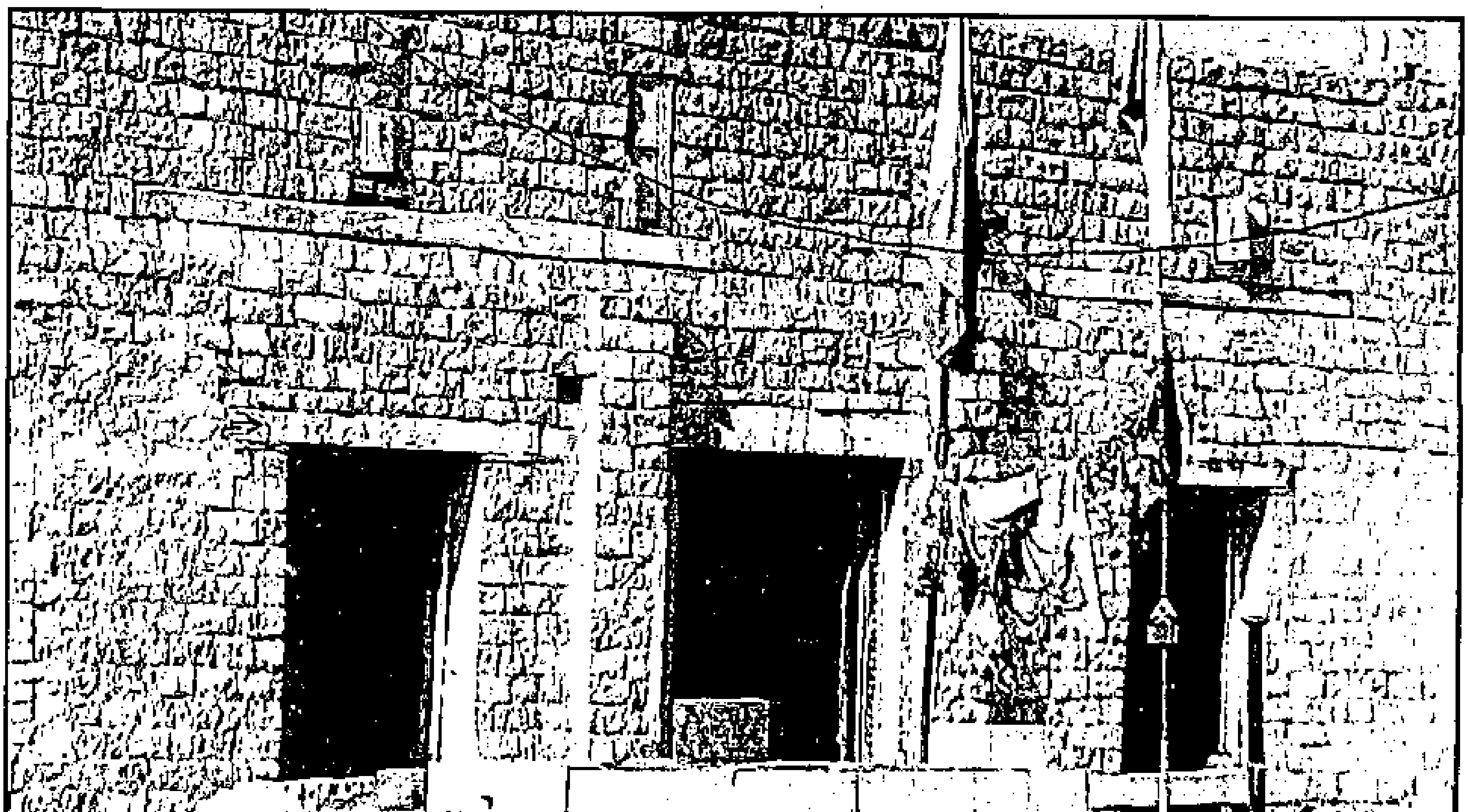

مزار شریف خواجہ یحییٰ کبیر سہروردیؒ کی عقبی جانب چند قبور

Marfat.com

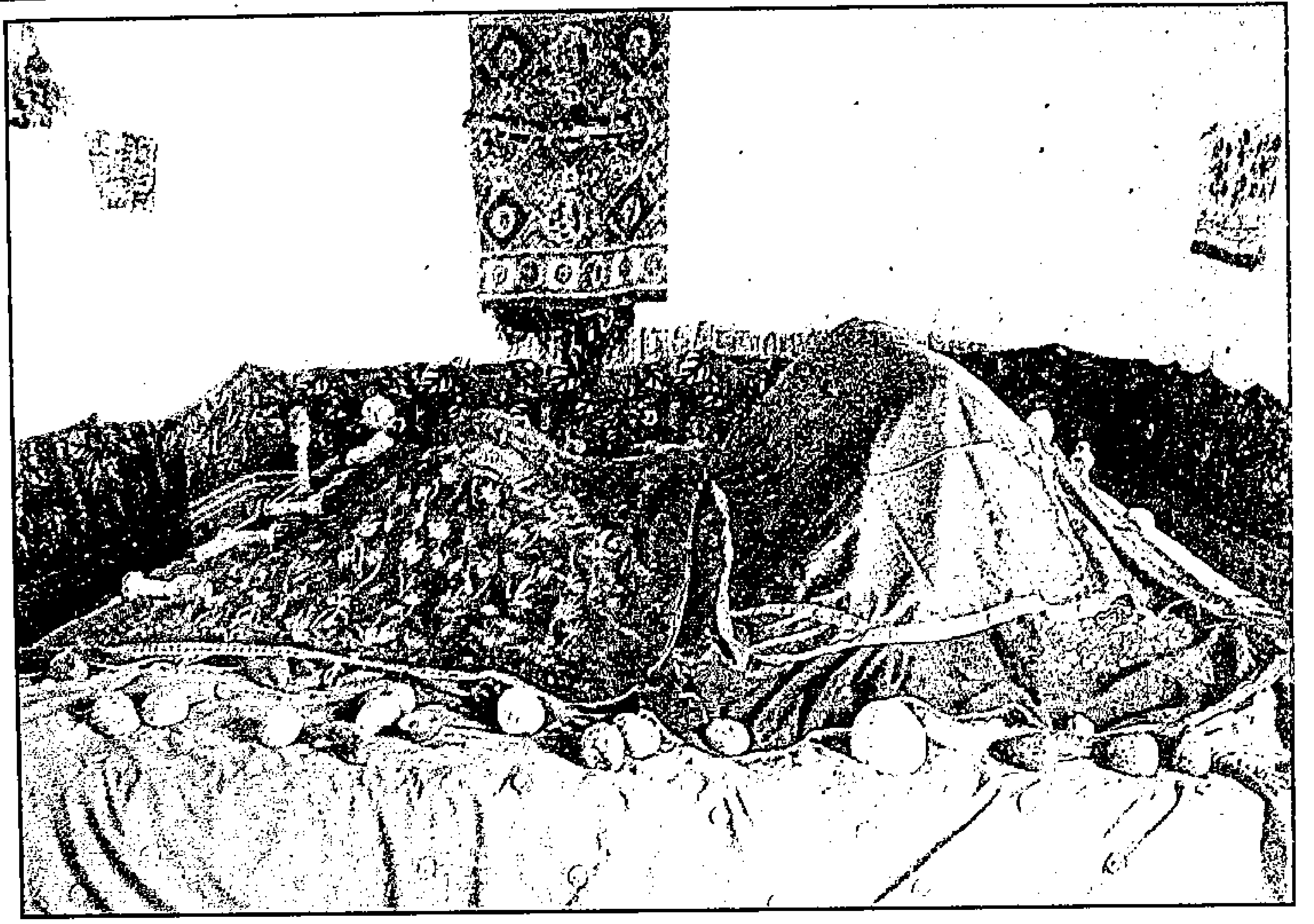

مزار شریف خواجہ یحییٰ کبیر سہروردیؒ، بائیں جانب چھوٹی قبر میں آپ کا دل مدفون ہے

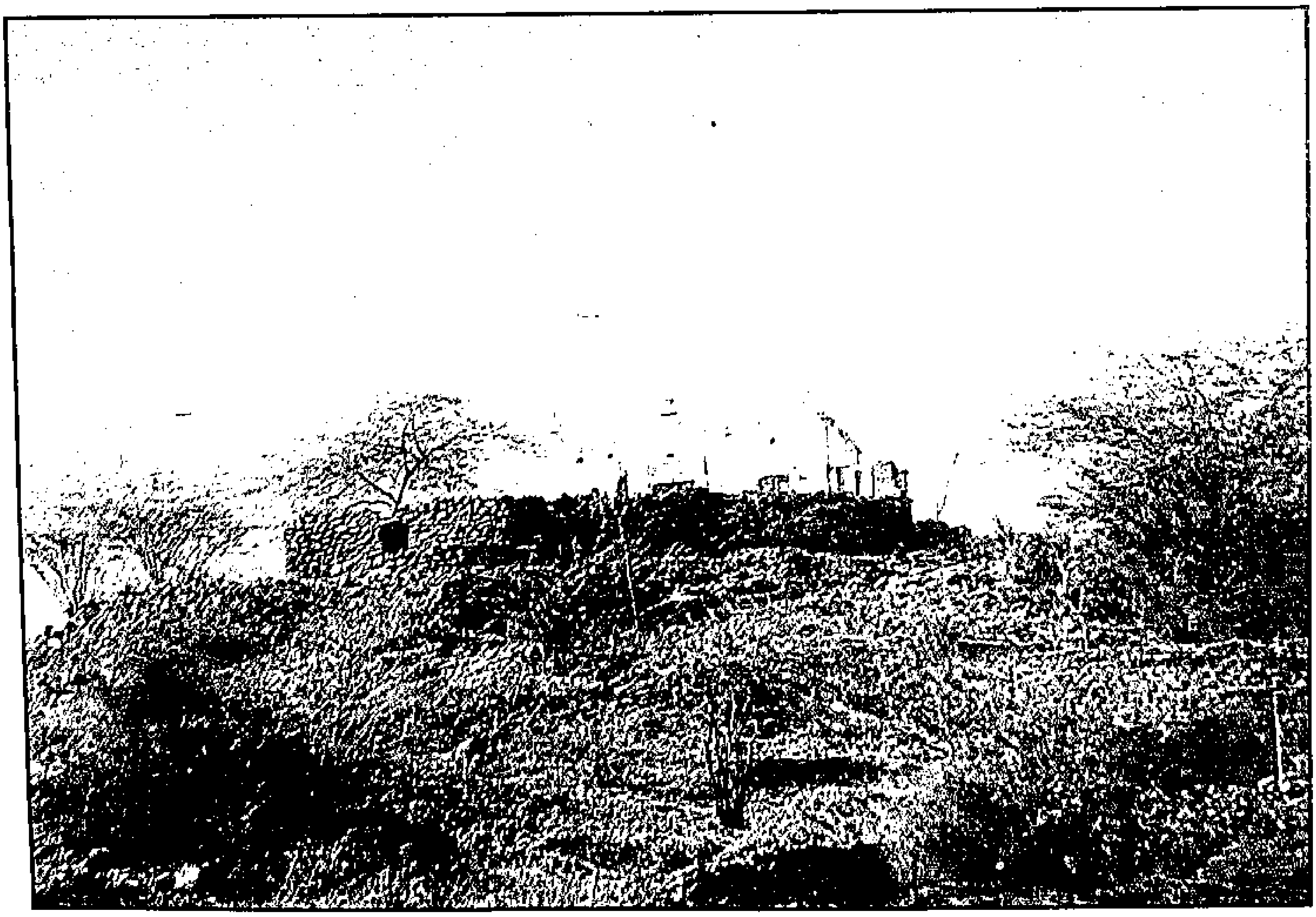

غنڈی شریف پر مزار شریف خواجہ یحییٰ کبیر سہروردیؒ

CTP C M K Date: 26-6-24 Client Name: Barkat so Color: 4 LOT P01
Marfat.com

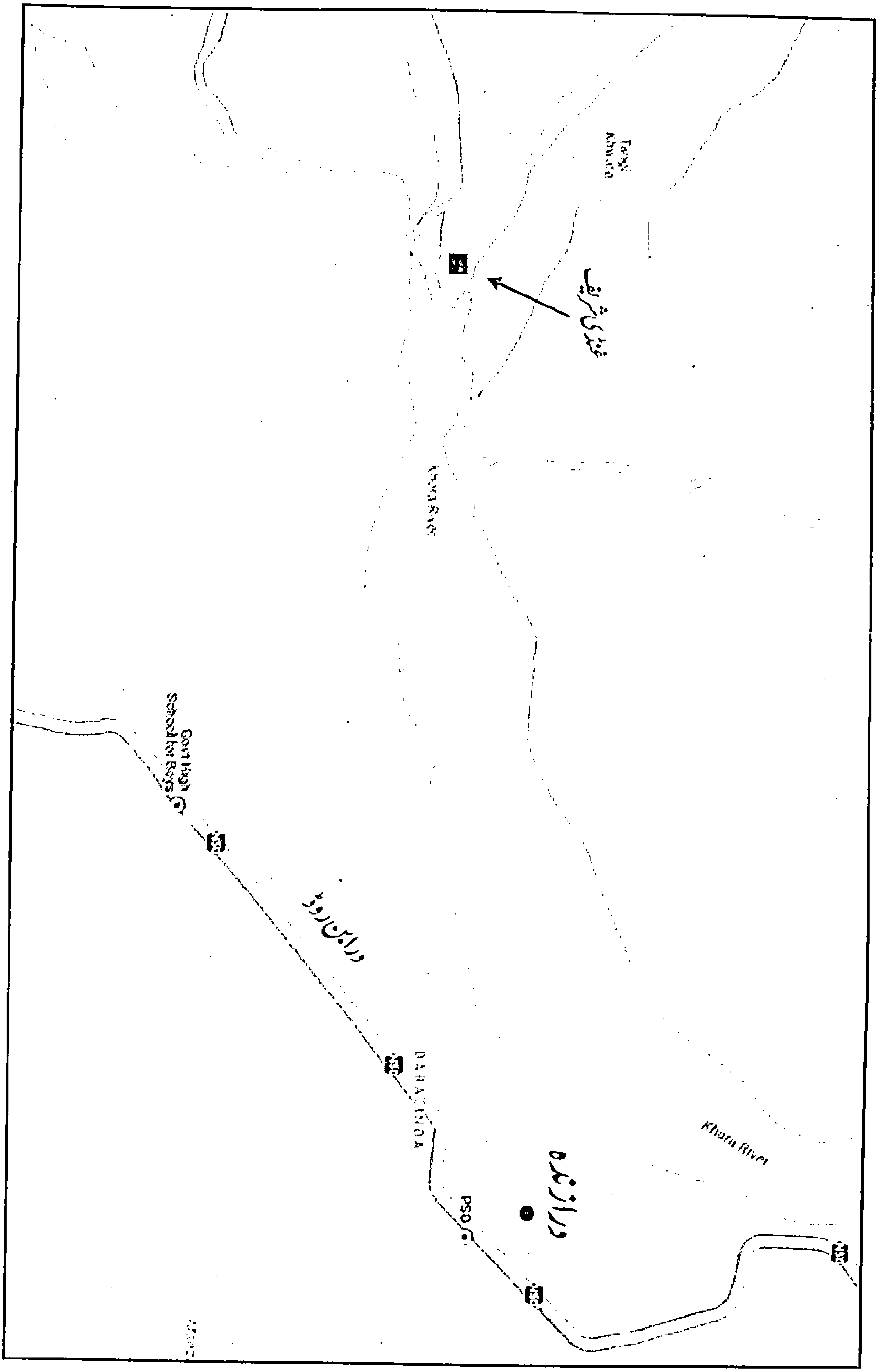

قصبہ درازندہ سے مزار شریف خواجہ یحییٰ کبیر سہروردیؒ تک کا نقشہ

Marfat.com

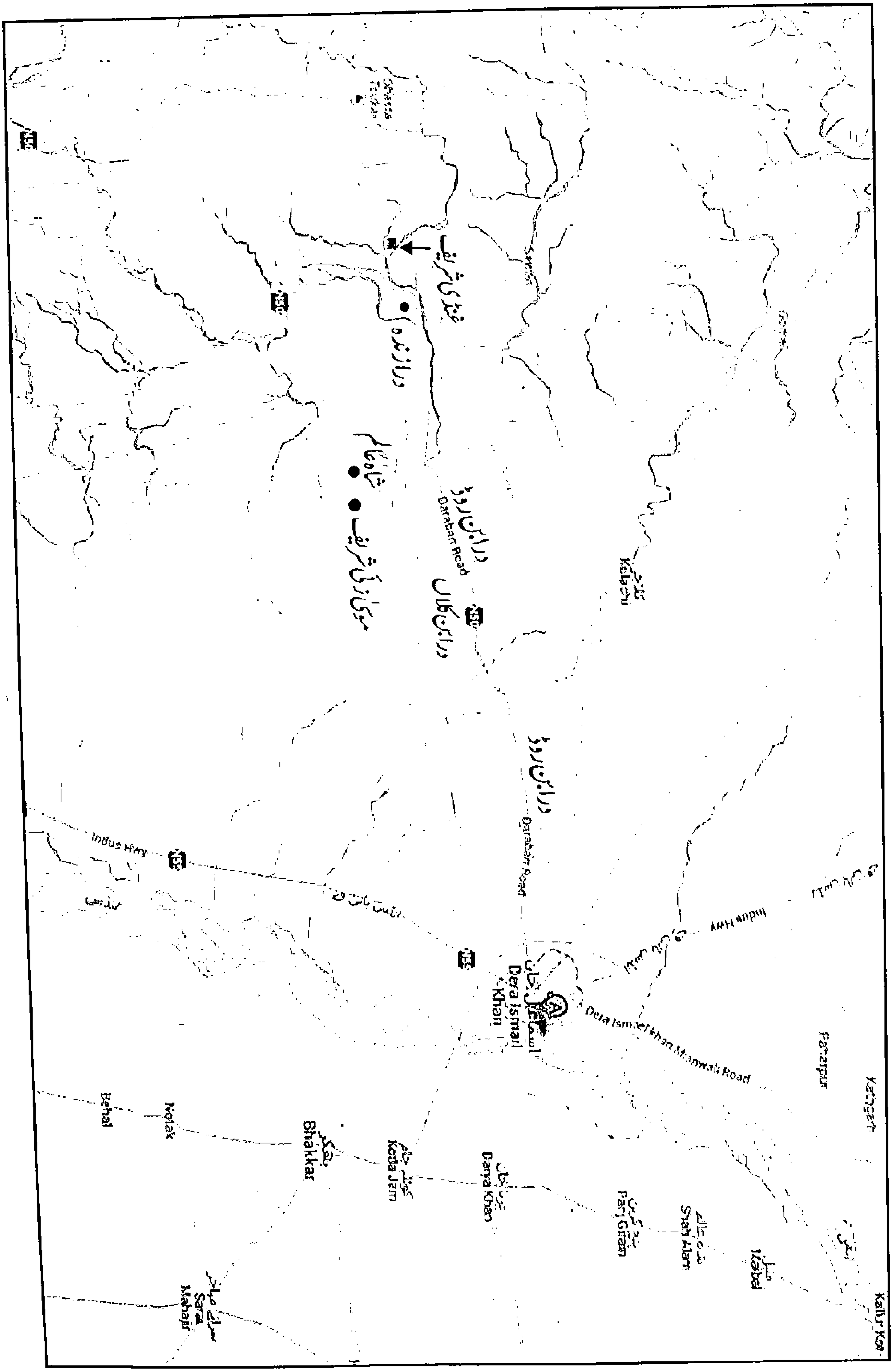

شہر ڈیرہ اسماعیل خان سے مزار شریف خواجہ یحییٰ کبیر سہروردیؒ تک کا نقشہ

Marfat.com